

اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو  
دعوتِ تفہیم دیتے ہیں ہر ایک انسان کو

مضامین القرآن (مستحب) تسہیل الفرقان

کا حصہ

# اسلامی معاشرت

تالیف

ابوالشیر پاوا

شائع کردہ

پالو ابرار س ناشران تسہیل الفرقان

۳۲۲-۲ پاکستان ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی - کراچی ۳۹ (پاکستان)

مطبوعہ

محرم الحرام ۱۳۸۱ھ — مشہور آفٹ لیتھو پریس کراچی — جولائی ۱۹۶۱ء

مجلد پانچ روپے



## تعارف

مضامین قرآنی کو عام فہم ملیں آمدہ زبان میں مرتب کرنے کا یہ کام جنوری ۱۹۳۹ء میں دہلی میں شروع کیا گیا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی اشاعت کی عورتیں پیدا فرمائیں اور اب تک بجز اللہ اس کے پانچ حصے (ایمان - پیدائش - مذہب - سیاست - آئین خداوندی اور معاشرت) شائع ہو چکے ہیں جن میں سے حصہ معاشرت اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے باقی ماندہ پانچ حصے (اقتصادیات - تبلیغ - قصص القرآن - سائنس اور متفرق) بھی طباعت کے لئے تیار ہیں جو رفتہ رفتہ شائع ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔

اب تک کی مطبوعہ جلدیں مشاہیر علماء کرام اور ہر طبقے کے اہل علم حضرات کی اس درجہ قبولیت حاصل کر چکی ہیں کہ حصہ اول ایمان جو دو جلدوں میں شائع ہوا تھا بالکل ختم ہو چکا ہے۔ حصہ دوم پیدائش اور سوم مذہب (یکجا مجلد) قریب الاقتمام ہے اور حصہ چہارم آئین خداوندی بھی خاصی رفتہ رفتہ سے نکل رہا ہے۔

یہ سلسلہ مضامین قرآنی محض تبلیغی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے، نفع کرنا مقصود نہیں ہے۔ جو کتابیں فروخت ہوتی ہیں ان کی رقم آئندہ حصص کی طباعت میں صرف کی جاتی ہے۔ چند مانگنا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔

## اہل ذوق حضرات سے اپیل ہے کہ

موجودہ جلدوں کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں خرید کر مختلف مساجد، مدارس، لائبریریوں، اسکولوں اور کالجوں وغیرہ میں رکھوا کر صدقہ جاریہ کا ثواب دارین حاصل کریں تاکہ اس مبارک سلسلے کے باقی ماندہ حصے بھی جلد شائع ہو سکیں۔ چونکہ ہر حصہ مضامین کے اعتبار سے مستقل اور مکمل حیثیت رکھتا ہے اس لئے موجودہ جلدوں کا حصول پورے حصوں کے چھپنے تک ملتوی نہ کریں ورنہ اس وقت تک موجودہ جلدیں ختم ہو جائیں گی۔

الذاعی الی الخیر  
سردار اشرف حسین پاوا عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرست مضامین اسلامی معاشرت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۵۱	(۱) تمہید	۱	سرورق	۱
۵۲	(۲) اخلاق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ	۲	تعارف	۲
۵۳	(۳) اصول اخلاق	۳	فہرست مضامین	۳
	(۱) اخلاق حمیدہ کے اصول :-	۹	فہرست سورۃ القرآن	۴
۵۳	(۱) اپنی حقیقت کو پہچانتا	۱۱	مقدمہ الکتاب	۵
۵۹	(۲) صفات خداوندی کا تصور	۲۹	علماء کرام کی گرامی قدرائیں	۶
۶۲	(۳) احسانات خداوندی کا استحضار		اراکین دولت پاکستان اور دیگر	۷
۶۵	(۴) موت اور قیامت کی یاد	۳۹	مشاہیر حضرات کے تاثرات	
۶۹	(۵) سابقہ واقعات سے عبرت	۴۳	قطبہ تاریخ	۸
۷۰	(۶) احکام الہی کی پابندی		باب - محاسبہ اعمال	
	(۱) مکارم اخلاق :-	۴۵	دعوتِ فکر و تسبیح نیت	۹
۷۹	(۱) خوب خداوندی	۴۶	الشکر کو سب خیر ہے	۱۰
۸۰	(۲) تواضع اور انکساری	۴۶	اعمال لکھے جاتے ہیں	۱۱
۸۲	(۳) صبر	۴۷	جزا و سزا	۱۲
۸۷	(۴) پاکیزہ کلامی	۴۹	مومنوں کے اعمال	۱۳
۹۲	(۵) سلام اور استیذان	۵۰	کفار کے اعمال	۱۴
۹۴	(۶) حفظِ مراتب		باب - اخلاق	
			اخلاق اور قرآن :-	۱۵



صفحہ	مضمون	نمبر سلسلہ	صفحہ	مضمون	نمبر سلسلہ
	باب ۳ - تقسیم حقوق و فرائض		۹۴	(۷) رواداری	۱۸
	اللہ کا حق :-	۱۹	۹۸	(۸) معافی اور صلح	۱۸
۱۳۹	(۱) عبادت		۱۰۱	(۹) انتقام اور عدل	۱۸
۱۴۰	(۲) شرک سے بیزاری		۱۰۳	(۱۰) ایمان و وعدہ	۱۸
	رسول کا حق :-	۲۰	۱۰۴	(۱۱) شرم و حیا	۱۸
۱۴۲	(۱) محبت و اطاعت			مخارپ اخلاق : بیچ	۱۸*
۱۴۴	(۲) ادب و احترام		۱۰۷	(۱) استکبار و تکبر	
۱۴۶	(۳) درود و سلام		۱۱۰	(۲) اختال و تفاخر	
	اولوالامر منکم کا حق	۲۱	۱۱۱	(۳) استہزا و تمسخر	
۱۵۰	(۱) اطاعت		۱۱۲	(۴) ریا اور احسان جتنا	
۱۵۱	(۲) حفظ مراتب		۱۱۶	(۵) غصہ، سخت دلی اور تند خوئی	
۵۲	(۳) امور سلطنت میں امداد	۲۲	۱۱۹	(۶) کینہ اور حسد	
	رعایا کا حق :-		۱۲۱	(۷) ظلم	
۵۳	(۱) عدل و انصاف		۱۲۲	(۸) بدگمانی، تجسس و عیب جوئی	
	(۲) حفاظت جان و مال		۱۲۷	(۹) غیبت اور بہتان	
۵۵	عزت و آبرو		۱۲۹	(۱۰) سرگوشی	
	والدین کا حق :-	۲۳		(۱۱) خود پسندی، خوشامد اور	
۵۷	(۱) احسان		۱۳۰	طلب تعظیم	
۵۸	(۲) مالی امداد		۱۳۲	(۱۲) پیروی گوئی	
۵۸	(۳) فرماں برداری		۱۳۶	(۱۳) قسین اور عہد شکنی	



نمبر سلسلہ	مضمون	صفحہ	نمبر سلسلہ	مضمون	صفحہ
۲۰۹	(۳) یتیم کے مال کی حفاظت	۱۹۷	۲۱۲	(۴) یتیموں کا نکاح	۲۱۲
✓ ۲۱۰	مسکین کا حق	۱۹۸	✓ ۲۱۱	مسافر کا حق	۲۱۱
✓ ۲۱۲	لوٹڈی غلام کا حق :-	۱۹۹	✓ ۲۱۳	پرورش	۲۱۳
۲۲۰	(۱) احسان	۲۰۰	۲۲۱	ترہیت	۲۲۱
۲۲۱	(۲) نکاح	۲۰۱	۲۲۲	(۳) یتیموں کی پرورش و تربیت	۲۲۲
۲۲۲	(۳) آزادی	۲۰۲	۲۲۳	(۴) قتل اولاد اور ضبط تولید	۲۲۳
۲۲۳	عام مسلمانوں کا حق :-	۲۰۳	۲۲۴	(۵) اولاد کی موت پر صبر کرنا	۲۲۴
۲۲۴	(۱) اخوت و خیر خواہی	۲۰۴	۲۲۵	(۶) متبہی کے احکام	۲۲۵
۲۲۵	(۲) تنظیم	۲۰۵	۲۲۶	اپنی جان کا حق :-	۲۲۶
۲۲۶	(۳) ایذا رسانی سے اجتناب	۲۰۶	۲۲۷	(۱) خودکشی مت کرو	۲۲۷
۲۲۷	باب ۱۰ عورت اور اسلام	۲۰۷	۲۲۸	(۲) اپنے آپ کو عذاب جہنم	۲۲۸
۲۲۸	غیر اسلامی سوسائٹی میں عورت	۲۰۸	۲۲۹	سے بچاؤ :-	۲۲۹
۲۲۹	کا درجہ :-	۲۰۹	۲۳۰	(۳) خود داری	۲۳۰
۲۳۰	(۱) زمانہ جاہلیت عرب	۲۱۰	۲۳۱	حقوق زوجین	۲۳۱
۲۳۱	(۲) ہندوستان کی رسم سستی	۲۱۱	۲۳۲	قرابت دار کا حق	۲۳۲
۲۳۲	(۳) یورپ کی مرد نما عورت	۲۱۲	۲۳۳	پڑوسی اور دوست کا حق	۲۳۳
۲۳۳	(۴) کلی والے آقا کا عورت	۲۱۳	۲۳۴	یتیم کا حق :-	۲۳۴
۲۳۴	پر احسان	۲۱۴	۲۳۵	(۱) احسان	۲۳۵
۲۳۵	پر احسان	۲۱۵	۲۳۶	(۲) مالی امداد اور اصلاح	۲۳۶



صفحہ	مضمون	نمبر سلسلہ	صفحہ	مضمون	نمبر سلسلہ
۷۵	ب۔ قطعات زوجیت		۲۳۵	عورت کے حقوق :-	۳۵
۸۲	ج۔ طلاق	۲۳۹		(۱) زندہ رہنے کا حق	
۸۹	د۔ عدت			(۲) وارثان شوہر کے ناجائز تسلط	
۸۸	۴۔ مطلقہ کے مہر کی ادائیگی	۲۴۲		سے آزادی۔	
۹۰	و۔ بچے کا حلال یا حرامی ہونا	۲۴۵		(۳) وراثت میں عورت کا حق	
۹۲	(۴) عصمت کی حفاظت	۲۴۵		(۴) قسم عدم مباشرت سے آزادی	
۹۳	و۔ نیک بخت بیویاں			(۵) ایام حین عدت میں عورت	
۹۵	ب۔ پردہ	۲۴۷		کا حق۔	
۹۸	ج۔ اوباش لوگوں کا تدارک			(۶) حرمت متہ اور انسداد مالی	
۹۹	د۔ پردہ سے متعلق مزید بحث			حقوق النساء	
۱۰۰	(۵) خاوند کے مال کی حفاظت	۲۵۰		(۷) خلع کا حق	
	باب ۵۔ احکام وراثت	۲۵۲		(۸) بیوہ کا حق نکاح	
	وصیت :-	۳۷		(۹) حق ہر	
۱۰۴	(۱) وصیت کرنے کا طریقہ	۲۵۵		(۱۰) محسن معاشرت	
۱۱۱	(۲) وصیت میں رد و بدل	۲۵۶		شوہر کے حقوق :-	
۱۱۲	(۳) بیوی کے لئے وصیت			(۱) مرد کی تفصیلت	
۱۱۳	ورثاء کے حصے	۳۸	۲۶۰	(۲) اجرائے نسل انسانی میں	
	وراثت کی تقسیم :-	۳۹		عورت کا تعاون	
۱۱۷	(۱) قرضہ اور وصیت		۲۶۲	(۳) نسب کی حفاظت	
	(۲) دیگر اقرباء، یتامیٰ اور			و۔ نکاح	
۱۱۸	مساکین کی رعایت		۲۶۶		



نمبر سلسلہ	مضمون	صفحہ	نمبر سلسلہ	مضمون	صفحہ
	(۷) دوسری قوموں کی مشابہت سے بچو۔	۳۷۶	۵۷	آنکھیں	۳۹۶
	(۸) نیا لباس پہنتے وقت کی دعا	۳۷۸	۵۸	منہ	۴۰۰
	باب ۸۔ دوستی کے اصول		۵۹	زبان	۴۰۲
۵۰	دوستی اور دشمنی محض اللہ کیلئے ہو	۳۸۰	۶۰	ہاتھ	۴۰۵
۵۱	کفار و مشرکین سے دوستی مت رکھو	۳۸۳	۶۱	پاؤں	۴۰۸
۵۲	یہود و نصاریٰ کو بھی دوست مت بناؤ۔	۳۸۴	۶۲	پشت اور گردن	۴۱۰
	منافق اور فاسق قاہرے سے بھی دوستی مت رکھو۔	۳۸۵	۶۳	حصص مستورہ	۴۱۲
۵۳	صحیح دوست کون ہیں؟	۳۸۶	۶۴	باب ۹۔ متفرق	
۵۴	باب ۹۔ احکام متعلقہ حصص جسمانی		۶۵	علم	۴۱۴
۵۵	دل و دماغ	۳۸۸	۶۶	دنیوی زندگی	۴۱۶
۵۶	کان	۳۹۳	۶۷	شیطان سے بچو	۴۱۷
			۶۸	راگ و رقص	۴۱۸
			۶۹	قوموں کا عروج و زوال	۴۲۱
			۷۰	نفع بخش تجارت	۴۲۳
				نصیحت	۴۲۳

نوٹ:- جو صاحب بھی اس کتاب کو پڑھیں وہ اپنا نام اور پورا پتہ ہم کو ضرور تحریر فرمادیں تاکہ اس سلسلے کی آئندہ شائع ہونے والی کتابوں کی اطلاع ان کو دی جاسکے۔



# فهرست سور القرآن

نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ
۱	الفاتحہ	۱	۱۹	مریم	۱۹	۳۷	الصافات	۳۷
۲	البقرہ	۳-۱	۲۰	طہ	۱۴	۳۸	ص	۳۸
۳	آل عمران	۳-۳	۲۱	الانبیاء	۱۷	۳۹	الزمر	۲۳-۲۳
۴	النساء	۴-۲	۲۲	الحج	۱۷	۴۰	المومن	۲۴
۵	المائدہ	۷-۴	۲۳	المؤمنون	۱۸	۴۱	حکم السجدۃ	۲۵-۲۴
۶	الانعام	۸-۷	۲۴	النور	۱۸	۴۲	الشوری	۲۵
۷	الاعراف	۹-۸	۲۵	الفرقان	۱۸-۱۹	۴۳	الزخرف	۲۵
۸	الانفال	۱۰-۹	۲۶	الشعراء	۱۹	۴۴	الدخان	۲۵
۹	التوبة	۱۱-۱۰	۲۷	النمل	۱۹-۲۰	۴۵	الحجاثہ	۲۵
۱۰	یونس	۱۱	۲۸	القصاص	۲۰	۴۶	الاحقاف	۲۶
۱۱	ہود	۱۲-۱۱	۲۹	العنکبوت	۲۰-۲۱	۴۷	محمد	۲۶
۱۲	یوسف	۱۳-۱۲	۳۰	الروم	۲۱	۴۸	الفتح	۲۶
۱۳	الرعد	۱۳	۳۱	لقن	۲۱	۴۹	المجرات	۲۶
۱۴	ابراہیم	۱۳	۳۲	السجدۃ	۲۱	۵۰	ق	۲۶
۱۵	الحجر	۱۴-۱۳	۳۳	الاحزاب	۲۱-۲۲	۵۱	الذاریات	۲۶-۲۶
۱۶	النحل	۱۴	۳۴	السيا	۲۲	۵۲	الطور	۲۶
۱۷	بنی اسرائیل	۱۵	۳۵	الفاطر	۲۲	۵۳	النجم	۲۶
۱۸	الکہف	۱۶-۱۵	۳۶	یس	۲۲-۲۳	۵۴	القمر	۲۶

باب فیہ  
تفصیل



نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت	نمبر پارہ	نمبر سورت	نام سورت
۵۵	الرحمن	۲۷	۷۵	القيمة	۲۹	۹۵	التين
۵۶	الواقعة	۲۷	۷۶	الدھر	۲۹	۹۶	العلق
۵۷	الحديد	۲۷	۷۷	المرسلات	۲۹	۹۷	القدر
۵۸	المجادلة	۲۸	۷۸	النبأ	۳۰	۹۸	البينة
۵۹	الحشر	۲۸	۷۹	النزعات	۳۰	۹۹	الزلزال
۶۰	الممتحنة	۲۸	۸۰	عبس	۳۰	۱۰۰	التكاثر
۶۱	الصف	۲۸	۸۱	التكوير	۳۰	۱۰۱	القارعة
۶۲	الجمعة	۲۸	۸۲	الانفطار	۳۰	۱۰۲	التكاثر
۶۳	المنافقون	۲۸	۸۳	التطيف	۳۰	۱۰۳	العصر
۶۴	التغابن	۲۸	۸۴	الانشقاق	۳۰	۱۰۴	الهمزة
۶۵	الطلاق	۲۸	۸۵	البروج	۳۰	۱۰۵	الفيل
۶۶	التحریم	۲۸	۸۶	الطارق	۳۰	۱۰۶	القريش
۶۷	المائدة	۲۹	۸۷	الاعلى	۳۰	۱۰۷	الماعون
۶۸	القلم	۲۹	۸۸	الغاشية	۳۰	۱۰۸	الكوثر
۶۹	الحاقة	۲۹	۸۹	الفجر	۳۰	۱۰۹	الكافرون
۷۰	المعارج	۲۹	۹۰	البلد	۳۰	۱۱۰	النصر
۷۱	نوح	۲۹	۹۱	الشمس	۳۰	۱۱۱	الهمب
۷۲	الجن	۲۹	۹۲	الليل	۳۰	۱۱۲	الاخلاص
۷۳	المزمل	۲۹	۹۳	الضحى	۳۰	۱۱۳	العلق
۷۴	المدثر	۲۹	۹۴	الانشراح	۳۰	۱۱۴	الناس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

حَمْدُ اللَّهِ يَا مَنْ خَبَاءُ عِزَّتِهِ لَا يَرَامُ وَجَارُهُ لَا يَصْنَامُ  
خَلَقَ الْخَلْقَ بِالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَشَرَّفَ الْإِنْسَانَ بِالتَّفْضِيلِ  
وَالْإِكْرَامِ - فَهُوَ الْمَخْمُودُ عَلَى مَرِّ الدَّهْرِ وَكَثْرَ الْآيَاتِ وَعَلَى  
حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ أَرْكَى صَلَوةً وَسَلَامًا - وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ  
سَادَةِ الْأُمَمِ وَقَادَةِ الْإِنَامِ -

آما بعد - اس میں کوئی شک نہیں کہ شریعت اسلامیہ قرآن مجید،  
احادیث نبویہ اور فقہ ائمہ اربعہ کے مجموعے کا نام ہے اور بغیر ان مخازن کے  
ہم ہرگز کسی مسئلے کی پورے طور پر تحقیق نہیں کر سکتے۔ لیکن ان تمام کا منبع  
اور سرچشمہ وحی الہی ہے جو بعینہ الفاظ خداوندی میں قرآن حکیم میں اسی طرح  
محفوظ ہے جس طرح پیغمبر عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صحرائے عرب میں نازل  
ہوئی تھی۔ اور اس کے بعینہ لفظ بہ لفظ محفوظ ہونے کے نہ صرف اہل اسلام ہی  
مدعی ہیں بلکہ دشمنان اسلام بھی اس کی تصدیق کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ صرف کہنے  
کی بات نہیں بلکہ ایک مسلمہ امر ہے جس سے کسی مذہب و ملت کا انسان بھی انکار  
نہیں کر سکتا کہ اگر انقلاب زمانہ کی وجہ سے دنیا کی تمام کتابیں نیست و نابود ہو جائیں  
تو صرف قرآن حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کو بعینہ دوبارہ لکھا جاسکتا ہے۔ اور  
اس نئی لکھی ہوئی اور پرانی کتاب میں زیر اور زبر کا بھی فرق نہ ہوگا۔ یہ محض اس  
لئے ہے کہ یہ کتاب قانون خداوندی کا ہر لحاظ سے مکمل اور آخری ایڈیشن ہے۔



جس میں دنیا کے ختم ہونے تک کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس کے قوانین ایسے اٹل، مفید اور حکمتوں سے بھرپور ہیں کہ آج غیر قومیں اس بات پر مجبور ہو رہی ہیں کہ ان قوانین کو اپنی اپنی مجالس و امساج و قوانین میں پاس کرنا کر اپنے اندر رائج کر کے اپنے لئے ایک ترقی کی راہ قائم کریں۔ لیکن افسوس کہ جن لوگوں کو یہ کتاب ملی تھی انہوں نے اس کو پس پشت ڈال کر اپنے لئے منزل کی راہ قائم کر لی اور اس کو ریشمی رومال میں لپیٹ کر گھر میں اونچی جگہ رکھ دیا اور کبھی کبھی نکال کر تھکا پھڑھ لینا یا کوئی جھگڑا ہو جائے تو حلفت اٹھانے کے لئے اس کو ایک حربہ بنا لینا اپنا عمل بنا لیا۔

جہلا کے اندر اس کتاب سے بے رغبتی اس لئے پیدا ہو گئی کہ پیشہ ور و علمین قوم نے صرف ایک دو آیات تبرکاً پڑھ کر قہقہے کہا۔ انہوں نے پڑھنا اور اسی میں اپنی تقریر کو ختم کر دینا اور قرآن حکیم کی طرف بالکل توجہ نہ دلانا اپنا شعار بنا لیا۔ قوم کو لوٹنے والے پیروں نے طلبہ اور سارنگی کے ساتھ اشعار سن کر اس میں مست ہو جانا اور جھومنا۔ معرفت الہی اور طریقت کی کبھی قرار دے لیا۔ چاہے اس سے مساجد کی توہین ہو اور چاہے مزارات میں سوئی ہوئی ہستیوں کو تکلیف ہو۔ واعظین اور پیروں کے اس رویے نے جہلا کو اپنی طرف متوجہ کر کے علمائے ربانی کے پاس جانے اور کسی مسئلہ کی تحقیق کرنے سے روک دیا۔ اور قرآن کریم کی تلاوت محض ایک رسم ہو کر رہ گئی۔

تعلیم یافتہ طبقہ جس میں آج کل کی نئی روشنی کے زمانہ میں صرف انگریزی تعلیم یافتہ یا یورپ زدہ لوگ ہی شمار میں آتے ہیں، نے ایسی درسگاہوں میں تعلیم پائی جہاں کا طریقہ تعلیم ایسا ہے کہ یہ باتیں خود بخود ان کے دلوں میں گھر کر گئیں کہ قرآن پڑانا ہو چکا ہے۔ اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ قوم کے علماء تنگ خیال ملا ہیں جن کو سوائے حجروں

میں بیٹھنے کے کوئی کام نہیں۔ شریعت، طریقت اور سیاست تین مختلف چیزیں ہیں جن میں سے بالخصوص تیسری کے ساتھ علماء کو کوئی تعلق نہیں۔ نماز کا پڑھنا صرف تنظیم مساوات اور ورزش کے لئے تھا جس کے مقابلے میں اس سے بہتر چیزیں۔ کچنیں، سوسائٹیاں اور کلب موجود ہیں۔ ان میں شریک ہو جاؤ۔ وضو محض عرب کے گرد آلود بدوؤں کو صفائی سکھانے کا ذریعہ تھا جس کی اب ضرورت نہیں۔ نماز جمعہ اور جمع محض جلسے اور سالانہ کانفرنسیں تھیں جن میں شرکت کی اب ضرورت نہیں کیونکہ ان سے بہتر اجلاس اور کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ ڈاڑھی کا رکھنا چونکہ مردوں کو عورتوں سے الگ کر دکھاتا ہے اس لئے مساوات کا تقاضا یہی ہے کہ ایسی شکل و صورت بناؤ کہ ظاہر طور پر پتہ بھی نہ چلے کہ مرد کونسا ہے اور عورت کون سی۔ غرضیکہ اس طریقہ تعلیم نے ایسی ایسی زہریلی باتیں بتدريج ان کے ذہن میں بٹھادیں کہ ان کو علماء ربانی سے نفرت اور قرآن حکیم سے وحشت ہوتی چلی گئی اور انہوں نے اپنے بائعوں اپنا کلچر۔ اپنا تمدن۔ اپنا مذہب۔ اپنا عروج۔ غرضیکہ سب کچھ تباہ و برباد کر لیا اور خالی ہاتھ ہو کر ایسی قوموں کے پیچھے لگ گئے جن کے ہاں تمام برائیاں فخریہ کی جاتی ہیں جن کی تفریح کا سامان شراب۔ جوا اور زنا کاری ہے۔ جن کا بہترین رفیق کتاب ہے۔ تعلیمات قرآنی سے ان کو ایسی نفرت ہو گئی کہ آیت قرآنی کا مرتبہ ان کے نزدیک ایک سائنس دان کے قول کے برابر بھی نہ رہا۔ ان کے نزدیک آئے دن کی بدلنے والی سائنس کی معلومات ایسی اہم ہو گئیں کہ وہ خدا تک کی ہستی سے منکر ہو بیٹھے۔ وہ اس بات سے بالکل نا آشنا ہو گئے کہ قرآن نے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر ایسا قانون دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا کہ جس کے سامنے موجودہ سائنس کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی اور موجودہ سائنس کی سینکڑوں سالوں کی محنت کے نتائج قرآن کی سرسری طور پر بیان



کی ہوئی آیتوں میں اس سے درجہ اتم موجود ہیں (جن میں سے بعض کو میں نے اس کتاب کے ایک مستقل حصہ نہم "علیم جدیدہ و قدیمہ" میں بیان کیا ہے) اور قرآن کی پرواز وہاں تک ہے۔ جہاں تک سائنس داں خواب میں بھی نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ سائنس کی انتہائی پرواز کی حد سے قرآنی حقائق و معارف کی ابتدا ہوتی ہے۔

یہ طبقہ اس بات سے بالکل بے بہرہ ہو گیا کہ قرآن نے ایک ایسے وقت میں جبکہ دنیا کے پختے پختے پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور جبکہ آج کل کی ہندوب قوموں اور سائنس دانوں کو لنگوٹ باندھنا بھی نہ آتا تھا۔ اخلاقی تعلیم اور قوانین سیاست و نیلے سے نابود تھے۔ ایک ایسا دستور العمل پیش کیا کہ جس کو اختیار کر کے ایک وحشی قوم تمام دنیا کی استاذ اور حکمران بن گئی۔ اور اسی قرآن کی برکت سے چند سالوں میں دنیا کے اندر وہ انقلاب پیدا کر دیا۔ جس کی نظیر تاریخ دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ اس قوم نے قرآن کی برکت سے دنیا کے سامنے تاریخ دانی۔ تاریخ نویسی۔ مجالس شوریٰ کا قیام۔ بین الاقوامی میل جول کے طریقے صلح و جنگ کے قوانین۔ خالق حقیقی کا غلام بن کر تمام دنیا پر غالب آجانا وغیرہ وغیرہ ایسے طریقے سے پیش کئے کہ قرون کی سوئی قومیں، سمندروں میں ڈاکے ڈالنے والے لوگ، رضائے خدا چاہنے کے لئے جنگوں میں جا بیٹھنے والے گوشہ نشین پکار اٹھے کہ سوائے تعلیمات قرآنی کو اختیار کئے ترقی کی راہ پر نہ جانا ممکن ہے۔ دین اور دنیا الگ چیزیں نہیں۔ شریعت۔ طریقت اور سیاست ایک ہی درخت کے تین حصے ہیں۔ جن میں سے شریعت جڑ۔ تنہ۔ شاخوں اور پتوں کا نام ہے۔ طریقت ان کا رنگ و بو ہے۔ اور ان تمام کی تکمیل سے پھل لگتا ہے وہ سیاست ہے۔ یعنی شریعت اسلامیہ پر چلنا ہوا رضائے الہی کا

طالب اللہ کے ہاں سے ایک ایسا پھل حاصل کرتا ہے جس کو خلافت اور حکومت کہتے ہیں۔

اس تعلیم یافتہ طبقہ کے اندر یہ زہر ناقابل احساس طریقے سے پھیلا یا گیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں نے ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۶ء کو ایسے ہی طبقہ کے ایک جلسے میں جس میں مجھے تقریم کے لئے بلایا گیا تھا۔ حاضرین کو عربی زبان اور قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی اور ان سے یہ کہا کہ جس طرح دنیوی قانون کو سمجھنے کے لئے تم کسی وکیل کے پاس جاتے ہو اسی طرح دین کی باتوں کی تحقیق کے لئے علماء حقانی کے پاس جایا کرو۔ اور مسائل کی خوب تحقیق کر کے صحیح راستے پر قائم ہو جاؤ۔ آئندہ نسلوں میں قرآن کریم کو سمجھنے کی یاقوت پیدا کرنے کے لئے اپنے بچوں کو عربی زبان کی تعلیم دلاؤ۔ تو ایک یورپ زدہ شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ۔ قرآن کے اردو ترجمے بہت ہو گئے ہیں جن سے ہر شخص قرآن کو سمجھ سکتا ہے ہمیں اپنے بچوں کو عربی پڑھانے کے لئے مائاؤں کے پاس بٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ یہ سب علماء واجب القتل ہیں اور بغیر ان کا صفایا۔ کئے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ اس طبقہ کے نزدیک تعلیمات قرآنی کی اتنی بھی قدر و منزلت نہیں رہی جتنی کہ آٹھ دن پہلے والے قانون حکومت کی۔

غرضیکہ ان تمام حالات کو دیکھ کر میری طبیعت بہت کڑھتی تھی۔ اور میرا جی چاہتا تھا کہ میں لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کروں کہ قرآن ایک مکمل دستور حیات ہے۔ جس کو اختیار کیے بغیر ترقی ناممکن ہے اور جب تک شریعت اسلامیہ قرآن کو مقدم قرار نہ دیا جائے گا۔ آپس کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے۔ بار بار میرا جی چاہتا تھا کہ میں قرآن کو لوگوں کے



سامنے پیش کروں۔ لیکن میرے پاس کوئی ایسی کتاب نہ تھی جن کے ذریعے مستقل مضامین قرآن کریم سے اخذ کر سکتا، میں نے کئی کتب خانوں میں جا کر ایسی کتابیں تلاش کیں اور ان کا مطالعہ کیا۔ مگر کسی کتاب سے میری تسلی نہ ہوئی۔ مسلسل آٹھ سال میں اسی پریشانی میں سرگرداں رہا مگر کوئی راہ میری سمجھ میں نہ آئی۔ حضرات علماء کرام سے مل کر بہت سے مسائل کی تحقیق پر زور دیتا مگر وہ بے چارے زیادہ وقت نہ دے سکتے تھے۔ بعض نے کہا کہ میاں اپنے کام سے کام رکھو اور زیادہ الجھن میں نہ پڑو۔ بعض نے کہا کہ کسی اہل تصوف سے مل کر چین حاصل کرنے کا ذریعہ ڈھونڈو، مگر ان باتوں سے مجھے تسکین نہ ہوتی تھی اور میرا دل قرآن کو سمجھنے اور دوسروں کے سامنے پیش کرنے کے لئے چین رہتا تھا۔ میں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اس پریشانی کو دور کرنے اور اس مشکل کو آسان کرنے کی دعائیں مانگتا رہتا تھا۔ اور ہر وقت یہ آیت پیش نظر

رہتی تھی: ”وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا“

ترجمہ: ”اور جن لوگوں نے ہمارے واسطے محنت کی ہم ان کو اپنی

راہیں سمجھا دیتے ہیں۔“

ان ہی حالات میں میں نے ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۵۶ھ مطابق  
**تاسیخ غیبی** ۱۹۳۷ء بروز اتوار بوقت صبح صادق ایک عجیب و

غریب خواب دیکھا کہ:-

”ایک بڑی عالیشان مسجد (غالباً جامع مسجد دہلی) ہے اس کے اندر ایک کتاب رکھی ہے۔ وہ کتاب مجلد ہے اور جلد براؤن رنگ کے چمڑے کی ہے۔ پچلا گتا بالکل صاف ہے اور اوپر والا پھول دار۔ جب میں نے اس کتاب کو

کھول کر دیکھا تو یہ کتاب قرآن کریم نکلی۔ میں نے اس کو اٹھا لیا۔ میرے اٹھاتے ہی اس کا کبوتر بن گیا جو بہت خوبصورت اور سفید رنگ کا تھا۔ اس کی دم بڑی شاندار اور دھاری دار تھی اور دم کا پچھلا حصہ چوڑا تھا۔ میرے ہاتھ میں وہ کبھی کتاب اور کبھی کبوتر بن جاتا تھا۔ اور یہ تبدیلی اتنی جلدی جلدی واقع ہو رہی تھی کہ گویا وہ بہت بے چین ہے۔ میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو وہ یوں گویا ہوا کہ :

”اے اللہ کے بندے ! میں جس شخص کی ملک تھا وہ یہاں آکر روزانہ میری تلاوت کیا کرتا تھا۔ مجھے اس سے اور اس کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہو گیا ہے۔ اور کئی روز سے یہاں نہیں آیا۔ اب میں اس کے فراق میں بے چین ہوں۔ اگر تم مجھے اس شخص سے ملا دو۔ تو میں تمہارا بہت احسان مند ہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم دے گا۔“

میں اس کی یہ بات سن کر بہت حیران ہوا۔ اور ٹانگے میں بیٹھ کر اس کو ہمراہ لے کر چاندنی چوک دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ اب وہ کبوتر کی شکل میں تھا یا کلام مجید کی (غالباً وہ ایک پھر پھڑپھڑاتے ہوئے کبوتر کی شکل میں تھا) یکا یک ٹانگہ چاندنی چوک سے گزر کر شمالی سمت کو ایک کوچے میں گھس گیا اور فوراً لدھیانہ کے محلہ سیدان کا نظارہ سامنے آگیا۔ اور وہاں کے مکانات نظر آنے لگے۔ لیکن ابھی اس شخص کے مکان پر نہ پہنچے تھے کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو دہلی میں اپنے بسترے پر پایا۔ نماز کا وقت تھا۔ فوراً اٹھ کر فجر کی نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ



کا شکر ادا کیا۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں نے اپنے اندر اس عظیم الشان کام کے لئے کمر بستہ ہونے کی قوت محسوس کی اور یہ ارادہ کیا کہ ایک فہرست مضامین (انڈیکس) تیار کروں جو مختلف عنوانات کے تحت ہو اور حروف تہجی کے لحاظ سے اس کو ترتیب دے کر کلام مجید کے مضامین بوقت ضرورت معلوم کرنے کے لئے کام میں لاؤں۔

اور جامع مسجد دفاتر سول لائبریری دہلی میں اپنے سلسلہ بیان میں ان مضامین کو لوگوں کے سامنے پیش کروں۔ خیال تھا کہ امی یا تنو صفحے کی ایک فہرست مرتب ہو جائے گی۔ جس کو بعد میں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو شائع کر دیا جائے گا۔

چنانچہ میں نے کلام مجید کو از سر نو پڑھنا اور بغور مطالعہ کرنا شروع کیا اور مختلف مضامین کے مفصل حوالہ جات کو ایک

کاپی میں لکھنا گیا۔ یہ پہلا دور تھا۔ ارادہ تھا کہ اس کے بعد دور ثانی میں ان حوالوں کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر لیا جائے گا۔ اور کتاب مکمل ہو جائے گی۔ لیکن دور اول کے اختتام پر جب ضخامت کو دیکھا تو دو دو صفحے ہو گئے جس سے دور ثانی یقیناً بڑا ہونا تھا۔

دور ثانی میں میں نے حوالوں کو بہت مختصر کر کے مختلف عنوانات کے تحت لکھنا شروع کیا تاکہ وہ دو سو صفحات میں ہی پوری

ہو جائے۔ لیکن اس اختصار میں کامیابی نہ ہو سکی۔ کیونکہ اول تو حوالہ جات اتنے مختصر ہو گئے کہ جب تک قرآن کریم کو کھول کر نہ دیکھا جائے مضمون کا پتہ نہ چل سکتا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ ضخامت بہت بڑھ گئی۔

جب دور ثانی کے مسودات مختلف احباب نے دیکھے مختلف آراء تو سب نے یہی مشورہ دیا کہ اس کو اتنا مختصر نہ رکھا جائے

بلکہ ایسا بنادیا جائے کہ اس کتاب ہی سے مستقل مضامین کا پتہ چل جائے اور کوئی اس سے انڈکس کا کام لینا چاہے تو اس کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔ انہی دنوں میں ترجمان القرآن مصنفہ مولانا ابوالکلام صاحب آباد بھی میری نظروں سے گذرا اور اس کے دریا چھ کے صفحہ ۵۴ پر میں نے مندرجہ ذیل عبارت تحریر پائی :-

”یاد رہے کہ اس سلسلہ (قرآن حکیم کی تعلیم و اشاعت) میں اس وقت تک جو کچھ ہوا ہے مفید مقصد نہیں ہے۔ (۴) ایک ایسی کتاب کے لئے جو حوالہ و استشہاد کی کتاب ہو ضروری ہے کہ استخراج مطالب و الفاظ کی تمام سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ مثلاً قرآن کریم کے ایسے ایڈیشن مرتب کئے جائیں جو حوالہ جات (دفرنس) کے ساتھ ہوں۔ یا مثلاً قرآن کے الفاظ و اسماء اور مطالب و آیات کے انڈکس مرتب کئے جائیں جو ہر پہلو سے جامع اور مکمل ہوں۔ یا مثلاً قرآن میں جس قدر جغرافیائی اور تاریخی اشارات ہیں ان کے نقشے تیار کئے جائیں۔ تاکہ ان مقامات کی قدیم و جدید جغرافیائی حیثیت بیک نظر واضح ہو جائے۔“

حضرات علماء کرام و مناظرین حضرات اور متعدد انگریزی تعلیم یافتہ احباب کے مشوروں نیز مولانا ابوالکلام صاحب کے مذکورہ بالا نظریہ سے میں اس بات پر آمادہ ہوا کہ مضامین کو ایسے طریقے سے مرتب کروں کہ وہ بذات خود ایک مستقل کتاب بھی ہو جس میں مضامین قرآنی مختلف عنوانات کے تحت ایسے طریقے سے جمع کئے جائیں کہ سب کچھ قرآن ہی ہو اور پڑھنے والے کو



ایسا معلوم ہو کہ وہ ایک مسلسل مضمون پڑھ رہا ہے۔ اور جو حضرات قرآن کریم سے استخراج مطالب کے شائق ہوں ان کے لئے یہ حوالہ واستشاد کی کتاب بھی ثابت ہو۔

**دو بڑی دقتیں** | اس میں دو بڑی دقتیں یہ درپیش آئیں کہ (۱) مختلف

عنوانات کی سرخیاں کیا اور کس طرز پر مرتب کی جائیں اور (۲) حوالہ کا طریقہ کیا ہو کہ ایک ہی درجے کی سہولت سے ہر شخص چاہے جس کلام مجید سے اس مضمون کو نکال سکے۔ دقت اول کے حل کے لئے میں اس بات کی تلاش میں تھا کہ عنوانات اور ابواب اسے طریقے سے مرتب کئے جائیں کہ وہ جس طرح کم تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مفید ثابت ہوں۔ اسی طرح زیادہ تعلیم یافتہ طبقہ۔ بالخصوص تہذیب یورپ اور سائنس کی روشنی میں ہر چیز کو دیکھنے والا طبقہ بھی کما حقہ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ جس آسانی کے ساتھ ایک وکیل یا مجسٹریٹ قرآن کریم سے کسی قانون کا پتہ لگانے میں اس کو مفید پائے، اسی طرح ایک طالبِ رضائے الہی بھی مسائلِ طریقت معلوم کرنے میں اس سے بہرہ ور ہو سکے۔ جس طرح یہ کتاب ایک واعظ کے لئے مستقل مضامین اخذ کرنے کا ذریعہ ہو اسی طرح ایک مناظر بھی بوقتِ ضرورت اس سے استفادہ حاصل کر سکے۔ چنانچہ اسی جدوجہد میں مجھے ہر لائن کے حضرات سے ملنا پڑا۔ اور اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ کتاب کو دس حصوں میں منقسم کر کے ہر حصے کو اس کے مناسب عنوانات اور سرخیوں میں تقسیم کر دیا۔ مضمون کو مسلسل بنانے کی غرض سے آیات کے حوالوں کی ترتیب کو بدلنے کی ضرورت درپیش آئی۔ چنانچہ حوالہ جات لکھتے وقت بجائے قرآن کریم میں آیات کی ترتیب کے مضمون کی ترتیب کا زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے

مضمون کا مسلسل ہونا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ مضامین لکھتے وقت اگرچہ آیات کے لفظی ترجمہ کی بجائے مفہوم و مضمون آیت کا زیادہ اہتمام سے خیال رکھا گیا ہے تاہم لفظی ترجمہ کو لانے کی بھی بہت کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ مضمون کو مسلسل بنانے کے لئے جن مقامات پر ترجمے کے علاوہ کچھ الفاظ زائد کئے گئے ہیں ان کو اکثر مقامات پر خطوط و عدائی کے اندر لکھ دیا ہے اور بعض مواقع مخصوص قصص القرآن والے حصے میں ترجمہ بعینہ لکھ دیا ہے۔ جن مقامات پر آیات کا مضمون کشریح طلب تھا وہاں مضمون لکھنے کے بعد وقت، لکھ کر آگے اس کی تشریح لکھ دی ہے۔ لیکن ہر بات میں اختصار کا بہت خیال رکھا گیا ہے، اور جن حضرات کو اب بھی دقت پیش آئے وہ کسی تفسیر میں ملاحظہ فرمادیں۔ میں نے عام فہم تفاسیر میں تفسیر بیان القرآن مصنفہ حکیم الامتہ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب حقانوی نور اللہ مرقدہ اور وہ کلام مجید جس میں ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا اور حاشیہ پر تفسیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم و مغفور کی ہے کو بہت مفید اور بہتر پایا ہے۔

دوسری وقت کے سلسلے میں یہ بات عام محسوس ہوتی تھی کہ ہر کلام مجید میں آیات کا نمبر نہیں اس لئے بہت غور و غوض کے بعد موجودہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ یعنی سورت اور رکوع کا نمبر دے کر رکوع کی آیت کا نمبر دیدیا ہے کیونکہ ایک رکوع میں گنتی کی چند آیات ہوتی ہیں جو نشان آیت ○ گن کر بہت آسانی سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اس موجودہ طریقہ میں ایک وقت یہ محسوس ہوئی کہ بہت سے کلام مجید ایسے ہیں کہ ان میں پاروں اور سورتوں کے نام تو ہیں مگر نمبر نہیں۔ اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے تمام سورتوں کی فہرست



نام اور نمبر کے لحاظ سے فہرست مضامین کے آخر میں لگادی ہے۔ اور اس عاجز نے مضامین کو مسلسل بنانے اور خوالہ جات کے استخراج کے متعلق سہولتیں بہم پہنچانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔

**تیسرا دور** | ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیسرا دور مرتب کیا گیا جو سات سو صفحات کے قریب ہوا۔ جب یہ سب کام مکمل ہوا کے شروع میں مکمل ہو چکا تو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا اندازہ کر کے یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میں کوئی بات ایسے پیرائے میں آگئی ہو جو تمام کئے کر اسے کو خاک میں ملا دے اور جہنم میں لے جانے کا سبب بن جائے۔ نیز اپنے حضرات اکابرین کا بھی یہی مشورہ تھا کہ اشاعت سے قبل مسودات کسی اہل فن کو دکھائے جائیں۔

چنانچہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ رومی قعدہ ۱۳۵۸ھ ہفتہ کی شام کو میرے شیخ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نئی دہلی میں ایک جلسے میں تقریر کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور بھی ہمراہ تھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی طور پر حضرت شیخ الحدیث سے کتاب کا ذکر فرمایا اور مجھ سے مسودات منکر اگر دکھائے اور فرمایا کہ ان مسودات کو بغور مطالعہ کر کے رائے بتاؤ۔ حضرت شیخ الحدیث نے رات کا اکثر حصہ مسودات کو دیکھنے میں صرف کیا۔ اور اگلے دن صبح کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے فرمایا کہ یہ بہت اچھی خدمت ہے لیکن چھپنے سے پہلے کسی اہل فن کی نظر سے گزر جائے تو بہتر ہے۔ ازاں بعد ۱۱ اپریل ۱۳۵۹ء مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ بروز جمعرات حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب قدس سرہ

نے بھی مسودات کو دیکھ کر یہی رائے دی اور کئی اور حضرات نے بھی اسی کی تائید فرمائی۔ اس کا ذکر میں نے اپنے حضرات اساتذہ کرام سے کیا۔ الحمد للہ کہ یہ مرحلہ بھی اللہ تعالیٰ نے طے کرادیا۔ اور میرے دادا استاذ حضرت مولانا محمد اعجاز علی صاحب مرحوم و مغفور (شیخ الادب دارالعلوم دیوبند) نے اس ناچیز کی اس خدمت کو بہت اچھی نظروں سے دیکھا اور اس کی تصحیح کا وعدہ فرمایا۔

**چوتھا دور** | مسودات کو حضرت والا کی خدمت میں اصلاح کے لئے پیش کرنے سے پیشتر ایک دفعہ پھر مضامین اور حوالہ جات کو کلام مجید سے طایا۔ شروع کے ابواب بہت مختصر تھے ان کو ذرا مفصل کر کے لکھا اور ماہ رجب ۱۳۶۰ء میں مسودات قسط وار حضرت والا کی خدمت میں اصلاح کی غرض سے ارسال کرنے شروع کر دیئے۔ الحمد للہ کہ حضرت والا نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود تمام کتاب کو اول سے آخر تک بغور مطالعہ فرما کر تصحیح فرمادی۔ اور تقریباً بھی تحریر فرمائی۔ اس چوتھے دور کے اختتام پر کتاب کی ضخامت آٹھ سو صفحات کے قریب ہو گئی۔

**پانچواں دور اور اشاعت** | جب یہ سب کام پورا ہو چکا تو اس وقت یورپ کی دوسری جنگ خوب زوروں پر تھی اور اس کی وجہ سے باقی چیزوں کے ساتھ کاغذ بہت گراں اور کم یاب تھا۔ اس لئے جنگ کے اختتام تک بھاؤ کے اعتدال پر آنے کا انتظار کرنا پڑا۔ اسی انتظار میں تاریخ دنیا کا سب سے زیادہ خونیں سال ۱۹۴۷ء شروع ہوا اور بہت کچھ سیاسی الٹا پلٹا کے بعد ۳ جون ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے میں ایک نئے ملک پاکستان کے اضافے کا اعلان ہوا۔ اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اسلامی ممالک کی فہرست میں اس ملک کا اضافہ ہو گیا اور اس کا دارالسلطنت کراچی قرار پایا۔ دشمنان اسلام نے اس ملک کے وجود میں آنے سے بھی پہلے ہی مسلمانوں کو سرزمین ہند سے ملنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔



اور مسلمانوں کو ہر طرح کا جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ بد قسمتی سے میرا وطن دبستان ضلع جالندھر بھی اسی علاقے میں پڑا جو کفار کے ظلم و ستم کی آماجگاہ بنایا گیا۔ اور اس کتاب کے شروع کے تین دوروں کے مسودات جو وطن ہی میں تھے۔ باقی تمام سامان کے ساتھ کفار کی نذر ہوئے۔ چوتھے دور کے مسودات دہلی میں میرے پاس تھے اور ۹ اگست ۱۹۴۸ء کو جب پاکستان اسپیشل ٹرین ۸ء کو بھٹنڈہ سے آگے کفار نے بم سے اڑانے کی کوشش کر کے لائن سے گرایا تو یہ مسودات میرے ساتھ ہی اس گاڑی کے ان ڈبوں میں موجود تھے جو بالکل چورا چور ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو کچھ اس کتاب کی اشاعت منظور تھی کہ اس نے اس کو مع تمام عملہ پاکستان کے جو اس گاڑی میں سوار تھا محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھا۔

کراچی پہنچ کر مجھے یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کہیں کوئی اور انقلاب ایسا نہ آجائے کہ یہ مسودات بھی تلف ہو جائیں اس لئے ان کی اشاعت کی فکر کرنی چاہیے۔ یہاں پہ میرے دوسرے دادا استاذ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے۔ ان کی خدمت میں مسودات پیش کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضرت والا نے اس خدمت کو بہت ہی پسند فرمایا اور بہت خوش ہو کر دعا دی اور تقریظ بھی تحریر فرمائی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کی بہت ضرورت ہے یہ جلدی چھپ جانی چاہیے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ اور اس کو کلام اللہ شریف سے خوب اچھی طرح ملا لیا جائے تاکہ کوئی خامی نہ رہ جائے۔ حضرت والا کے اس حکم کی تعمیل میں جو کتاب کو پانچویں دور میں سے گزارا۔ تو ضخامت دو ہزار صفحات کے قریب پہنچ گئی جو الگ الگ حصوں میں شائع کی جا رہی ہے۔

ضروری التماس | جملہ اہل اسلام بالخصوص حضرات علماء کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی خامی دیکھیں





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تسہیل الفرقان کے متعلق علمائے کرام کی گرامی قدر رائیں

① شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد صاعثانی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
فَحَمْدُهُ وَنُصْرَتِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

امّا بعد: قرآن کریم کے جہاں اور بہت سے لفظی و معنوی اعجاز ہیں وہاں یہ خصوصیات بھی قرآن کریم کا ایک مستقل معجزہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کی طویل مدت میں بے شمار عنوانات سے اس کتاب حکیم کی خدمات کی جاچکی ہیں۔ اور ہر خدمت پر یقین سا ہو جاتا ہے کہ اب تمام پہلوؤں سے خدمات کی تکمیل ہو چکی اور اب کوئی عنوان باقی نہیں رہا۔ لیکن حق تعالیٰ جن کو یہ امتیازی سعادت عطا فرمانا چاہتے ہیں بالکل وہی اور الہامی طریقہ پر خدمت کا کوئی نہ کوئی نیا عنوان دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔  
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اللہ کے انہی مقبول بارگاہ بندوں میں سے جن کو قرآن کریم کے اشتغال اور کسی نئی خدمت کا موقع عنایت فرمایا گیا ہے جو ان صلح، فہم و فطین اور پر جوش مبلغ مولوی محمد حسین صاحب پالوا بھی ہیں جنہوں نے اپنی سرکاری اور محکمہ جاتی مصروفیات کے باوجود انتہائی ذوق و شوق اور بڑی کاوش و محنت کے ساتھ قرآن کریم کی یہ الوکھی خدمت پیش کی ہے۔ حق تعالیٰ اس علمی سرمایہ کو ہدایت عام و خاص کا ذریعہ فرما دیں اور مولف سلمہ کو اجر جزیل عطا فرما دیں۔ آمین۔

اس کتاب کی ندرت اور جدت کو دیکھ کر جی چاہا کہ لفظاً لفظاً پوری کتاب کا

مطالعہ کیا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ میری گونا گوں مصروفیات نے مجھے اس علمی حظ سے محروم رکھا۔ تاہم سرسری طور پر جہاں کہیں سے دیکھا یہ خصوصیات نظر پڑیں:

(۱) اشارۃ القرآن کریم کی کوئی آیت چھوٹی نہیں لیکن ترتیب ایسی کہ مستقل ایک عنوان کے تحت نہایت ٹھوس مضمون اور یوں علیحدہ علیحدہ آیتیں ہیں۔

(۲) ہر آیت پر حوالہ واستشہاد بھی دیا گیا ہے۔

(۳) بتویب الیواب اس طرح پر کی گئی ہے کہ ہر مسئلہ جس کی نوعیت معلوم ہو اسی قسم کے باب میں آسانی سے نکل سکتا ہے۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرت قرآن کریم سے مستقل ایک باب میں لکھی گئی ہے۔

(۵) ہر باب میں مسائل کو حل کیا گیا ہے اور جدید مباحث پر بھی سیر حاصل بحث موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اہل علم اس قیمتی سرمایہ علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ فقط

(دستخط حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ)

۲۶ رجبیکب لائٹنز۔ کراچی

② اُستاذ العلماء حضرت مولانا محمد اعجاز علی صاحب

سابق شیخ الادب ارا العلوم دیوبند

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ، ۲۰ ما بعد۔ مدتوں سے تمنا تھی کہ قرآن حکیم کے مضامین عالیہ اس طرح شائع کئے جائیں کہ عظیم الفرصت ، ذوق عربیت سے نا آشنا ، اُردو داں حضرات بھی مستفید اور مستفیض ہوں۔ لیکن اپنی ہمت کے تصور کے ساتھ ہی ساتھ علمی بضاعت کی کمی نے اس خدمت کی



انجام دہی سے معذور اور محروم رکھا، بعض دوستوں سے ذکر کیا تو انہوں نے اس مقصد کی تحسین کی مگر اپنی معذوریاں پیش کیں۔

خدا کا شکر ہے کہ میرے عزیز دوست مولوی محمد حسین صاحب پالوا کے مبارک قلب میں اس خیال کا اتقا ہوا۔ اور ممدوح نے سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد قرآنی مضامین کا ذخیرہ اس طرح ترتیب دیا کہ اب اس کمتر مکتون کو حاصل کرنا آسان ہو گیا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ کتاب سمجھ دار اور دو داں حضرات کے لئے مفید ہے بلکہ بہت سے مضامین اس میں ایسے ہیں کہ ان عربی دان لوگوں کی نظر سے بھی اوجھل ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم کا مطالعہ پورے غور اور توجہ کے ساتھ نہیں کیا ہے۔ ممدوح سرکاری ملازم ہیں اور ایسے محکمہ میں ہیں کہ اس کی تمام خدمات کو انجام دے لینا ہی بڑی کامیابی ہے۔ لیکن قدرت الہیہ نے آپ کو توفیق خیر کی نعمت عطا فرمائی۔ کہ دنیاوی ان گنت مصروفیتوں کے باوجود آپ نے پوری ہمت کے ساتھ تبلیغ احکام شریعہ کی خدمت انجام دی، اور اس میں اپنی عمر کا ایک معتد بہ زمانہ گزارا، اور اب قرآنی مضامین کی تبلیغ تسہیل القرطآن کی صورت میں کی، فی الحقیقت یہ کتاب جامع اور تکمیل تبلیغ کے لئے کافی ہے۔

میرے نزدیک امور ذیل اس کتاب کے لئے مابہ الامتیاز ہیں۔

(الف) ترتیب مضامین میں سادگی اور جاذبیت ہے۔

(ب) مضامین کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ہر مضمون کے ختم پر قلب

اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اعمال حسنہ کے ترک پر

دل میں چین پیدا ہو جاتی ہے۔

(ج) بہت سے ایسے مسائل بھی زیر بیان ہیں جن کی ضرورت فی زمانہ

اس لئے زیادہ ہے کہ غیر مسلموں نے ان کو (ع) بنا غیر صورت

شرح داد کے طریقے پر مسخ کر کے بیان کیا ہے، اس کتاب کے صفحات میں ان کے جوابات اس طرح کافی دئے ہیں کہ جواب ذہن نشین ہو جاتا ہے اور شبہات کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔  
 (>) ان سب امور میں جو چیز زیادہ نمایاں اور مصنف ممدوح کے لئے قابل مبارکباد ہے۔ وہ یہ ہے کہ مصنف نے کلام الہی ہی کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر پوری روشنی ڈالی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ قادر مطلق ممدوح کی اس سعی کو مقبول و مشکور فرماوے۔ اور تمام مرضیات کی توفیق دے۔  
 (دستخط حضرت مولانا) محمد اعجاز علی (صاحب) غفرلہ امر وی  
 ۲۴ جمادی الثانیہ ۱۳۹۷ھ ۱۷ نومبر ۱۹۷۶ء

③ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی  
 مفتی دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ مبلغ اسلام مولوی محمد حسین صاحب پالوا کی کتاب تسہیل الفرقان کے ایک معتد بہ حصہ کو دیکھنے کی سعادت و توفیق الحمد للہ احقر کو بھی حاصل ہوئی۔ ماشاء اللہ ایک نئے اسلوب سے قرآن کی عمدہ خدمت کی ہے جس کے ذریعہ نو تعلیم یافتہ، ملازمین، پیشہ کار و باری مسلمان تھوڑی فرصت میں مضامین قرآنیہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہجوم مشاغل کے سبب پوری کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکا۔ مگر ایک معتد بہ حصہ دیکھا اور اس میں اپنی نظر و استعداد کے مطابق کچھ شورے بھی دئے۔



جن کو مؤلف سلمیٰ نے قبول کیا۔ میری نظر میں یہ کتاب واعظین و مبلغین کے لئے نہایت مفید اور نو تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مضامین قرآنیہ سے مناسبت پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف سلمیٰ کو جزائے خیر اور اس تصنیف کو مقبولیت عامہ عطا فرماویں۔ واللہ الموفق والمعين۔

بندہ محمد شفیع مفتی دیوبند

تمنزل کراچی پٹ وکٹوریہ روڈ ۳۲ شعبان ۱۳۶۸ھ

④ حضرت مولانا ظراحسن صاحب گیلانی سابق صدر شعبہ دینیات جامع عثمانیہ حیدرآباد دکن  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوة والسلام علی عبادہ الذین اصطفوا۔

”تسہیل الفرقان“ نامی کتاب کے ذریعے سے قرآن حکیم کی جس گراں قدر خدمت کی توفیق مولوی ابوالبشیر صاحب پالوا کو میسر آئی ہے، خاکسار نے جستہ جستہ مقامات سے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ اور دیباچہ میں مولانا نے جن مقاصد اور فوائد پر بحث کی ہے وہ بھی میری نظر سے گزرے، واقعہ یہ ہے کہ مقاصد و اغراض کے لحاظ سے یہ کام بڑا اہم تھا، اس سے پہلے بھی لوگوں نے اس قسم کی ناقص کوششیں کی ہیں لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اس سلسلہ میں مولانا ابوالبشیر صاحب کا کام گزشتہ خدمات کے مقابلہ میں بہت زیادہ جامع اور مکمل ہے۔ جن جن مقامات کو خصوصی طور پر کھول کر میں نے پڑھا یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ قرآن نہی میں سلف صالح کی راہ پر چلنے کی مولانا نے کوشش فرمائی ہے۔ اور جو حاصل قرآنی الفاظ کا اپنی زبان میں مولانا نے ادا فرمایا ہے۔ اگرچہ اس کو

قرآن کا عقلی ترجمہ تو نہیں کہا جاسکتا لیکن قرآنی الفاظ کے احاطہ سے وہ خارج بھی نہیں ہے۔ بہر حال سب سے بڑی ضمانت مضامین کی صحت کے لئے میرے نزدیک یہ ہے کہ ملک کے مشہور فاضل حلیل مولانا غزالی صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند نے تفصیلی طور پر اس کتاب کے ہر حصہ کو دیکھ کر صحت کی توثیق فرمائی ہے۔

مجھے امید ہے کہ مولانا کی اس بروقت خدمت سے مسلمانوں کو اپنی زندگی کے اس نازک دور میں بڑی مدد ملے گی۔ زندگی سے جو مایوس ہیں، ان کے لئے یہ کتاب امید کا ایک زندہ پیغام ہے۔ قرآنی تعلیمات کو زندگی کے اندر شریک کرنے کی یہ بہترین صورت ہے کہ ہر بات میں قرآنی مشوروں کو پہلے سمجھا جائے۔ اور پھر ان کو اعلیٰ زندگی کا جزو بنایا جائے۔ بہر حال حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مولانا کی اس مخلصانہ خدمت سے وہ راضی ہو اور حسن قبول عوام و خواص میں اس کو عطا فرمائے۔ فقط۔

نیازمند مناظر احسن گیلانی

⑤ عَالِیُّنَجَابُ الْکُتُبِ مُحَمَّدٌ حَمِیدُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
عثمانیہ حمید آباد دکن (حال مقیم پیرس۔ فرانس)  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن مجید جب ہر زمانے کی رہنمائی کے لئے ہے تو ناگزیر ہے کہ اس کو ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق پیش کیا جاتا رہے، آج کل محمد اللہ مسلمانان عالم میں ہر جگہ یہ طلب، خاص کر نوجوانوں میں بڑھ رہی ہے کہ قرآن مجید سے براہ راست استفادہ کریں اور اپنی ضرورتوں کا حل خود معلوم کریں۔

قرآن مجید کے مضامین کو باب وار طور پر مرتب کرنے کے باعث تلاش



کرنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ اور اس نقطہ نظر سے سب سے زیادہ جامع رسالہ  
جو آج تک میری نظر سے اردو میں گزرا یہی ہے۔ سالہا سال کی محنت کے باعث  
یہ ضخیم تالیف تیار ہوئی ہے اور خدا نے چاہا تو عرصہ دراز تک کارآمد رہے گی۔  
(دستخط) محمد حمید اللہ۔ جامع عثمانیہ

۶ ازرب ۱۳۹۷ھ

④ عَالِيْجَنَابِ خَانِ بَهَادُرِ دُرِّ الدِّیْنِ اَحْمَد صَاحِبِ سَبْشَلِ اَفْسَرِ  
بِرَائَتِی تَعْلِیْمِ مُسْلِمَانِ بَنگَالِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کراچی۔ مورخہ ۱۳ ربيع الثانی ۱۳۹۷ھ

اما بعد۔ تسہیل الفرقان قرآن کریم سے متعلق اردو زبان میں اپنی نوعیت کی  
پہلی کتاب ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب پالوانے اس کو تالیف کی کہ قوم و ملت کی ایک  
قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔ قرآن کے مضامین مختلف ابواب میں مفید عنوانوں کے  
ماتحت سورتوں، آیتوں اور رکوعوں کے حوالے کے ساتھ سلیس زبان میں بیان کئے گئے ہیں  
جو اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

مجھے امید ہے کہ جو حضرات برہمتی سے کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت سے غافل رہتے  
ہیں ان کو تسہیل الفرقان کے پڑھنے سے اپنی غفلت کا احساس ہونے لگے گا اور ان کے  
دلوں میں تلاوت قرآن کا ذوق و شوق پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو اجر عظیم عطا فرمائے!

(دستخط) بدرالدین احمد

⑤ حضرت مولانا خیر محمد صابانی رحمہ اللہ مدظلہ العالی  
خیر المدارس - ملتان شہر

(الف) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
نیک جزا دے اور تائید غیبی شامل حال رکھے۔ آمین۔

(دستخط) خیر محمد ملتان ۱۸/۱۰/۱۳۸۷ھ

(ب) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کی فرستادہ کتابیں پہنچ گئی تھیں۔  
آپ نے جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے بہت مفید اور اشاعت کلام اللہ کی ایک  
نادر صورت ہے۔ ترقی و ترویج کے لئے دعا کرتا ہوں اور دعا چاہتا ہوں۔ والسلام

(دستخط) خیر محمد ملتان ۶/۱۰/۱۳۸۷ھ

نوٹ: دہلی کی لمبائی شمالاً جنوباً ہے۔ وہاں دو بزرگ ایک جنوبی سرے پر سستی  
حضرت نظام الدینؒ ہیں اور دوسرے شمالی سرے پر خیر مارکٹ کی پہاڑی  
والی مسجد میں مقیم تھے۔ ان سے مخلوق خدا کو بہت زیادہ فیض پہنچتا تھا۔  
اعادیش میں پڑھا کرتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چلا  
کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا نشیب میں اتر رہے ہیں۔ یہ بات  
عمل طور پر ان دونوں بزرگوں کی چال میں مشاہدے میں آئی۔ ان میں سے  
ایک بزرگ تو مورخہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۷۴ء  
بروز جمعرات بوقت صبح صادق اللہ کو پیارے ہو گئے اور دوسرے قیام پاکستان  
کے بعد ہجرت کر کے مستقل طور پر مکہ معظمہ میں جا بسے۔ ان دونوں بزرگوں کی  
رہائے ذیل میں ہر نیا ظہر ہے:-



## ⑧ سیدی مرشدی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ والصلوة والسلام علی بنی اللہ۔ بندہ ناچیز بندہ محمد الیاس غفرلہ ولوالدیہ  
ولاسانہ ولشائخہ ولحبیبہ نے اپنے محب دین دار مخلص دوست محمد حسین صاحب  
کا رسالہ کہیں کہیں سے کچھ کچھ لیور سنا۔ بہت دل خوش ہوا۔ مضمون خوشگوار  
اور اچھا معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ شانہ آپ کے رسالوں اور تصانیف میں برکت  
دے اور قبولیت اور ذلت گرامی سرانے سیورع فیوض مودع فرمادیں۔

بندہ نحیف ضعیف مسکین محمد الیاس عفی عنہ

حضرت والا نے مندرجہ بالا سطور اپنے دست مبارک سے تحریر فرما کر یہ دعا دی  
اور تقاضہ فرمایا کہ اس کو بھی لکھ دیا جائے :-

”آپ نے بہت ہی اچھا کیا جو یہ مضامین لکھے۔ ان کی بہت ہی ضرورت ہے۔  
اللہ تعالیٰ برکت دیں، قبول فرمادیں، نفع پہنچادیں۔ یہ مضمون بہت ضروری  
اور قابل اشاعت ہے۔“

حضرت والا کے سامنے اسی وقت یہ الفاظ لکھ کر حضرت والا کو سنا دئے گئے۔

ابو البشیر پالو آ عفی عنہ

۱۲ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۷۲ء (بروز شنبہ)

## ① حضرت مولانا الحاج خواجہ احمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مقیم مکہ معظمہ

۲۴ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کی ارسال شدہ کتاب تہذیب الفرقان

بعد مدت دراز کے مجھ کو ملی۔ اس وقت میں سخت بیمار تھا۔ اُس اثنا میں متعدد حصّہ چند ایک جگہ پڑھ کر نہایت ہی مسرت ہوئی۔ بیناتہ دل سے دعا لکھی۔ جزاک اللہ احسن الجزا۔ ربّ العزت آپ کی کوششیں اس بہترین تصنیف کو مقبولیت عامہ عطا فرماوے کہ اہل علم حضرات خواص اس قیمتی سرمایہ سے خوب فائدہ حاصل کرے بلکہ عام مسلمانوں کے نفع حاصل کرنے کے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔ فی سعادۃ مندی آپ کی اس بے بہا تصنیف کو اللہ تبارک و تعالیٰ قبول فرمائے۔ کہنے والے نے خوب کہا ۵

خیر کن اسے فلاں غنیمت شمار عمر  
زراں پشتہ کہ بانگ برآید فلاں نمد

نوٹ: کتاب کا حصّہ سیاست بعنوان آئین خداوندی شائع ہوا۔ اس کے بارے میں بعض حضرات علماء کرام کی گرامی قدردانیوں ذیل میں درجہ ناظرین ہیں:-

① حضرت مولانا الحافظ فضل احمد صاحب مہتمم  
مدرسہ مظہر العلوم کھڑا کراچی

مولانا پالوا صاحب علمی اور دینی حلقوں میں ایک متعارف شخصیت ہیں۔ ان کی تصنیف اور تالیف ہر طبقہ میں داد و تحسین حاصل کر چکی ہے۔ میرے پیش نظر اس وقت ان کی ایک عظیم اور سب سے اہم تصنیف "آئین خداوندی" ہے۔ میں نے بالاستیعاب دیکھا۔ انہوں نے جس محنت، عرق ریزی اور دماغ سوزی سے یہ تالیف ملک کے سامنے پیش کی ہے اس کا اعتراف نہ کرنا کفرانِ نعمت کے مراد ہے۔



قرآنی علوم کے اس بحر ناپید اکنار میں علماء اسلام اور غیر مسلم زعماء نے جو غوطہ لگائے ہیں اور جو نوادرات ہتیا کر کے ملک کو دے گئے ہیں، وہ بھی تاریخ کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ لیکن اس الہامی کتاب کی تشریح و تفسیر صبح محشر تک چسلی رہے گی۔

مولوی پالوا صاحب نے اس عبرت فراموش عہد میں دورِ حاضر کے الحاد اور دہریت زدہ ماحول میں آئینِ خداوندی کے جو اجزا اور دستور پیش کئے ہیں وہ جدید دور کے متلاشیانِ علوم کے لئے چشمہ بصیرت ہے۔ خصوصاً وہ یورپ زدہ حضرات جو بدقسمتی سے اپنا یہ عقیدہ بنائے بیٹھے ہیں کہ قرآن میں مکمل دستور کا کوئی خاکہ ہے اور نہ اس کتاب میں زندگی کے اہم مسائل کا کوئی حل ہے، ان کی تسلی اور تشفی کا پورا سامان اس کتاب میں موجود ہے۔ پالوا صاحب نے یہ کتاب لکھ کر ملک کی ایک بہت بڑی علمی ضرورت پوری کر دی ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے ایمان پر در قلم کو مزید قوت عطا کرے تاکہ وہ اس قسم کے جواہرِ باریے ملک کے لئے ہتیا کرتے رہیں۔ ہم اہل علم طبقہ کو عموماً اور قرآنی علوم سے گہری عقیدت اور دلچسپی رکھنے والے حضرات اور احباب سے دردِ دل کے ساتھ یہ گزارش کرتے ہیں کہ مذکورہ کتاب وہ ضرور خرید کر مؤلف کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اس کتاب سے کوئی گھرا نا اور کوئی علمی، اسلامی لائبریری خالی نہ ہونی چاہیے۔ جدید طبقہ کی ذہنی اصلاح کے لئے یہ کتاب بڑی مفید اور عمر آور ثابت ہوگی۔

(دستخط) فضل احمد غفرلہ

۱۴ جولائی ۱۹۶۰ء

⑪ حضرت مولانا مفتی محمد عثمان حب صابلوچ مہتمم مدرسہ

احرار الاسلام۔ ریکس لائن چاکلواڑہ کراچی

تسہیل الفرقان اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے جو مؤلف نے  
کاوشوں سے بطرز جدید و مفید قرآنی متعدد مقاصد آیتوں کو ترتیب دیا ہے۔ مولوی  
پالوا صاحب اس خدمت دینی کے لئے قوم کی طرف سے بہت افزائی کے مستحق  
ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر جزیل اور اس کتاب کو مقبولیت عام  
عطا فرمادیں۔ آمین!

(دستخط) محمد عثمان بلوچ غفرلہ ۳۱/۹/۷۹

⑫ حضرت مولانا محمد یوسف حب صابنوری مہتمم مدرسہ العزیز الاسلامیہ

مسجد نیوٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”آئین خداوندی“ کتاب مصنفہ جناب ابوالبشیر صاحب پالوا چند مقامات سے  
دیکھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہر دور اور ہر نسل اور ہر مزاج کے لئے قرآن  
خدمت ظہور میں آتی رہتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبت پوری ہو اور کوئی یہ نہ کہہ سکے  
کہ مجھے خبر نہ ہوئی۔

موجودہ نسل کے جس مقصد کے لئے کتاب لکھی ہے انشاء اللہ تعالیٰ کتاب  
اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور مفید خدمت ہے۔

(دستخط) محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

## ⑬ حضرت مولانا حکیم محمد احسن صاحب فخری براہمی بہارِ کالونی بلاک ۱۳۲ کراچی ۲

۷۸۶

میں نے عالی جناب حضرت مولانا ابوالبشیر صاحب پالوا افاض اللہ علیہ فی حقہ کی کتاب آئین خداوندی کو شروع سے آخر تک بغور مطالعہ کیا۔ کتاب بہت محبت سے نئے اسلوب سے بہت ہی عمدہ لکھی گئی ہے۔ اندازِ بیان بہت ہی دلکش اور انوکھا ہے۔ ایسی کتاب اس مضمون پر اب تک میری نظروں سے نہیں گذری۔ آیات قرآنی اور احادیثِ مصطفوی سے روزمرہ کے تمام اصول و قواعد کو سلیس اردو میں بہت ہی واضح طریقہ سے بیان کیا ہے۔ حضرت مصنف نے بہت ہی محنت اور مالِ نقشان سے یہ کام کیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور سب کو اس کے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مصنف کو جزائے کامل عطا فرمائے۔

(دستخط) محمد احسن غفرلہ

— ۰۰۰ —



معزز اراکین و مملکت پاکستان اور دیگر مشاییر حضرات کی تائیدات

① صدر مملکت پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب

دام اقبالہ ابیدوام مملکت پاکستان

ہمارے محبوب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کی خدمت میں  
سپیل انفرقان کا مکمل سٹ ہمارے کرم فرما جناب الہ شیخ صاحب نے ایوان صدر  
میں مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۹ء مطابق ۱۲ شعبان العظم ۱۳۸۹ء بروز چار شنبہ دن  
کے پورے بارہ بجے پیش کیا۔ شیخ صاحب کی اس ملاقات کا ذکر ۱۰ فروری ۱۹۶۹ء کے  
ڈان اخبار میں موجود ہے۔ قبلہ شیخ صاحب نے واپس تشریف لاکر جو کچھ بتایا اس سے  
ہمارے محبوب صدر کی دینی عقیدت اور قرآن کریم کے ساتھ خصوصی لگاؤ کا پتہ  
چلتا ہے۔ قبلہ شیخ صاحب نے بتلایا ہے۔

”میں نے آپ کا بڑا صدر کی خدمت میں پیش کر دیا۔ صدر نے کھڑے  
ہو کر اس کو نہایت ادب سے اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا، پھر چوما  
اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ پھر بیٹھ کر نہایت ادب سے اس کو کھولا  
خط کو پڑھا اور کتابوں کو متعدد مقامات سے کھول کر بغور پڑھا اور  
ارشاد فرمایا ہے۔

میری طرف سے ان کو السلام علیکم اور دلی شکر یہ پہنچا دیجئے۔  
میں ان کتابوں کو پورا پڑھوں گا۔

بوقت روناںگی صدر نے پھر اپنے متذکرہ بالا الفاظ کو دہرایا ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب صدر کو عمر دواز عطا فرمائے

اور آپ کے ذریعے اسلام کے تمام عالم میں پھیلنے کی صورتیں پیدا فرمائے۔ آمین !  
 ازاں بعد صدر نے وزارت تعلیم کو اس کتاب کی افادیت کی طرف متوجہ فرمایا  
 جس پر جناب ایس ایم شریف صاحب سکریٹری وزارت تعلیم نے ۷ مارچ ۱۹۹۰ء  
 بروز جمعرات دن کے تین بجے مؤلف کتاب کو ملاقات کی دعوت دی اور پچیس منٹ  
 تک اس کے غفلت پہلوؤں پر بات چیت ہوتی رہی۔ محترم شریف صاحب نے وعدہ  
 فرمایا کہ ہیم مغربی اور مشرقی پاکستان کے پبلک انسٹرکشنز کے دونوں ڈائریکٹروں کو  
 خطوط کے ذریعے اس کتاب کی افادیت کی طرف متوجہ کریں گے اور اس کی اطلاع سرکاری  
 طور پر آپ کو بھی دیں گے نیز جب بھی موقع ہوا اور ایسا کوئی فنڈ ہمارے نوٹس  
 میں آیا تو اس سے یہ کتابیں خرید کر تقسیم کرنے کی صورت بھی کریں گے۔

## ② عالیجناب لفٹیننٹ جنرل محمد عظیم خان ضاد ام اقبال

مجھے آپ کی کتاب ملی جو قرآن پاک اور اس دستور حیات پر مبنی ہے جو تمام  
 انسانیت کی ہدایت اور ہر زمانہ کے لئے عطا کیا گیا، تاکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے،  
 کی زندگی کو شاندار بنایا جاسکے اور وہ انصاف، مساوات اور رواداری کے اصولوں پر  
 عمل پیرا ہو۔

امید ہے کہ آپ نے اس کتاب کا ایک نسخہ دستور کمیشن کے صدر کو بھی بھیجا ہوگا۔  
 مجھے یقین ہے کہ وہ اس کتاب کو پسند فرمائیں گے۔

میں آپ کی اس محنت کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھتا  
 ہوں۔ یہ کتاب اردو زبان میں ان دل پذیر اصولوں کے مطالعہ میں مدد  
 دے گی جو زندگی کا مکمل لائحہ عمل پیش کرتے ہیں جسے دستور حیات  
 کہا جاتا ہے۔

میں اس کتاب کو ایک بیش قیمت تحفہ کے طور پر عزیز رکھوں گا۔

آپ کا مخلص

(دستخط) محمد اعظم خاں

③ **عالیٰ جناب جسٹس محمد منیر ضاریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان**

مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ کتاب آئین کمیشن کے لئے نہایت

مفید ثابت ہوگی۔

④ **جناب عبد المجید ضامی کٹر آئین کمیشن پاکستان**

کتاب کی موصولی پر میں ممبران آئین کمیشن کا شکریہ آپ تک پہنچاتا ہوں

جنہیں یہ اُمید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ان کے مباحث اور نتائج کے

افذ کرنے میں مفید ثابت ہوگا۔

⑤ **جناب محمد شریف ضاریٹائرڈ سیشن جج و ممبر آئین کمیشن**

میں شکور ہوں کہ براہ ہر بانی آپ نے کتاب "آئین خداوندی" مجھے

بھیجی۔ اُمید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب ہمارے آئین کمیشن کے کام میں بہت

معاون ثابت ہوگی۔

⑥ **جناب محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری تنظیم مسلمانانِ عالم**

میں ایک ایسی کتاب کی تلاش میں تھا جو قرآن کریم اور حدیث شریف سے

مضامین افذ کرنے میں مفید ثابت ہو۔ لیکن آئین خداوندی کی موصولی تک مجھے



کوئی ایسی کتاب دستیاب نہ ہو سکی۔

موجودہ دور میں مسائل زندگی ایک دوسرے سے ایسے گتھے ہوئے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ وہ اسلام کے تمام شعبوں سے مکمل واقفیت حاصل کر سکیں۔ انہیں یہ وقت اس لئے بھی پیش آتی ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف کا اشاریہ (انڈکس) موجود نہیں۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے آپ نے جو کام کیلہٹ میں اس پر آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔

میں ان لوگوں کے لئے جو اسلام سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ ذرائع دولت پاکستان کی طرف سے بھی پسندیدگی

**نوٹ:** اور شکریت کے خطوط موصول ہوئے اور مختلف اخبارات نے بھی بہت عمدہ رپورٹ لکھے جو طوالت کے ڈر سے یہاں درج نہیں کئے گئے۔



# قطر تاریخ

فَتَجِدْ فِكْرَ عَلِيٍّ سَيِّدِ مُحَمَّدٍ الْيُوسُفِيِّ عَلِيٍّ اِيْمًا اِيْمًا كَتَبَ دَاوِي

چنان ترتیب داده پالوا آیات قرآن را  
 تو گوئی با عسراق قلب پیوسته رگ جان را  
 چه ترتیبی که آسان کرد استخراج ہر مضمون !  
 چه تفسیری کہ روشن می کند چشم و دل و جان را  
 چنان باشد براہ حق قدم برداشتن ممکن  
 اگر یک ذرہ نشناسی حدود را عسرفان را  
 کتابے یا چراغے ہست در دست نگاہے کن  
 بخوان این را چو خواہی یافتن اسرار یزدان را  
 بترتیب مضامین سلک مرورید را ماند  
 بہ تسہیل معانی خود دید آئینہ جان را  
 ببین تسہیل فسرقات را کہ تو دیگر کجا بینی  
 فسرار ہم ساختہ یکجا بہار صد گلستان را  
 پئے تاریخ طبعش بہت دہ کم کردم و گفتم  
 نمودہ تسہیل کلک پالوا تفہیم قرآن را

۱۳۹۸ - ۲۹ = ۱۳۹۷

تسہیل الفرقان کی جلد اول ۱۳۹۷ء میں شائع ہوئی تھی اور جب  
 نوٹ: یہی سے یہ سلسلہ جاری ہے۔

# تعارف

اَنْجَنَابِ كَوْنِكَ شَادَانِي حَبِيبَا  
مولوی پالوا صاحب نے جو کی سہی بلغ

① کارہ دشوار کو اللہ نے آسان کیا

اللہ اللہ، یہ ترتیب مضامین کو کتب

خرید پختہ کا ہر لفظ نے اعلان کیا

مرتب کئے حضرت پالوا نے

② مضامین قرآن بہ تسہیل فرقان

نظیر اس کی ملنی ہے دشوار کو کتب

کیا اس نے تفہیم قرآن کو آسان



نمبر شمار

مضمون

سورت رکوع آیت

## باب۔ محاسبہ اعمال

## ۱۔ دعوتِ فکر و تصحیح نیت

۱۔ اے ایمان والو! اپنے اعمال کا محاسبہ کر کے دیکھ لیا کرو کہ

کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور

ایسے لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ پھر

اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ ایسے ہی لوگ نافرمان ہوتے ہیں۔

۲۔ انسان کی کوششیں مختلف ہیں۔

۳۔ اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کیے۔ اس

کی کوشش ضرور دیکھی جاتی ہے۔

اس سلسلے میں ایک حدیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے:-

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ قدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی چیز ہے جس کی

اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت خدا اور رسول کیلئے ہے، اس کی ہجرت

خدا اور رسول کے لئے (شمار) ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا (کا مال) حاصل

کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی شے کے لئے ہوگی

جس کے لئے اس نے ترکِ وطن کیا۔ (مسلم)

۴۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

## ۲۔ اللہ کو سب خبر ہے

۱۔ ہر شخص اپنے اپنے ڈھنگ پر عمل کرتا ہے تیار پروردگار

خوب جانتا ہے کہ صحیح راستے پر کون ہے۔

۲۔ وہ بندوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

۳۔ وہ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے۔

۴۔ وہ تمہارے تمام کاموں کو دیکھتا ہے اور ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے۔

۵۔ غرضیکہ وہ بندوں کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

## ۳۔ اعمال لکھے جاتے ہیں

۱۔ کیا لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے بھید اور مشوروں کو نہیں

جانتے؟ کیوں نہیں؟ (یقیناً جانتے ہیں۔ بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے

فرشتے) ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنے نگہبان فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں۔

۳۔ ان فرشتوں کو کراما کا تبین کہتے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۲	۴۔ (یہ فرشتے ہر انسان کے ساتھ دو دو رہتے ہیں) ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ یہ فرشتے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور انسان کا ہر ہر لفظ بولنے کے ساتھ ہی لکھ لیتے ہیں۔	۵۰	۲	۳۰۲
۱۳	۵۔ جو کچھ آگے بھیجا ہے۔ بھی لکھتے ہیں اور جو پیچھے چھوڑا ہے وہ بھی۔	۳۶	۱	۱۲
۱۴	۶۔ یہی لکھے ہوئے دفتر قیامت کے دن کتاب مطلق (یعنی بولتی ہوئی کتاب) ہوں گے۔	۴۵	۴	۳

## ۴۔ جزا و سزا

۱۵	۱۔ قیامت کے دن یہی اعمال نامے (جن کا ذکر اوپر گذرا) ایک لکھی ہوئی کتاب کی شکل میں سامنے ہوں گے (اور) ارشاد خداوندی ہو گا کہ) اپنی کتاب (خود) پڑھ لو۔ آج کے دن تم خود ہی اپنا اپنا حساب لینے کے لئے کافی ہو۔	۱۷	۲	۴۰۳
۱۶	۲۔ یہ ہمارا دفتر ہے جو تمہارے کام ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔ ہم تمہارے اعمال (ساتھ کے ساتھ) لکھواتے جلتے تھے۔	۴۵	۴	۳
۱۷	۳۔ جن لوگوں کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ملیں گے وہ (نہایت سرور و انبساط سے) اپنے اعمال نامے پڑھیں گے۔	۱۷	۸	۱
۱۸	۴۔ (اور دوسروں کو بھی دکھاتے پھریں گے اور کہیں گے) لیجئے صاحب ہمارا اعمال نامہ تو پڑھتے۔ ہم نے دنیا میں اس بات کا	۴۹	۱	۴۳۱۹



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

خیال رکھنا تھا کہ ہم کو ہمارا حساب ملے گا۔ پس وہ لوگ اپنی من مانی گزران میں اونچے باغات میں ہوں گے۔ جن کے میوے جھکے پڑتے ہوں گے اور ارشاد ہوگا کہ خوب کھاؤ اور پیو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو گذرے ہوئے دنوں میں تم نے آگے بھیجا تھا۔

۱۹	۵۔ اور جس کسی کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملیگا وہ (حسرت و افسوس کے مارے) کہے گا۔ کیا ہی اچھا	۴۹	۱	۳۷-۳۵
----	--	----	---	-------

ہوتا جو میرا اعمال نامہ مجھے نہ ملتا اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیسا ہے۔ کسی طرح وہی موت مجھ کو ختم کر دیتی (جو دنیا میں آئی تھی)۔ اے افسوس!! میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ میری حکومت بھی مجھ سے جاتی رہی۔ (ارشاد خداوندی ہوگا) اس کو پکڑو پھر طوق پہناؤ۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستر گز ہے اس کو جکڑ دو۔ کیونکہ یہ شخص اللہ عظیم پر یقین نہ لاتا تھا اور فقیر کے کھانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔ آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں اور اس کو زخموں کے دھوون کے سوا کچھ کھانے کو نہ ملے گا جس کو خطا کاروں کے خواہ کوئی دوسرا نہیں کھاتا۔

۲۰	۶۔ قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے اور	۲۱	۴	
	کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اگر کسی کا عمل			
	رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو بھی لے آئیں گے			
۲۱	۷۔ جن (کے اعمال) کی تولیں بھاری ہوں گی وہ فلاح یافتہ	۷	۱	۹-۸
	ہوں گے اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی یہ وہی لوگ ہوں گے			

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	جنہوں نے اپنا نقصان کیا، اس واسطے کہ وہ ہماری نشانوں سے انکار کرتے تھے۔		
۲۲	۸۔ غرضیکہ ہر کوئی اپنے کئے کا پورا پورا بدلہ پالے گا اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔	۳	۳
۲۳	۹۔ اللہ تعالیٰ کو بندوں کے عملوں کی پوری خبر ہے۔	۳۹	۷
۲۴	۱۰۔ (اس لئے ٹھیک ٹھیک) وہی بدلے گا جو دونوں ہاتھوں نے کیا ہے۔	۲۲	۱۰
۲۵	۱۱۔ اگر کوئی شخص اپنے (نیک اعمال) کا بدلہ دنیا میں چاہتا ہے تو اللہ کے ہاں تو دنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے۔	۴	۸
۲۶	۱۲۔ جو کوئی اپنے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں چاہتا ہے اسے دنیا میں مل جائے گا اور جو آخرت میں چاہتا ہے اسے آخرت میں مل جائے گا۔	۳	۲
۲۷	۱۳۔ (ہاں یہ بات ضرور ہے کہ) جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کے لئے اس کی کھیتی اور زیادہ کر دی جاتی ہے اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اس کو ہم دنیا میں دیدیتے ہیں اور ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔	۴۲	۱
<p>۵۔ مومنوں کے اعمال</p>			
۲۸	۱۴۔ جو شخص ایمان لائے اور اچھے عمل کرے ہم اس کا اجر شائع نہیں کرتے۔	۱۸	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۹	۲۔ بلکہ نیک عمل مومنوں کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتے ہیں۔	۴	۲۳	۲
۳۰	۳۔ ان سے ان کی برائیاں دور کر دیتے ہیں اور ان کے مال کو سنوار دیتے ہیں اور ان کے بہتر سے بہتر کاموں کا بدلہ ان کو دیں گے اور ان کو باقات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہت بڑی کامیابی ہے۔	۴۷	۱	۹
۳۱	۴۔ تم میں سے جو کوئی نیک عمل کرے گا، وہ مرد ہو چاہے عورت، ہم اس کو حیات طیبہ (پاکیزہ زندگی) عطا کریں گے اور ان کے اچھے کاموں پر ان کا حق ادا کریں گے۔	۱۴	۱۳	۸
۳۲	۵۔ ان کا حق تل بھر بھی ضائع نہ ہوگا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں سے بے حساب روزی پائیں گے (ہمارا) یہ قانون سب کے لئے یکساں ہے) چاہے وہ مرد ہو یا عورت (شرط صرف یہ ہے کہ) وہ ایمان دار ہو۔	۴	۱۸	۹
		۴۰	۵	۳

## ۶۔ کفار کے اعمال

۳۳	۱۔ کفار کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ باطل کی پیروی کرتے ہیں۔	۴۷	۱	۲۵
۳۴	۲۔ اور انھوں نے اللہ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کیا۔	۴۷	۱	۸-۹
۳۵	۳۔ شیطان ان کے اعمال کو مزین کر دیتا ہے۔	۶	۵	۲



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۳۶	۴- ان کے اعمال کی مثال تو ایسی ہے جیسے جنگل میں مدیت ہو اور کوئی پیاسا آدمی دور سے دیکھ کر اسے پانی بکھے اور اس کی طرف آئے۔ مگر جب وہاں پہنچے تو (سوائے ریت کے) وہاں کچھ بھی نہ پائے۔	۲۴	۵
۳۷	۵- یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے اور گہرے دریا میں لہر پر لہر چڑھتی آتی ہو اور اس کے اوپر بادل ہو اور اس طرح اندھیرے پر اندھیرا چھایا چھایا جاتا ہو اور ہاتھ کو ہاتھ سمجھائی نہ دیتا ہو۔	۲۷	۶

## باب - اخلاق

### ۱- اخلاق اور قرآن

#### (۱) تمہید

کسی قوم کی نہ صرف ترقی بلکہ بقا کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس کے اخلاق انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے بلند ہوں۔ جس قوم کی اخلاق حالت پست ہوگی وہ دنیا میں کبھی سر بلند نہیں ہو سکتی۔ اخلاق کی درستی ہی پر زندگی کے ہر شعبہ کی اصلاح موقوف ہے۔ اخلاق حمیدہ ہی سے ایک ملک تجارتی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے اور اچھے اخلاق ہی سے حکومت کو چلانے والے افراد نظام حکومت کو بطریقہ احسن چلا سکتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق ہی قوموں اور نسلوں کے ذہنی ارتقا کا ذریعہ بنتے ہیں اور ان ہی پر بلند پایہ قوموں کی بنیادیں قائم ہوتی ہیں۔ جس قوم کے اخلاق درست نہ ہوں وہ زندگی کے کسی شعبہ میں بھی اپنے آپ کو زندہ اور خود دار قوم تصور کرنے کا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

حق نہیں رکھتی۔ اس اصول کو مذہب اسلام میں ایسا اہم قرار دیا گیا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ قرآن نازل ہی اس لئے ہوا کہ دنیا کو اخلاقِ حمیدہ کی تعلیم دے کر اس کے بسنے والوں میں بلند و برتر اخلاق پیدا کر دے تو بے جا نہ ہوگا۔

## (۲) اخلاق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک شخص نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ قرآن ہی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق ہے۔ قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب! آپ تو بہت ہی بلند اور اعلیٰ اخلاق والے ہیں۔

۳۸ | ۱۔ اِنَّكَ لَعَلٰی خَلِّقٌ عَظِيْمٌ ۝  
۴۸ | ۱ | ۲

اس آیت کریمہ اور حدیث شریف کو ملائے سے پتہ چلا کہ سارے کاسارا قرآن اخلاق ہی اخلاق ہے۔ مطلب یہ کہ قرآن کریم میں اخلاقِ عظیم پیدا کرنے کا پروگرام موجود ہے اور جو شخص بھی تعلیماتِ قرآنی کے مطابق زندگی بسر کرے گا اس کا اخلاق بلند ہوگا۔ ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی بھی قرآن کریم کا زیادہ عالم اور عامل نہیں ہو سکتا۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب سے اعلیٰ و برتر ٹھہرا جب ہی تو خود اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاقِ عظیم کی تعریف فرماتے ہیں ۵

محمدؐ سے شانِ خدا پوچھو اور خدا سے پوچھو شانِ محمدؐ

## (۳) اُصول اخلاق

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں، لو کہیں سابقہ واقعات ہیں، کہیں ایمان اور قیامت کا ذکر ہے، کہیں جہاد کے احکام ہیں، کہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے۔ مستقل طور پر تو اخلاق کا بیان قرآن کریم میں بہت تھوڑے مقامات پر ہے۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کیوں فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہے؛ بصیرت ایمانی کے ساتھ قرآن کریم کے جملہ مضامین پر نظر ڈالئے۔ تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد اس سوال کا جواب خود بخود ذہن میں آجائے گا۔ سارے قرآن کو بسم اللہ کی (ب) سے الناس کے (س) تک پڑھ جائیے۔ چھ قسم کے مضامین آپ کو بہت کثرت سے جوگہ جگہ ملیں گے۔ (۱) پیدائش انسانی کی حقیقت (۲) خدا تعالیٰ کی صفات (۳) احسان خداوندی کا تذکرہ (۴) موت اور قیامت کا بیان (۵) سابقہ واقعات اور (۶) مختلف احکام خداوندی۔

بس یہی اخلاق حمیدہ پیدا کرنے کے چھ اصول ہیں۔ جو ذرا تفصیل کے ساتھ آئندہ عنوانات کے تحت ہدیہ ناظرین ہیں۔

## ۲۔ اخلاق حمیدہ کے اُصول

### (۱) اپنی حقیقت کو پہچاننا

حدیث شریفین میں آیا ہے: "مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ"۔



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

(جو شخص اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے رب کو بھی پہچان لیتا ہے) اور جو شخص اپنے متعلق اپنی اصلی حالت سے بڑھ چڑھ کر غلط انداز سے قائم کر لیتا ہے اس کی طبیعت میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ کبھی معرفت الہی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ کسی شخص کے دماغی توازن کو درست رکھنے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہونے کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ اپنے نفس کو پہچانے۔ اپنے نفس یا اپنی حقیقت کو پہچاننے میں تین چیزیں ممانع ہوتی ہیں: (۱) اپنی پیدائش کا دھیان نہ رہنا (۲) اپنے خاندان کی بڑائی پر اترنا اور (۳) مال و اولاد کی کثرت سے دھوکے میں آکر متکبر ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ نے مرض تکبر کے علاج کے لئے ان تینوں اسباب کی طرف حضرت انسان کو قرآن کریم میں بار بار مختلف انداز سے متوجہ فرمایا ہے:

۳۹	۱۔ پیدائش انسانی	کیا انسان پرزلمانے میں ایک وقت	۴	۱	۲-۱
		ایسا نہیں گذرا جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا ہم نے اس کو طے ہوئے نطفے سے پیدا کر کے سُننے اور دیکھنے والا بنا دیا تاکہ ہم اس کی آزمائش کریں۔			

اس کے علاوہ اور بہت سے مقامات پر باری تعالیٰ نے حضرت انسان کو اس کی پیدائش کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ تاکہ وہ یاد رکھے کہ اس کی اصل ایک ایسی حقیر چیز سے ہے جو اگر کپڑے کو لگ جائے تو وہ ایسا نجس ہو جاتا ہے کہ اس سے نماز بھی نہیں ہوتی۔ انسان کو چاہیے تھا کہ اپنی اصل کو یاد کر کے احسان خداوندی کے سامنے شرمندہ اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے پشیمان ہوتا۔ لیکن شرمندگی اور پشیمانی تو درکنار اب حضرت کو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ آنجناب نطفے جیسی حقیر چیز سے

نمبر شمار	مضمون	سورۃ	آیت
-----------	-------	------	-----

پیدا ہوئے ہیں اور بچپن میں ایسی حالت سے گزرے ہیں کہ نہ پیشاب سے بچنے کا ہوش تھا اور نہ پاخانے کی نجاست سے اپنے آپ کو بچانے کا شعور۔ منہ پر مٹھی بیٹھ جاتی تو سوائے رونے کے کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اب وہی انسان پورا آدمی بن کر ہر معاملے میں جھگڑنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھی بھول گیا اور طرح طرح کی مثالیں بیان کرنے لگا اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈر، آخر مگر قیامت کے دن اس کے سامنے حاضر ہونا ہے تو کہتا ہے۔ اچی صاحب! بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور ایسا کون ہے جو مرنے کے بعد گلی سڑی ہڈیوں سے پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دے۔ اس ناہنجار اور ناشکرے انسان سے کہہ دیجئے کہ ہاں تجھ کو وہ پیدا کرے گا جس نے پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ جس طرح مٹی سے تمہارے جد امجد حضرت آدمؑ کو اور نطفے سے تم کو پیدا کرنا جانتا ہے، بالکل اسی طرح قبر میں بڑی ہوئی ہڈیوں، گنگا جمنامیں بہائی ہوئی راکھ، ہوا میں ملے ہوئے دھوئیں اور زردی کے کھائے ہوئے گوشت پوست سے بھی تم کو پیدا کرنا جانتا ہے۔ ارے اس نے تو تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی اور تمہارے لئے آسمان و زمین بنا دیئے۔ کیا ایسا قادر خدا تمہارے جیسے انسان دوبارہ نہیں بنا سکتا؟ کیوں نہیں؟ یقیناً بنا سکتا ہے۔ وہی تو اصل بنانے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اسے تو جب کچھ کرنا ہوتا ہے تو کہتا ہے "کن" یعنی ہو جا۔ بس وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو جناب باری تعالیٰ نے سورہ یس کے اختتام پر اس طرح بیان فرمایا ہے:-

۴۰	۲۔ کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کہ ہم نے اس کو قطرہ منی سے پیدا کیا، پھر جب ہی وہ جھگڑنے پونے والا ہو گیا اور ہمارے لئے مثال بیان کرنے لگا اور	۳۶	۵	۱۴-۱۰
----	--	----	---	-------

## مغنون

نمبر شمار

اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ کون ہے جو بوسیدہ پٹیوں کو زندہ کرے گا۔ آپ کہہ دیجئے کہ ان کو زندہ کیسے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اور وہ ہر طریقہ سے بنانا جانتا ہے۔ (ہاں! وہ!) جس نے تمہارے لئے ہبز درخت سے آگ بنادی۔ پھر اب اس سے تم سلگاتے ہو۔ کیا جس نے زمین و آسمان بنائے وہ اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسے اور بنادے؟ ہاں کیوں نہیں؟ ضرور رکھتا ہے اور وہی تو اصل بنانے والا۔ سب کچھ بنانے والا ہے۔ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ کُن کہدے۔ پس وہ چیز ہو جاتی ہے۔ پس اسی اللہ کی ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

## ۲۔ خاندان | دوسری چیز جو انسان کو اپنی حقیقت کے پہچاننے سے روکتی ہے

اس کا خاندان ہے۔ عرف عام میں جو خاندان بڑے سمجھے جاتے ہیں ان سے تعلق رکھنے والے لوگ عموماً اس وجہ سے تکبر اور بذاخلاق ہو جاتے ہیں کہ ان کا تعلق فلاں بڑے خاندان سے ہے حالانکہ مذہب اسلام میں خاندان کی بڑائی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ہر انسان کی بڑائی اس کے اعمال پر موقوف ہے۔ کسی انسان میں تقویٰ (یعنی وجہ چھن جس سے وہ ہر کام میں خدا کا خوف اپنے دل میں محسوس کر کے گناہوں سے بچتا رہے) جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسروں سے ممتاز ہوگا اور جس درجہ اس میں کمی آتی جائے گی، اللہ کے ہاں اس کا درجہ گرتا جائے گا۔ خاندانوں کی حیثیت قرآن کی اصطلاح میں تعارف سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس حقیقت کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۱	۳۔ اسے لوگوں کا ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کر کے تمہارے خاندان اور قبیلے بنادئے تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہی ہے جو زیادہ مستحق ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔	۴۹	۲	۳

پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کی بڑائی پر نظر نہ رکھے بلکہ یہ دیکھتا رہے کہ اس میں تقویٰ کس درجے پر ہے۔ جیسے جیسے اس میں تقویٰ بڑھتا جائے گا، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی عزت بڑھتی جائے گی اور اس کے اخلاق اعلیٰ ہوتے جائیں گے۔ ذرا ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرنے سے یہ بات ہر عالم و جاہل خوب اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ ایک بھنگی کا شجرہ نسب جس انسان (حضرت آدمؑ) پر جا کر ختم ہوتا ہے، ایک بادشاہ کا شجرہ بھی اسی نفس واحد سے جا کر ملتا ہے۔ ایک غریب شخص جس جد امجد کی اولاد ہے، ایک امیر اور بڑے خاندان والا بھی اپنی پیدائش کی ابتدا اسی سے منسوب کرتا ہے۔ جب یہ سب کچھ درست ہے تو خاندانوں اور قبیلوں کی فتنی بڑائی کیا حقیقت رکھتی ہے۔ خوب سمجھ لو کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور سب کا سلوک آپس میں ہمدردانہ اور بھائیوں جیسا ہونا چاہیے۔

۳۔ مال اور اولاد | تیسری چیز جو عموماً انسان کو بد اخلاق بنا دیتی ہے وہ اس کا مال اور اولاد ہے۔ جس شخص کے ہاں مال اور اولاد

کی کثرت ہو وہ دوسرے کو خاطر میں نہیں لانا اور عموماً اس کے دل و دماغ پر متکبرانہ خیالات غالب آتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس کی حقیقت دنیا کی چند روزہ بڑائی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس حقیقت کو جناب باری تعالیٰ نے قرآن کریم

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	میں متعدد مقامات پر واضح فرمایا ہے :-			
۴۲	۴ - خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی سوئے کھیل، تماشے، بناؤ سنگار (فیشن)، آپس میں بڑائی بیان کرنے اور زیادہ مال اور اولاد کی خواہش کے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے بارش کہ اس سے پیدا شدہ سبزہ کسانوں کو بہت بھلا معلوم دیتا ہے، پھر وہ سبزہ زوروں پر آتا ہے، پھر تمہارے دیکھتے دیکھتے زرد ہو جاتا ہے اور پھر روندنا ہوا گھاس ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر آخرت میں (کافر و گنہگار کے لئے) سخت عذاب اور (نیک مومن کے لئے) اللہ کی بخشش اور رضا مندی ہے۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو سوائے دھوکے کے فائدے کے کچھ بھی نہیں ہے۔	۵۷	۳	۱
۴۳	۵ - مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر بدلہ اور اس کی بہتر توقع تو پترے رب کے پاس ہے۔	۱۸	۴	۲
۴۴	۶ - (دنیا دار یہ) کہتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم پر آفت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب جس کو چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے اپکڑ دیتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ (اس تقسیم رزق کی حکمتوں کو) نہیں جانتے۔	۳۲	۴	۵-۶
۴۵	۷ - تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسے نہیں ہیں کہ تم کو ہمارے قریب کر دیں سوائے اس شخص کے جو ایمان لایا	۳۲	۵	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	اور عمل اچھے کئے۔ پس ایسے لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا دوا ہر ابد رہے اور وہ امن و عافیت سے جنت کے بالا خانوں میں ہوں گے۔		
۴۶	۸۔ اے ایمان والو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو یا دہلی سے غافل کر دیں (خبردار!) جس کسی نے ایسا کیا بس وہی لوگ خسارہ پانے والے ہوں گے۔	۶۳	۲
	پس انسان کو چاہئے کہ مال اور اولاد کے دھوکے میں آکر اپنی حقیقت کو نہ بھولے تاکہ اس میں اپنے نفس کی پہچان پیدا ہو کر اللہ تعالیٰ کی پہچان کا مادہ پیدا ہو اور اس کے اخلاق درست ہوں۔		

## (۲) صفات خداوندی کا تصور

اخلاق حمیدہ پیدا کرنے کا دوسرا اصول اللہ تعالیٰ کی صفات کا تصور ہے۔ سارے قرآن کا مطالعہ کر جائیے۔ جگہ جگہ آپ کو ایسی آیات نظر آئیں گی جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے اور ایسی آیات میں مضمون آیات کے عین مناسب اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب اپنے نفس کی پہچان کے ساتھ ساتھ انسان کی طبیعت اللہ تعالیٰ کی پہچان کی طرف مائل ہوگی تو خواہ مخواہ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ میرا رب کیسا ہے۔ وہ کن صفات کا مالک ہے۔ جب اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ تمام اچھی صفات کا منبع و مرکز ذات خداوندی ہے اور یکتا مالک، خالق، حاکم اور پالنے والا بھی ہے تو پھر ناممکن ہے کہ اس کا دھیان کسی اور چیز کی طرف جائے۔ دھیان کے اس طرح ایک ذات واحد پر



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

مرکز ہو جانے سے اخلاق پر یقیناً اثر پڑے گا اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ وہ ان تمام امراض سے محفوظ رہے گا جن کو ہم بڑا خفاتی سے تعبیر کرتے ہیں۔

ایک شخص کسی خوبصورت چیز کو دیکھ کر اتنا محو ہو جاتا ہے کہ اسے دھیان بھی نہیں رہتا کہ اسے اس چیز سے محفوظ ہونے کی اس کے پیدا کرنے والے نے اجازت بھی دی ہے یا نہیں۔ یہ دھیان نہ رہنا اس کو طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر اس کے ذہن میں اپنے خالق کے حسن و جمال کا صحیح تصور ہو تو وہ کبھی ان چیزوں کے دیکھنے میں محو نہیں ہو سکتا۔ اسے فوراً یاد آ جائے گا کہ میرا رب تو ایسا جمال و حلال والا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم اور حبیب اللہ پیغمبر بھی اس کی تاب نہ لاسکے حالانکہ ان کو جناب باری تعالیٰ سے براہ راست ہم کلامی کا شرف حاصل تھا۔ اور جب انہوں نے دیدار خداوندی کی تمنا کا اظہار کیا تو ارشاد ہوا کہ:

۴۷ ۱۔ (اے موسیٰ!) تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ (اگر  
پھر بھی تم اس خواہش پر مصر ہو تو اس) پہاڑ کی طرف  
دیکھو۔ (میں اس پر اپنی بجلی ڈالوں گا) اگر وہ اس بجلی کو برداشت کر کے  
اپنی جگہ پر قائم رہ گیا تو البتہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ)  
جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر اپنی بجلی ڈالی تو پہاڑ اس کو برداشت نہ کر سکا  
اور ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جب ہوش ہو گئے جب ہوش آیا  
تو اویسے۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں نے توبہ کی اور (میں تیری طرف متوجہ  
ہوتا ہوں اور) میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔  
اس خیال کے آتے ہی انسان کی نظر فوراً اس چیز سے ہٹ جائے گی۔

مضمون

نمبر شمار

انسان کی نظر دوسری چیزوں کی طرف اسی وقت دوڑتی ہے جب وہ چیزیں اس کو اپنی چیزوں سے زیادہ اچھی نظر آئیں۔ ورنہ وہ کبھی کسی دوسرے کی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اسی بات کی طرف اس حدیث قدسی میں لطیف اشارہ کیا گیا ہے :-

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمان کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔ جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! کس کی طرف دیکھتا ہے؟ اے ابنِ آدم! تیرے لئے نجد سے بہتر کون ہے؟ میری جانب متوجہ رہ۔ جس کی طرف تو دیکھنا چاہتا ہے اس سے میں بہتر ہوں۔“ (عقیلی)

صفاتِ خداوندی کے تصور سے اخلاق پر جو اثر پڑتا ہے اس کی ایک اور مثال سنئے :-

ایک شخص جب کوئی گناہ مثلاً چوری، زنا وغیرہ کرتا ہے تو وہ اس بات کو ملحوظ رکھتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ نہ رہا ہو۔ اس کا کوئی ملنے جلنے والا ہاں موجود نہ ہو جو بعد میں اس کو شرمندہ کر سکے۔ حکومت کا کوئی سپاہی وہاں موجود نہ ہو جو اس کو چوری کرتا ہوا دیکھ کر اس کو گرفتار کر کے جلائے۔ یہ تصور بڑھتے بڑھتے اگر اس میں رہے تاک پہنچ جائے کہ اسے ہر وقت یہ دھیان رہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر وقت ہر حال میں دیکھتا ہے اور وہ ایسی قدرت والا ہے کہ اس کو ہر جگہ سے گرفتار کر کے جو سزا چاہے دے سکتا ہے تو وہ کبھی اس گناہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ تو کراپنے آقا کے در سے اور ملازم اپنے انسران کے در سے اپنے فرائض کو بطریقہ احسن سرانجام دینے کی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکعت	آیت
-----------	-------	------	------	-----

کوشش کرتے ہیں اور جب ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کام کو دیکھنے والا اور ان سے باز پرس کرنے والا کوئی نہیں تو وہ اپنے کام میں سست پڑ جاتے ہیں اور جن کاموں کی انجام دہی ان کا اخلاقی فرض تھی اس میں کوتاہی کرنے لگتے ہیں جس کا نتیجہ اخلاقی کمزوری ہوتا ہے۔ پس اگر انسان کو خداوند حقیقی کی جملہ صفات کا ہر وقت دھیان رہے اور اسے یہ معلوم رہے کہ وہ حاکم حقیقی ہر بات پر قادر، ہر جگہ موجود اور ہر حالت میں اسے دیکھتا ہے تو وہ کبھی کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا اور جس درجے وہ گناہ سے بچے گا اسی کے بقدر اس کا اخلاق اعلیٰ اور مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔

### (۳) احسانات خداوندی کا استحضار

تیسری چیز جس کا ذکر قرآن کریم میں کثرت سے موجود ہے اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ کسی ذات کی صرف صفات پر نظر رکھنے سے اس کا وقار اور رعب اس درجے طبیعت میں جاگزیں نہیں ہوتا جس درجہ ایک محسن کے احسانات کا ہر وقت مستحضر رہنا ایک احسان مند کو سر تسلیم خم کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں انسان خواہ مخواہ اپنے محسن کا شرمندہ احسان رہتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کا ممنون ہو کر اس کی اطاعت اور اس کے احکام کی تعمیل اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ دنیا میں جتنے احسانات بھی ہم پر ہوتے ہیں چاہے وہ ظاہر طور پر کسی انسان کی طرف سے ہوتے ہوئے نظر آئیں، حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کے احسانات ہیں۔ اس محسن حقیقی کا کتنا بڑا احسان ہے کہ:

۴۸	۱۔ ہم کچھ نہ سمجھتے، اس نے ہم کو پیدا کیا۔	۷۶	۱	۲-۱
----	--	----	---	-----



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۹	۲۔ اور کسی عمدہ شکل و صورت پر پیدا کر کے	۹۵	۱	۴
۵۰	۳۔ اشرف المخلوقات بتایا۔	۱۷	۷	۱۰
۵۱	۴۔ ہماری نسل کو بڑھانے کے لئے ہماری جنس سے ہمارا جوڑا پیدا فرمایا اور دونوں میں پیار و محبت ڈال دی کہ اس کی طرف تسکین حاصل کریں۔	۳۰	۳	۲
	ذرا غور تو کرو کہ اگر ہمارا جوڑا کسی اور جنس سے ہوتا تو کسی وحشت ہوتی اور زندگی دو بھر ہو جاتی۔ پھر جوڑے کے اپنی جنس سے ہونے کے بعد اگر آپس میں پیار و محبت نہ ہوتی تو زندگی میں کچھ بھی لطف نہ ہوتا۔ اسی پر بس نہیں۔			
۵۲	۵۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری شکل و صورت، رنگ اور بولیاں مختلف رکھیں۔	۳۰	۳	۳
	اگر کہیں سب کی صورتیں ایک جیسی ہوتیں تو دنیا کا نظام درجہ برہم ہو جاتا۔ کوئی کسی کے گھر میں گھس جاتا کوئی کسی کی دوکان اور جائیداد پر قبضہ کر لیتا۔ کوئی کسی کو قتل کر دیتا اور حکومت کے لئے ملزموں کا پتہ لگانا مشکل بکڑا ممکن ہو جاتا۔ پھر			
۵۳	۶۔ تعارف کے لئے سب کو مختلف فائدہ اور قبیلوں میں بانٹ دیا۔	۴۹	۲	۳
۵۴	۷۔ (اور عرف ہی نہیں بلکہ) حضرت انسان کے لئے رہنے کو زمین، کھانے کو اناج، پھل، میوے اور ترکاریاں، چار چلانے کو سمندر، دودھ پینے، بوجھ اٹھانے اور گوشت کھانے کو طرح طرح کے جانور۔	۱۳	۱	۴-۳
		۷۹	۲	۷-۱
		۲	۲۰	۱
		۴۳	۱	۱۴-۱۰
		۱۶	۱	۸-۵
		۲۳	۱	۲۲-۲۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۵	۸۔ آرام کرنے کو رات اور کام کرنے کو دن،	۷۸	۱	۱۱-۹
۵۶	۹۔ حساب کتاب کا نظام قائم کرنے کو ایک خاص انداز سے	۱۰	۱	۵
	سے چلنے والے سورج اور چاند،	۳۶	۳	۸-۶
۵۷	۱۰۔ کھیتی باڑی کے انتظام کے لئے بارش،	۷۸	۱	۱۶-۱۵
۵۸	۱۱۔ سوچنے اور سمجھنے کو خواہش خمسہ،	۲۳	۵	۱
		۶۷	۲	۹
		۹۰	۱	۱۰-۸
۵۹	۱۲۔ غرضیکہ ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائیں کہ اگر تم ان کو	۱۴	۵	۷
	گنتا چاہو تو گن بھی نہ سکو۔	۱۶	۲	۹
	اس کے ساتھ ساتھ اس رحیم و کریم اور قادر خدا نے ہماری روحانی زندگی کو			
	برقرار رکھنے کے لئے ہمیں			
۶۰	۱۳۔ اسلام جیسا مکمل دین،	۵	۱	۳
۶۱	۱۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شفیق رسول،	۹	۱۶	۶
۶۲	۱۵۔ قرآن جیسا مکمل اور زندگی کے ہر شعبے میں	۵	۱	۳
	رہنمائی کرنے والا دستور العمل،			
۶۳	۱۶۔ بیت الاحرام جیسی بابرکت جائے پناہ عطا فرمائی۔	۵	۱۳	۴
		۲۸	۶	۷
		۲۹	۷	۴
۶۴	۱۷۔ اور سابقہ قوموں کے واقعات ہم کو بالتفصیل	۱۳	۱۲	۷
	بتائے۔	۷۹	۱	۲۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

کہ ہم دنیا میں خوب سوچ سمجھ کر تمام خطرات سے بچتے ہوئے نکلتے چلے جائیں اور ہماری زندگی پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ بسر ہو۔

اس سے زیادہ ہماری ناشکری کیا ہوگی کہ ہم اس محسن حقیقی کے ان احسانات پر نظر نہ رکھیں اور اس سے سرکش ہو کر دنیا میں بد اخلاق بن کر زندگی گذاریں۔ جس شخص میں ذرا بھی شعور ہو وہ خوب اچھے طریقے سے سمجھ سکتا ہے کہ احسانات خداوندی پر نظر رکھنے سے اس کی زندگی کیسی پُر امن ہو سکتی ہے امدودہ کیسے عمدہ اخلاق والا بن سکتا ہے۔

”پس اخلاق حمیدہ پیدا کرنے کے لئے لازمی ہے کہ انسان اس محسن حقیقی کے احسانات پر نظر رکھے۔“

## (۴) موت اور قیامت کی یاد

جو تھی چیز جس کا ذکر قرآن کریم میں بہت کثرت سے موجود ہے، موت اور قیامت ہے۔

۲۲	۲	۵۶	۱- موت کو جناب باری تعالیٰ نے ہر انسان کی تقدیر میں لازم رکھا ہے۔	۶۵
۸	۱	۶۲	۲- نہ اس سے بھاگ کر انسان بچ سکتا ہے،	۶۶
۸	۲	۳۳	۳- اور نہ مضبوط اور بلند برجوں میں پناہ گزیں ہو یا انسان کو نعمۂ اہل سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔	۶۷



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

۶۸۔ ۴۔ موت تو ہر حالت میں اپنے مقررہ وقت پر ضرور آتی ہے۔ ۳ | ۱۵ | ۲ |  
لیکن افسوس ہے کہ انسان کو سب سے زیادہ بے توقفہی اسی سے ہے حالانکہ ہر وقت یہ سر پر کھڑی ہے اور ہر لمحے اور ہر سانس پر اس کے آنے کا امکان ہے اور دوسروں کو مرنے دیکھ کر اس بات میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں رہتا۔ لیکن پھر بھی انسان اس کو یاد کر کے اپنے اخلاق کو درست کرنے کی فکر نہیں کرتا اور اگر زیادہ سے زیادہ اس کا تصور کبھی اس کے ذہن میں آتا بھی ہے تو محض اس درجہ کہ

۶۹۔ ۵۔ موت کے ذریعے اس زندگی کا سلسلہ منقطع ہو کر انسان ۴۵ | ۳ | ۵-۳ |  
کی ہر چیز گردش زمانہ سے فنا ہو جاتی ہے اور بس ختم۔  
حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ موت تو ایک حالت کی تبدیلی کا نام ہے۔

۷۰۔ ۶۔ جس طرح انسان پہلے چنی ہوئی مٹی تھا، پھر اللہ تعالیٰ ۲۳ | ۱ | ۱۶-۱۲ |  
نے اس کو لطفہ بنا کر (رحم مادر جیسی) مضبوط جگہ میں رکھا، پھر لطفے سے جما ہوا لہو بنایا، پھر اس لہو سے گوشت کی بوٹی بنائی، پھر اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت پہنایا، پھر اس کو نئی (انسانی) صورت میں بنا کر کھڑا کر دیا (بس جیسے یہ حالتیں بدلیں اسی طرح سے ایک تبدیلی یہ بھی ہوگی کہ) پھر اس کے بعد تم مر جاؤ گے اور پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

جیسی تو مرنے والے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا انتقال ہو گیا یعنی وہ ایک حالت سے منتقل ہو کر دوسری حالت میں چلا گیا۔ جب مٹی سے انسان بننے تک اور پھر پورے ہونے اور مرنے تک کی تمام تبدیلیوں کی ہر فرد و بشر تصدیق کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کیا تردد ہے کہ اس کے بعد ایک تبدیلی اور ہوگی اور وہ قیامت کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

دن جی اٹھنا اور اس حاکم حقیقی کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینے اور اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے کھڑا ہونا ہے۔ جب یہ سب کچھ برحق ہے اور اس دنیا کی قلیل زندگی کے بعد اس حالت کا آنا لازمی ہے تو پھر اس کا اہتمام اور اس کی فکر سب سے زیادہ ہونی چاہیے۔

موت اور قیامت کے واقع ہونے میں بھی غور کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں اور عبرت کی باتیں ہیں۔ سب سے پہلے موت کے وقت ہی کو لیجئے۔ یہ وقت اللہ کے علم میں طے شدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر خداوند حقیقی اس مقررہ گھڑی سے انسان کو آگاہ کر دیتا تو دنیا کا سارا کام بند ہو جاتا۔ ہر شخص اس مقررہ وقت کی فکر میں گھلتا رہتا۔ اور زندگی کا لطف بالکل جاتا رہتا۔ کاروبار بالکل بند ہو جاتے اور ہر شخص اس مقررہ وقت سے کافی عرصہ پہلے ہی موت کے انتظار میں چارباٹی پر لیٹ کر اپنی آخری گھڑیاں گننا کرتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حکمت بالغہ کی بنا پر ہر شخص کے لئے موت کا وقت مختلف رکھا۔

۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷

اب یہ انسان پر موقوف ہے چاہے وہ بچوں اور جوانوں کی موت سے سبق حاصل کر کے نیک کاموں میں جلدی کرنے کی عادت ڈالے اور چاہے بڑھاپے کی موت سے بے خبر ہو کر زمین کا بوجھ بنا رہے۔ عقلمند انسان کو چاہیے کہ موت کا ہر وقت دھیان رکھے۔ وہ وقت تو بڑا ہی سخت ہوتا ہے۔

۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	انسان کو اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں اور (اپنے کام میں) ذرا بھی کوتاہی نہیں کرتے۔		
۷۳	۹۔ عجیب بے ہوشی کا عالم ہوتا ہے۔	۵۰	۲
۷۴	۱۰۔ اس وقت تو جان ہانس کو آجاتی ہے اور سانس ملتی ہیں رکنے لگتا ہے اور جھاڑنے پھونکنے والے کی تلاش ہوتی ہے اور جدائی کا وقت سامنے نظر آنے لگتا ہے۔ جان کنی کی شدت میں پندلی پندلی سے لپٹ جاتی ہے اور بندہ اپنے رب کی طرف کھینچنا شروع ہو جاتا ہے۔	۷۳	۲
۷۵	۱۱۔ اس وقت تو ساری دنیا کی دولت دے کر بھی زندگی کی مدت کو ایک لمحے کے لئے بھی نہیں بڑھایا جاسکتا۔	۷۳	۳
۷۶	۱۲۔ پھر اس کے بعد قبر کا عذاب (نیکرین کے سوالات) عالم برزخ کے واقعات۔	۷۳	۴
۷۷	۱۳۔ پھر قیامت کے دن دوبارہ جی اٹھنا،	۷۴	۵
۷۸	۱۴۔ میدانِ حشر،	۷۸	۱
		۷۹	۱
		۸۰	۱
۷۹	۱۵۔ تمام مخلوق کی پریشانی اور نفسی نفسی کا عالم	۷۹	۱
		۸۰	۱

یہ سب ایسے واقعات ہیں جن کا ہونا اسی طرح یقینی ہے جس طرح مٹی سے انسان کی پیدائش اور پھر موت کا آنا یقینی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ان



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

تمام واقعات کا ہر وقت دھیان رکھے تاکہ اس میں بلند اخلاق پیدا ہوں۔

## (۵) سابقہ واقعات سے عبرت

اخلاق حمیدہ پیدا کرنے کا پانچواں اصول سابقہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے پیارے اور بلند اخلاق بندوں کے اخلاق حمیدہ اور ظالموں اور سرکشوں کے مظالم اور سرکشیوں کا ذکر ایسے انداز سے جگہ جگہ بیان فرمایا ہے کہ جس انسان میں تحقیق حق کی ذرا بھی صلاحیت اور قبول حق کا کچھ بھی مادہ موجود ہو وہ ان واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاق کو درست کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۸۰	۱- انتہائی اخلاص اور دینی خدایت کے باوجود حضرت آدمؑ	۷	۲	۱۳
	نوحؑ یونس علیہم السلام جیسے پیغمبروں کا اپنی خدا	۱۱	۴	۱۲-۱۰
	ذرا سی لغزشوں پر اللہ تعالیٰ کے دربار میں گرا کر آنا	۷	۱۶	۲
	اور معافی مانگنا۔	۲۱	۶	۱۳-۱۲
۸۱	۲- مخالفین کے جانی دشمن ہو جانے پر بھی حضرت عیسیٰؑ اور			
	عصیب علیہما السلام جیسے پیغمبروں کا ان کی بہتری	۱۱	۳	۸-۷
	کے لئے دن رات پوری کوشش میں لگے رہنا۔			
۸۲	۳- حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ جیسے خلیل اللہ پیغمبر کا			
	اللہ کے نام کو سر بلند کرنے کے لئے آگ میں ڈالنے	۲۱	۵	۲۰-۱
	جانے سے نہ گھبرانا۔			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۳	۴- اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے اس کے حلقوم پر چھری چلا دینا۔	۳۷	۳	۲۷/۳۱
۸۴	۵- حضرت یوسف علیہ السلام کا (سات دروازوں میں مقفل کئے جانے اور) عورت (زلیخا) کے خود اپنی طرف رغبت دلانے پر بھی اپنے نفس کو روکے رکھنا اور اپنی عصمت کو بچا لینا۔	۱۲	۳	۹-۳
۸۵	۶- فرعون جیسے سرکش اور بنی اسرائیل جیسی نافرمان اور ناہنجار قوم کو بچانے میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا انتہائی صبر و استقلال کا مجسم نمونہ بن جانا۔	۷	۱۵	سالم کو
۸۶	۷- اور پھر اس محبوب (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا کیا کہنا جن کی شان میں خود اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ آپ تو بہت ہی بلند اخلاق والے ہیں۔	۶۸	۱	۴

یہ سب واقعات ایسے عظیم المثال ہیں کہ ان کو پیش نظر رکھنے کے بعد ناممکن ہے کہ انسان کا اخلاق درست نہ ہو۔ ان واقعات کی پوری تفصیل کتاب ہذا کے آخری حصے قصص القرآن میں آئے گی انشاء اللہ۔

## (۶) احکام الہی کی پابندی

متذکرہ بالا اصولوں کی پابندی کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جس ذات باری کو

ہم نے پہچان لیا، جس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں، جس کے احکامات ہم پر استنہ ہیں کہ ہم گن بھی نہیں سکتے، جس کے حکم سے وقت مقررہ پر موت کا آنا اور مرنے کے بعد قیامت کے دن جی اٹھنا یقینی ہے اور جس نے اپنے ایسے محبوب بندے ہماری اصلاح کے لئے بھیجے کہ جنہوں نے اخلاق کے مجسم نمونے ہمارے سامنے پیش کر کے ہم کو اللہ کے فرمانبردار اور یا اخلاق بندے بننے کی تلقین کی، کیوں نہ ہم اس ذات مقدس کے احکام کی پابندی کر کے دنیا میں انمانیت و عبدیت کا بہترین نمونہ پیش کریں اور پیدائش انسانی کے اس مقصد کو پورا کر دیں جس کو اللہ تعالیٰ نے لفظ عبادت سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس شخص میں اپنے خالق و مالک کے احکام کی تعمیل کا مادہ نہ ہو وہ مسلمان (یعنی فرماں بردار) تو کیا، انسان کہلانے کا بھی حق نہیں رکھتا۔

احکام کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ حصہ جو دین کی بنیاد ہے اور دوسرے وہ احکام جو ارکان اسلام کی مضبوط بنیاد پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ احادیث صحیحہ میں صاف طور پر مذکور ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ ان میں سے ایک تو ایمان ہے اور باقی چار باتیں احکام کے زمرے میں آتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ بنیاد اصل عمارت نہیں، جو اگر تکی۔ اگر کوئی شخص صرف بنیاد بھر کر بیٹھ رہے اور اس پر عمارت تعمیر نہ کرے تو وہ دھوپ اور بارش سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور اگر کوئی شخص بغیر بنیاد کے عمارت کھڑی کرے تو بارش اور طوفان میں وہ عمارت زمین پر آ رہے گی اور وہ مع اپنے اہل و عیال اور جملہ سامان کے اس کے نیچے دب کر ہلاک ہو جائے گا۔ پس نہ اکیلی بنیاد سے کام چلتا ہے اور نہ بے بنیاد عمارت مفید ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جس نے بنیادیں بھر رکھی ہوں وہ جب چاہے ان پر عمارت تعمیر کر سکتا ہے اور جس نے بغیر بنیادوں کے عمارت کھڑی کر لی ہو



اسے ساری عمارت گرا کر نئے سرے سے بنیادیں بھر کر عمارت بنانا ہوگی۔ پس ہم کو چاہیئے کہ ارکان اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کر کے اس پر اسلامی معاشرہ کی مضبوط و مستحکم عمارت تعمیر کریں۔ جس درجے بنیادیں مضبوط ہوں گی اسی کے بقدر ان پر قائم ہونے والی عمارت مضبوط ہوگی اور اسی کے بقدر ہمارے اخلاق کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔

**نماز** | ارکان اسلام میں احکام کے زمرے میں سب سے مقدم نماز ہے۔ نماز اتلا ہم فریضہ ہے کہ باقی احکام کا نزول تو جناب باری تعالیٰ نے اسی دنیا میں بذریعہ حضرت جبریل علیہ السلام فرمایا اور نماز کی فرضیت کا حکم خاص اہتمام سے اپنی ارسال کردہ سواری (براق) پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش اعلیٰ پر مدعو کر کے ایک خاص شان اور انداز سے دیا۔ ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب! مانگئے کیا مانگتے ہیں۔ عرض کیا۔ اے بار الہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس وقت جو مرتبہ جناب نے مجھے عطا فرمایا ہے یہ میری امت کو بھی حاصل ہو جائے۔ اس کے جواب میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں جو امت کے شفیق رسول نے پانچ پھیروں میں پانچ مرتبہ دربار خداوندی میں بنفس نفیس حاضری دے کر پانچ کرائیں اور اس طرح گویا امت کو عملی طور پر بتایا کہ جس طرح پچاس سے تخفیف کر کے پانچ کرانے میں پانچ مرتبہ دربار خداوندی میں حاضر ہوا ہوں، تم بھی اسی طرح دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر الصلوٰۃ معراج المؤمنین کا شرف حاصل کرنا۔ اور نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (قرۃ عینی فی الصلوٰۃ) اس سے تم بھی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔

الصلوٰۃ کے لغوی معنی کسی ٹیڑھی چیز کو آہنچا کر سیدھا کرنے کے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

ظاہر ہے کہ نماز کے ذریعے عشق و محبت الہی کی آہنچ پیدا ہو کر انسان کو برائیوں سے بچاتے ہوئے اس کو نیک اور با اخلاق بنا دیتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے نماز کو فسق و فجور کے تمام امراض کے دفعیہ کے لئے بطور نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

۱۔ بے شک نماز تمام بے حیائیوں اور برے کاموں سے روک دیتی ہے۔

نماز میں اخلاق کو درست کرنے کے بڑے اہم اصول موجود ہیں۔ تنظیم کی مشق، امام کی اطاعت، بغیر کسی معاذرے ادا احسان کے امیر کی اطاعت کرنے کا سبق، آپس میں محبت، ایثار اور مساوات کا عملی مظاہرہ یہ سب چیزیں ایک نماز میں یکجا جمع کر دی گئی ہیں اور اگر نماز کو اس کے اصولوں کی پابندی کے ساتھ ادا کیا جائے تو ناممکن ہے کہ انسان کا اخلاق درست نہ ہو۔ اس کا مظاہرہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک بھنگی مسلمان ہو کر مسجد میں نماز باجماعت کے لئے حاضر ہوتا ہے اور سب سے اول صف میں کھڑا ہو جاتا ہے، اس کے بعد ایک بیٹے سے بڑا (پرانا) مسلمان آتا ہے اور اس کو دوسری صف میں اس نو مسلم کے پیچھے جگہ ملتی ہے جو ابھی چند منٹ پیشتر بھنگی تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت اس وقت ایسی نہیں جو اس پرانے امیر مسلمان کو آگے اور اس غریب نو مسلم کو پیچھے کر دے۔ بلکہ جب مسجد میں جائیں گے تو اس امیر کا سر اس غریب کے پاؤں پر ہو گا۔ یہ ہے وہ عظیم الشان اخلاقی سبق جو نماز ہم کو سکھاتی ہے۔ جس کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی معاشرہ پیش نہیں کر سکتا۔

مندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے

تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

روزہ | نماز کے بعد روزے کا نمبر آتا ہے جو سال میں صرف ایک ماہ رمضان

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

میں ہر بالغ مسلمان پر فرض ہوتے ہیں۔

۸۸۔ ۲۔ روزے کا مقصد ہی تقویٰ کی پیدائش ہے۔

اور پیدائش تقویٰ کا اصول نفس امارہ کو اس کے جائز حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے نفسِ لواامہ کے ماتحت کر دینا ہے اور نفسِ امارہ کی اصلاح ہی سے انسان کا اخلاق درست ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو طرح کی صفات ودیعت فرمائی ہیں۔ ایک جانوروں والی صفت ہے جس کا تعلق قلب سے ہے۔ یہ صفت مادے سے پیدا ہوتی ہے اور خون کے ساتھ سارے جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس کو بہیمیت (یعنی جانوروں والی صفت) یا نفسِ امارہ کہتے ہیں۔ اس کا میلان ہمیشہ برائی کی طرف رہتا ہے۔

۸۹۔ ۳۔ (ارشاد خداوندی ہے کہ) بے شک نفسِ امارہ برائی کا حکم کرنے والا ہے۔

۹۰۔ ۴۔ (دوسری صفت کو ملکیت یعنی فرشتوں والی صفت) یا نفسِ لواامہ کہتے ہیں۔

اس کا تعلق عالم ملکوت سے ہے۔ اس کا میلان ہمیشہ نیکی کی طرف رہتا ہے اور دین انسان کو برے کاموں پر ملامت کرتا ہے اور اسی لئے اس کو نفسِ لواامہ (یعنی ملامت کرنے والا نفس) کہتے ہیں۔

مذہب اسلام میں نفسِ امارہ کو بالکل فنا کر دینے کا پروگرام نہیں ہے بلکہ اسلام نفسِ امارہ کے جائز حقوق کی حفاظت کر کے اس کو نفسِ لواامہ کے ماتحت رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ یہی مقصد روزے میں پیش نظر ہے اور اسی سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ ابتدائے اسلام میں رمضان المبارک میں رات کے وقت



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

بھی عورتوں سے مباشرت کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اس سے نفسِ امارہ کی حق تلفی ہوتی تھی۔ ارشادِ خداوندی ہوا کہ:

۹۱	۵۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کرتے تھے، پس اس نے تم کو معاف کیا اور تم سے درگند کی۔ پس اب تم اپنی عورتوں سے (رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔	۲	۲۳	۵
----	---	---	----	---

اسی طرح ہر موقع پر نفسِ امارہ کے جائز حقوق کی رعایت رکھی گئی ہے اور اس کو نفسِ لواہم کے ماتحت رکھتے ہوئے اس میں تقویٰ اور عمدہ اخلاق کی پیدائش کا پروگرام ملحوظ رکھا گیا ہے۔

**زکوٰۃ** زکوٰۃ میں بہت سی دینی حکمتیں اور دینی و دنیوی، اخلاقی و اقتصادی فائدے ہیں۔ لیکن یہاں صرف اخلاقی پہلو کا ذکر کیا جاتا ہے۔ دنیا میں بعض اصولوں کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر دولت سمٹ سمٹ کر چند لوگوں کے پاس جمع ہو جاتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں بداخلاقی پھیلتی ہے۔ دولت مند اپنی دولت کے نشے میں اور غریب اپنی غربت کی وجہ سے اخلاقی معیار پر قائم نہیں رہتے۔ آج کل کی ہند دنیائے اس کا علل یہ سوچا ہے کہ عریض سب متظم ہو کر اٹھیں اور دولت مندوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے ان سے ان کی دولت چھین کر برابر تقسیم کر لیں۔ ایسا کر کے عارضی طور پر تو آپ دولت کو برابر تقسیم کر دیں گے لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ جن لوگوں سے دولت چھینی جائے گی وہ مظلوم ہوں گے اور ان کے دلوں میں چھیننے والوں کی طرف سے نفرت بیٹھ جائیگی۔ نیز جن لوگوں میں وہ دولت تقسیم ہوگی۔ ظاہر ہے کہ ان کی کوششیں مختلف ہوں گی۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

یہ ناممکن ہے کہ دنیا میں ہر شخص یکساں صلاحیتیں رکھتا ہو اور یکساں طریقے سے دولت کی اس مساوی تقسیم کو برقرار رکھ سکے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ کچھ عرصے میں ان میں سے بعض کے پاس پھر دولت بڑھنا شروع ہو جائے گی اور پھر ان نئے دولت مندوں پر ملنگاری کی ضرورت پڑے گی۔ غرضیکہ یہ ایک دائمی درد سر ہو گا جس سے انسان کبھی نجات حاصل نہیں کر سکے گا۔

اس کا علاج ایک اور محض ایک ہے !!

اور اس کو ہم شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں زکوٰۃ سے تعبیر کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کے اصولوں میں امیری اور غریبی کی حدود مقرر کر کے یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہر امیر اپنی بچت کا چالیسواں حصہ ہر سال غربا کو دیتا رہے اور جو غریب لیتے لیتے امیری کی اس حد تک پہنچتا جائے پھر وہ لینے کی بجائے خود اسی طرح دوسرے غربا کو ادا کرنے لگے۔

۹۲ | ۴ | (اور اس طرح غربا کی امداد میں) خرچ کرنے کے بدلے میں  
| ۲ | افراد کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ غرباء کو احسان جتائیں | ۳۶ |  
یا ان کو کسی طرح کی ایذا دیں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کا تمام کیا کر لیا  
خاک میں مل جائے گا۔

۹۳ | ۷ - اور ان کی مثال اس پتھر کی ہوگی جس پر تھوڑا سا گرد  
| ۲ | ہو اور موسلا دھار بارش برس کر اس گرد کو بالکل صاف  
| ۳۶ | کر دے اور پتھر بالکل صاف ہو کر رہ جائے۔

اب آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے کہ اس نظام زکوٰۃ میں نہ کسی پر ظلم کا احتمال ہے اور نہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ دولت پھر سمٹ سمٹ کر چند افراد کے پاس آ جائے گی۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں اغنیاء کی تعداد بڑھتی جائے گی۔

نمبر شمار

مضمون

اپنے اپنے نمبر پر غریب کی امداد کرتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اللہ کا ایک بندہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مال پہائے گا اور کوئی اس کو لینے والا نہ ہوگا۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے: ”وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدًا“۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ جو شخص بغیر کسی دنیوی لالچ کے محض اللہ کا حکم سمجھ کر اپنے غریب بھائیوں کی امداد کرے گا ان کے دلوں پر اس کے حسن سلوک کا کتنا اثر ہوگا اور دونوں کے پیار و محبت کے گہرے تعلقات پیدا ہو کر کس کس درجے دونوں کے اخلاق کو درست کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔

خبردار!!

مزدور اور سرمایہ دار کی جنگ کا پر امن، پر حکمت اور صحیح علاج زکوٰۃ اور محض زکوٰۃ کا صحیح نظام ہے اور اسی سے اخلاق حمیدہ پیدا ہو سکتے ہیں۔

**ح ح ح** | صحیح اور کامل ایمان کے ساتھ ساتھ احکام الہی کی تعمیل کرتے کرتے انسان میں محبتِ خداوندی کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت ذاتِ خداوندی میں فنا ہو جاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ دنیا کا کاروبار کر رہا ہے لیکن وہ اپنے خالق کی یاد میں فنا ہو چکا ہے اور اس کا اخلاق پائے تکمیل کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اپنے محبوب کی تلاش میں اور اس کے وصال کے اتھائی جذبہ میں دیوانہ وار پھرتا ہے۔ ننگے سر، ننگے پاؤں، دو چادروں میں لپٹا ہوا، سر پر گرد، چہرے پر گرد، کپڑوں پر گرد، بے اختیار دوڑتا ہوا، اپنے محبوب کے گھر کا چکر کاٹتا ہوا، حق و دق میدان میں جا کر اپنے محبوب کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے معافی کا خواستگار ہوتا ہے۔ فرشتے حیران ہیں کہ یہ کون ہے۔ دل میں شرمندہ ہیں کہ ہیں!! کیا یہ وہی انسان ہے جس کے متعلق ہم نے



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

رب العزت سے کہا تھا کہ :

۹۷ | ۸ - کیا آپ ایسے کو پیدا کرنے لگے ہیں جو زمین میں فتنہ و فساد

برپا کرے گا اور (دوسروں کا) خون بہائے گا۔

۲ | ۲ | ۱

اللہ تعالیٰ اپنے شیدائیوں کو دیکھ کر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔ ہاں ! یہ وہی انسان ہے !! جو ہمارے محبوب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی برکت سے اب محبوب حقیقی سے واصل ہونے کے لئے بے چین ہے اور اپنے محبوب کی طرف سے یہ بشارت لئے بغیر نہیں لوٹا کہ ”بیشک میں نے ان سب کو بخش دیا“

**حدیث** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عرفة کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے، پھر حاجیوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ”میرے بندوں کی طرف دیکھو، وہ میرے پاس اس حال میں دور دور سے آئے ہیں کہ ان کے بال پر انگنہ اور غبار آلود ہیں، مجھ کو پکارتے ہوئے، میری خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔“

فرشتے عرض کرتے ہیں: ”الہی فلاں شخص گنہگار ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی!“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”بے شک میں نے ان سب کو بخش دیا۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سو آئے یوم عرفة کے کوئی دن ایسا نہیں جس دن لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہو۔“ (شرح السنہ)

”اللَّهُمَّ أَفِقْنَا الْحَجَّ إِلَى بَيْتِكَ الْمُكَرَّمِ“

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

**دیگر احکام** | اسی طرح دیگر احکام میں بھی اخلاق حمیدہ پیدا کرنے کے اصول مضمون ہیں۔ یہ سب احکام کتاب ہذا میں مختلف ابواب کے تحت تفصیل سے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں پر ملاحظہ ہوں۔

## ۳۔ مکارم اخلاق

### (۱) خوفِ خداوندی

۹۵	۱۔ مومن (کامل) تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ اپنے رب پر توکل کریں۔	۸	۱	۲
۹۶	۲۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، ان کے تو قرآن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی کھالیں اور قلوب اللہ کی یاد کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔ بس یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔	۳۹	۳	۲
۹۷	۳۔ ایسے عاجزی کرنے والوں پر صبر اور نماز بھی کچھ بھاری نہیں ہوتے اور وہ صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے (ہر کام میں) مدد چاہتے ہیں۔	۲	۱۹	۱
۹۸	۴۔ اور ایسے ایماندار ہی فلاح یافتہ ہیں۔	۲۳	۵	۴-۵
		۲۳	۱	۲-۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۹	۵۔ پس تم کو چاہئے کہ اللہ سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔	۳	۱۱	۱
۱۰۰	۶۔ تاکہ وہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دے اور تم ہدایت پا جاؤ۔	۲	۱۸	۳
۱۰۱	۷۔ کیا ابھی ایمانداروں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان پر جو سچا دین اتر رہا ہے اس سے ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے گڑ گڑائیں اور وہ اہل کتاب کی طرح نہ ہو جائیں کہ جن پر مدت دراز ہو گئی تھی پھر ان کے قلوب سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہو گئے۔	۵۷	۲	۶

## (۲) تواضع اور انکساری

۱۰۲	۱۔ اپنے آپ کو پاکیزہ مت کہو۔	۴	۷	۷
۱۰۳	۲۔ (خاندانی اعتبار سے بھی اپنی بڑائی مت بیان کرو) تم سب ایک ہی باپ آدم کی اولاد ہو۔ یہ خاندان اور قبیلے محض تعارف کے لئے ہیں۔ اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔	۴۹	۲	۳
۱۰۴	۳۔ اگر تم سے کوئی گناہ کی بات یا برا کام سرزد ہو جائے تو اس پر مت اڑو۔	۳	۱۴	۴
۱۰۵	۴۔ یتیم کو مت دباؤ، سائل کو مت جھڑکو اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو۔	۹۳	۱	۱۱-۹

نوٹ: اس سلسلہ میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔



نمبر شمار

مغنون

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "جس شخص نے میرے لئے تواضع کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی نیچے کر کے دکھائی) میں اس کو بلند کرتا ہوں (پھر اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف اونچا کیا اور کہا) اس طرح" (احمد - بزار)

حضرت عیاض بن یمین حمار المجاشعی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا کہ "اس قدر تواضع اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے" (الاعتان السنیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں اس شخص کی نماز کو قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے مقابلہ میں تواضع کرتا ہے اور میری مخلوق کے مقابلہ میں بڑائی اور بلندی ظاہر نہیں کرتا اور کوئی رات ایسی نہیں گزارتا جس میں وہ گناہ پر اصرار کرنے والا ہو اور کسی دن میرے ذکر کو قطع نہ کرتا ہو۔ مسافر اور بیوہ پر رحم کرتا ہو، اور مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہو۔ یہ شخص ہے جس کا نور آفتاب کے نور کی مثل ہے۔ میں اس شخص کی اپنی عزت کے دامنوں میں حفاظت کرتا ہوں اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ میں تارکیوں میں اس کے لئے نور پیدا کر دیتا ہوں اور غصے اور جہالت کے وقت اس میں عالم پیدا کرتا ہوں۔ اس کی مثال میری مخلوق میں ایسی ہے جیسے جنتوں میں جنت الفردوس کی" (بزار)

حضرت ابو صریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ "میں نے جس

نمبر شمار	مضمون	سورت	کود	آیت
-----------	-------	------	-----	-----

چیز کا تم کو اہم کیا تھا اور جس چیز کا تم سے اہم لیا تھا اس کو تم نے ضائع کر دیا اور تم نے اپنے نسبوں کو بلند کیا۔ آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے نسبوں کو پست کروں گا۔ متقی اور پرہیزگار لوگ کہاں ہیں؟ بے شک اللہ کے نزدیک وہی شریف ہے۔ تم میں سے پرہیزگار ہے؟  
(بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "صدقہ دینے سے مال گھٹا نہیں کرتا۔ معاف کر دینے سے عزت بڑھتی ہے۔ جس نے تواضع کی خدا تعالیٰ اس کو بلند کر دے گا۔"  
(مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگو! اب تو فضیلت صرف عمل صالح ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ نسب اس لئے نہیں ہے کہ کسی کو گالی دی جائے۔"  
(احمد)

### (۳) صبر

صبر اس صفت کو کہتے ہیں جو انسان میں مخالفت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اسباب سے پورا کام لیتے ہوئے، ایمان، تقویٰ اور توکل کی صفات کے ساتھ مل کر اس کو ثابت قدم رکھتی ہے:

۱۰۶	۱ - اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو دیر، نبوک اور مال و جان دے گا	۲	۱۹	۳
-----	---	---	----	---

نمبر شمار	معنی	سورت	آیت
	پہلوں کی کمی کے ساتھ آزمائش ہے اور جو لوگ ان آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں اور ثابت قدم رہتے ہیں ان کو خوشخبری دیتا ہے۔		
۱۰۷	۲۔ صابر و دو ہیں جو مصیبت کے وقت بھی اس بات کا دھیان رکھتے ہیں کہ اللہ کے پاس جانا ہے۔	۲	۱۹
۱۰۸	۳۔ ایسے لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں ہوتی ہیں اور بس یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔	۲	۱۹
۱۰۹	۴۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض دوسروں کے ذریعے سے آزمائش ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ تم صبر کرتے ہو (یعنی ثابت قدم رہتے ہو) یا نہیں۔	۲۵	۲۰
۱۱۰	۵۔ دشمن سے انتقام لینے پر پوری قدرت رکھتے ہوئے اس کی بخشش دنیا بھی صبر کا ایک بہت بڑا درجہ اور نعمت کا کام ہے۔	۱۶	۱۴
۱۱۱	۶۔ پس تم ایسا صبر کرو جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا اور مخالفین کے بارے میں جلد بازی سے کام نہ لونا فرمان ضرور غایت ہوں گے۔	۴۶	۴۷
۱۱۲	۷۔ صبر کرنا متقیوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔	۲	۲۲
۱۱۳	۸۔ اور اس کی مشق (اصوف کی لائن میں) اللہ والوں کی مصاحبت میں خوب ہوتی ہے۔	۱۸	۹
۱۱۴	۹۔ اور جیسے جیسے اس کی مشق بڑھتی جاتی ہے انسان	۴۱	۵



نمبر شمار	مضمون	سورت	دکوع	آیت
	میں برائی کے بدلے میں بھلائی کرنے کی صفت پیدا ہوتی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسروں سے دوستی بڑھتی چلی جاتی ہے۔			
۱۱۵	۱۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی مصاحبت اختیار کرو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور بس اسی کی رضا چاہتے ہیں اور ان کو چھوڑ کر دنیوی زندگی کی زینت کی تلاش میں اپنی نظریں مت دوڑاؤ اور ایسے لوگوں کے پیچھے مت لگو جن کے دل یادِ الہی سے غافل ہیں اور جو خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ کر اپنے کام میں حد سے گزرنے والے ہیں۔	۱۸	۴	۶
۱۱۶	۱۱۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہو اور خود بھی اس پر قائم رہو۔	۲۰	۸	۴
۱۱۷	۱۲۔ صبر جمیل کے ساتھ ساتھ اللہ کی مدد کے بھی طلبگار رہو۔	۱۲	۲	۱۲
		۱۲	۱۰	۴
۱۱۸	۱۳۔ اور صبر و نماز کے ساتھ اللہ کی مدد چاہو۔ یہ کام ہے تو بہت بھاری، مگر ان لوگوں کے لئے آسان ہے جو عاجزی کہتے ہیں اور یہ دعویٰ رکھتے ہیں کہ اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے اور اس کے پاس پلٹ کر جانا ہے۔	۲	۱۹	۱
		۲	۵	۷-۶
۱۱۹	۱۴۔ سابقہ صبر کرنے والوں کے واقعات کا مطالعہ کرتے رہو۔	۳۸	۲	سالم رکوع
		۶۸	۲	۱۵/۱۴
۱۲۰	۱۵۔ اللہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہو۔	۲۰	۸	۲
		۲۰	۶	۵
		۵۱	۳	۱۱-۱۰
		۵۲	۲	۲۲-۲۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۲۱	۱۸۔ اللہ کے وعدوں پر دھیان رکھو۔	۴۰	۶	۵
۱۲۲	۱۷۔ جن کی باتوں سے تم کو دکھ ہوتا ہو ان سے الگ ہو جاؤ۔	۴۰	۸	۹
۱۲۳	۱۸۔ اور اس بات کا دھیان رکھو کہ کہیں مخالفین تم کو (اکھاڑ) کر تمہارے اصول سے ہٹا نہ دیں۔	۴۰	۶	۷
۱۲۴	۱۹۔ مخالفین کی منگاریوں کا بار بار دھیان کر کے اپنے لئے تنگی اور غم کی صورت پیدا نہ کرو۔	۱۶	۱۶	۸
۱۲۵	۲۰۔ (اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دھیان رہے کہ) صبر اللہ کے لئے ہو۔	۴۲	۶	۷
۱۲۶	۲۱۔ (اور اس میں استقامت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ) آپس میں ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے رہو۔	۹۰	۱	۱۷
۱۲۷	۲۲۔ (اور خوب سمجھ لو کہ) زمانہ بھی اس بات پر گواہ ہے کہ صرف وہی لوگ خسار سے بچ سکتے ہیں جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔	۱۰۳	۱	۱۸

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

① حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اے آدم کے بیٹے! اگر تو ابتداء کسی صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو میں تجھ کو اس کے بدلے میں جنت ہی دیکر خوش ہوں گا۔“ (ابن ماجہ)

مضمون

نمبر شمار

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

”جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کی جانب مصیبت کو متوجہ کرتا ہوں، خواہ وہ مصیبت اس کے مال میں ہو یا اولاد میں یا اس کے جسم میں اور پھر وہ بندہ میری بھیجی ہوئی مصیبت کا استقبال صبر جمیل کے ساتھ کرتا ہے تو قیامت میں مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اس بندے کے اعمال کی تشہیر کروں، یا اس کے اعمال کے لئے ترازو قائم کروں۔“ (جامع صغیر)

(۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

”جو شخص صبر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو صبر دیتا ہے۔ صبر کی توفیق سے بہتر کوئی عطا نہیں ہے۔“ (بخاری - مسلم)

(۴) حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”صبر کرنا آدمی ایمان ہے۔ یقین پورا ایمان ہے۔“ (طبرانی)

(۵) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”صبر مسلمان کا تمغہ ہے۔“ (رزین)

(۶) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	اہمیت
-----------	-------	------	------	-------

”سب سے زیادہ انبیاء پر بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ پھر ان پر جو جو مرتبہ میں انبیاء کے بعد ہیں۔ اسی طرح درجہ بدرجہ جس قدر مرتبہ کم ہوتا جاتا ہے اسی قدر بلائیں کم ہوتی جاتی ہیں۔ آدمی اپنے دین کے موافق مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جس قدر دین میں پختہ ہوگا اسی قدر اس پر بلائیں بھی زیادہ آئیں گی۔ اور جس قدر دین میں ہلکا ہوگا تو مصائب بھی کم نازل ہوں گی۔ بلا بندہ پر سے گذر جاتی ہے اور وہ زمین پر گناہوں سے پاک و صاف ہو کر چلتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔“ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کسی مومن کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے یا تکلیف و ایذا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی کانتا بھی اس کے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے باعث اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔“ (بخاری - مسلم)

### (۴) پاکیزہ کلامی

۱۲۸	۱۔ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ایسی بات کیا کریں جو بہتر ہو۔ بے شک شیطان تم میں بھڑپ کراتا ہے اور شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔	۱۴	۱۱	۱
۱۲۹	۲۔ پاکیزہ کلام کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ مضبوط ہو اور ٹہنیاں بلند ہو کر آسمان پہنچیں۔	۱۳	۴	۴-۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	پہنچ گئی ہوں اور وہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا ہو۔			
۱۳۰۔	۳۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور پختہ اور سیدھی بات کہو۔	۳۳	۹	۲
۱۳۱	۴۔ اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو اس دنیا میں اور آخرت میں بھی پختہ بات سے قوت دیتا ہے۔	۱۲	۴	۶
۱۳۲	۵۔ جس چیز کا علم نہ ہو اس کیلئے زبان کھولو۔	۲۲	۲	۵
۱۳۳	۶۔ اور ایسی بات کے پیچھے مت پڑو۔	۱۷	۴	۶
۱۳۴	۷۔ جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ ہی حق کو چھپاؤ۔	۳	۷	۸
۱۳۵	۸۔ حق بات باطل کو کھیل ڈالتی ہے۔	۲۱	۲	۸
۱۳۶	۹۔ سچے لوگ ہی متقی ہوتے ہیں۔	۲	۲۲	۱
۱۳۷	۱۰۔ قیامت کے دن بچوں کے ان کا سچ کام آئے گا۔ ان کے لئے بہشتیں ہوں گی جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ اللہ ان سے راضی، وہ اللہ سے راضی۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔	۵	۱۶	۴
۱۳۸	۱۱۔ پس تم اللہ سے ڈرتے رہو اور بچوں کے ساتھ نہ ہو۔	۹	۱۵	۱
۱۳۹	۱۲۔ لوگوں سے اچھی باتیں کہو۔	۲	۱۰	۱
۱۴۰	۱۳۔ زبان کو بڑ کر (طنزیہ و متکبرانہ انداز میں دوری) بات مت کرو۔ ایسا کرتا تو یہودیوں کا شیوہ ہے۔	۲	۱۳	۱
۱۴۱	۱۴۔ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں و غرض سب سے معقولیت سے بات کرو۔	۴	۷	۴
		۴	۱	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۴۲	۱۵۔ دوسروں کو جواب میں ایسی بات کہو جو ان کی بات سے بہتر ہو۔ پھر تم دیکھ لو گے کہ تم میں اور تمہارے دشمن میں بھی ایسے تعلقات قائم ہو جائیں گے کہ گویا دو تھلا گہرا دوست ہے۔ لیکن یہ بات صبر کرنے والوں اور نصیبے والوں کو ملتی ہے۔	۴۱	۵	۳-۲
۱۴۳	۱۶۔ اپنی آواز کو پست رکھو۔ سب سے ردی آواز تو گدھے کی آواز ہے۔	۳۱	۲	۸
۱۴۴	۱۷۔ اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔	۲۲	۹	۲
۱۴۵	۱۸۔ اپنے بڑوں کے سامنے بات چیت میں سبقت نہ لے کر اور ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھو۔	۴۹	۱	۳-۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

① حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”سچ کو اختیار کرو، سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ جو آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔“ (بخاری بطول)

② حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سچائی دل کا امینان ہے۔“ (ترمذی بطول)

③ حضرت منصور بن ہشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم



سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”پس بولنے کا ارادہ کیا کرو، خواہ کچھ میں اندیشہ کیوں نہ ہو۔ یاد رکھو! نجات پس بولنے ہی میں ہے۔“ (ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ اہل جنت کی علامت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”پس بولنا۔ بندہ نے جب کچھ بولا تو اس نے نیکی کی نیکی کرنے والے کو امن ملتا ہے۔ پس کو امن ملا اس کو جنت ملی۔“ (احمد)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”تم کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا کرو۔ اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کر لیا کرو۔“ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”مسلمان بھائی سے مسکرا کر گفتگو کر لینا، یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔“ (ترمذی بطولہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مومن کے لئے نہ یہ مناسب ہے کہ وہ ہر وقت لعن طعن کرتا رہے اور نہ یہ کہ مخش کلامی اور بدزبانی کرتا رہے۔“

(ترمذی - بیہقی)

مثنوی

نمبر شمار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

۸

”پاکیزہ کلامی یعنی اچھی گفتگو کرنا صدقہ ہے۔“ (بخاری)

حضرت عدی بن عاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

۹

”لوگو! اپنی جان کو آگ سے بچاؤ۔ ریاہ نہ ہو سکے تو آدمی کھجور ہی دیدیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی سے اچھی بات ہی کہہ دیا کرو۔“ (بخاری - مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

۱۰

”سب گناہوں سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ زبان کو روک لے۔“

(ترمذی بطولہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

۱۱

”جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں۔ خدا کے ذریعہ، ہم تیرے ساتھ ہیں۔ تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ تو بیڑھی چلی تو ہم بھی بیڑھے ہو جائیں گے۔“ (ترمذی)

حضرت ہانتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو جنت کا یقینی سبب ہو۔ ارشاد فرمایا :

”نرم گفتگو کرنا اور خدا کی راہ میں کھانا کھلانا۔“ (مسند احمد)

۱۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۵) سلام اور استیذان			
۱۴۶	۱۔ ایمان داروں کو السلام علیکم کہا کرو۔	۴	۶	۴
۱۴۷	۲۔ جب کوئی دوسرا تم کو سلام کرے تو اس کا جواب بہتر طریقے سے دو یا (کم از کم) اسی کو لوٹا دو۔	۴	۱۱	۱۰
۱۴۸	۳۔ جب اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک، ستھری اور برکت والی دعا ہے۔	۲۴	۸	۴
۱۴۹	۴۔ جب کسی دوسرے کے مکان پر جاؤ تو مکان کے پرے ہی سے چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ دروازے پر دستک دینے کے بعد صاحب خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو۔	۴۹	۱	۵-۴
۱۵۰	۵۔ اور بغیر اجازت لئے اور گھر والوں کو سلام کئے اندر مت جاؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم اس کو یاد رکھو۔	۲۴	۴	۱
۱۵۱	۶۔ اور اگر (اندر سے) تم کو یہ کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس آ جایا کرو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔	۲۴	۴	۲
۱۵۲	۷۔ جب کسی مشورے کے لئے جمع ہو تو امیر کی اجازت کے بغیر اٹھ کر نہ جاؤ۔	۲۴	۹	۱



مغنون

نمبر شمار

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-  
 (۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا - اسلام میں سب سے بہتر عمل کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا :

” (بھوکوں کو) کھانا کھلانا اور آشنا ہو یا نا آشنا سب کو سلام کرنا “  
 (متفق علیہ)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ” قیامت سے قبل منجملہ اور علامات کے چند یہ علامات بھی ضروری ہیں :-

(۱) سلام کا رواج خاص خاص دائروں میں محدود ہو جانا -  
 (۲) تجارت کا اتنا عام طور پر رواج پا جانا کہ بیوی بھی اس میں اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے -

(۳) اہل و نا اہل سب کا قلم چل پڑنا -  
 (۴) بیوٹی شہادت دینے میں بہادر بن جانا اور سچی شہادت کا انخاف  
 (الادب المفرد)

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:  
 ” علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو سلام اپنے تعارف کی بنا پر کرے گا (ذکر اسلامی اخوت کی بنا پر) -  
 (مسند احمد)

(۴) حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں آیا کرتے۔ وہ ان کو صبح صبح اپنے ہمراہ بازار لے جاتے۔ جس خوردہ فروش یا تاجر یا مسکین یا اور کسی شخص پر بھی ان کا گذر ہوتا وہ اس کو ضرور سلام کرتے۔ طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ پھر حسب دستور مجھے بازار لے جانے لگے۔ میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے؟ نہ تو آپ کسی خرید و فروخت کے لئے کہیں کھڑے ہوتے ہیں اور نہ کسی چیز کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں، نہ اس کا بھاؤ پچھتے ہیں اور نہ بازار کی کسی اور مجلس ہی میں بیٹھتے ہیں۔ پھر آئیے یہاں بیٹھ کر ہم کچھ باتیں ہی کریں۔ اس پر حضرت عبداللہؓ نے فرمایا اے ابولطن! ہم تو صرف اس لئے جاتے ہیں کہ جس سے ملاقات ہو جائے اس کو سلام کر لیا کریں۔ (ملاذیب المفرد)

### (۶) حفظ مراتب

۱۵۳	۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مراتب میں فرق اس لئے رکھا ہے کہ اس کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے۔	۶	۲۰	۱۱
۱۵۴	۲۔ تم کو چاہیے کہ بھلائی کو اللہ کا فضل سمجھو اور برائی کو اپنے اعمال کی شامت تصور کرو۔	۴	۱۱	۳
۱۵۵	۳۔ اور جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر بڑائی دی ہو اس کی بوس مت کرو کہ ایسا کر کے تم حسد کی آگ میں جلنے اور دوسروں کو گراسنے کی فکر میں رہنے لگو۔	۴	۵	۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۱۵۶	بلکہ اللہ سے اس کا فضل مانگو ہر کسی کو اپنی اپنی کمائی کا حصہ ملتا ہے اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔ ۴- اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔	۲۴	۹
۱۵۷	۵- اپنے بڑوں کے سامنے بات چیت میں بھی سبقت نہ کرو اور ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھو۔	۲۹	۱
۱۵۸	متذکرہ بالا آخری آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے: حضورؐ کی وفات کے بعد حضورؐ کی احادیث سننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب چاہیے اور قبر شریف کے پاس حاضر ہو وہاں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھے۔ نیز آپ کے خلفاء، علمائے ربانین اور اولوالامر کے ساتھ درجہ بدرجہ اسی ادب سے پیش آنا چاہیے۔ تا جماعتی نظام قائم رہے۔ فرق مراتب نہ کرنے سے بہت مفاسد اور فتنوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں دیے ناظرین ہیں :- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جو اپنے چھوٹوں پر رگم نہ کھائے، بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہمارے مشرب کا انسان نہیں۔“ (ترمذی) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”کوئی نوجوان کسی بوڑھے شخص کی طرف اس کے بڑھاپے کی خاطر	۳۰	۱



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

تعظیم نہیں کرتا، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی ایسا شخص مقدر فرادیتا ہے جو اس کی ضیفی میں اس کی تعظیم کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”کسی مسلمان کی تعظیم کرنا اور ایسے حافظ قرآن کی جو اس میں افراط و تفریط سے کام نہ لے، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ اسی طرح اس بادشاہ کی تعظیم کرنا بھی جو منصف ہو۔“

(ابوداؤد - بیہقی)

### (۷) رواداری

۱۵۸	۱۔ اگر دشمن کو دوست بنانا اور اقبال مند بننا چاہتے ہو تو بدی کا جواب نیکی سے دو۔	۲۱	۵	۳-۲
۱۵۹	۲۔ کفار کی باتوں پر بھی صبر کرو اور بھلائی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ۔	۲۳	۶	۴
۱۶۰	۳۔ اور جن معبودانِ باطل کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو بھی بُرا مت کہو، ورنہ وہ اپنی بے سمجھی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنے لگیں گے۔	۴	۱۳	۸
۱۶۱	۴۔ مشرک بھی اگر پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو اور اس کو اس کی جائے امن تک پہنچا دو۔	۹	۱	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۶۲	۵۔ جو اللہ کے دنوں سے ناامید ہیں (یعنی اللہ کی رحمت سے ناامید اور اس کے عذاب سے بے فکر ہیں) ان سے درگزر کرو۔	۴۵	۲	۳

ف: اس سلسلے میں دو احادیث بھی ذیل میں درج کی جاتی ہیں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال رواداری کا پتہ چلتا ہے :-

① حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف غزوہ کرنے کے لئے گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو آپ کے ہمراہ یہ بھی واپس ہو گئے اور دوپہر کے وقت ایک ایسی وادی میں جا پہنچے جہاں بہت سی خاردار جھاڑیاں تھیں۔ آپ وہاں اتر پڑے۔ اور لوگ بھی درختوں کے سایہ کی تلاش میں ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے فروکش ہو گئے اور اپنی تلوار ایک درخت پر لٹکادی۔ ابھی ہماری آنکھ ذرا لگی ہوئی کہ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ہمیں بلا رہے ہیں اور ایک گنوار شخص آپ کے پاس موجود ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا، اس شخص نے میری تلوار میرے قتل کے ارادہ سے کھینچ لی۔ اتنا بتا میں بیدار ہو گیا۔ دیکھا تو تلوار اس کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی موجود تھی۔ اس نے کہا۔ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا اللہ۔ تین بار فرمایا۔ اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور آپ نے اس سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ (متفق علیہ)

② حضرت ابوبکر اسامیؓ نے اپنی صحیح میں اس واقعہ کو یوں روایت کیا ہے :-

جب اس نے کہا مجھ کو مجھ سے کون بچائے گا تو میں نے کہا اللہ۔ (یہ جواب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

سُن کر ہیبت کے مارے، اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور اس تلوار کو آپ نے اٹھا لیا اور فرمایا۔ بول اب تجھ کو مجھ سے کون پچائے گا، وہ یوں تلوار پر قبضہ کرنے والوں میں افضل آپ ہی بن جائیے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا کیا گواہی دے گا کہ معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا نہیں، ہاں یہ عہد کرتا ہوں کہ آئندہ نہ کبھی خود آپ سے جنگ کروں گا اور نہ ایسے لوگوں کا ساتھ دوں گا جو آپ سے جنگ کریں گے۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس سے آ رہا ہوں جو انسانوں میں سب سے بہتر انسان ہے۔

(کتاب الحمیدی - الریاض)

ف: متذکرہ بالا احادیث کتاب ترجمان السنۃ جلد دوم سے نقل کی گئی ہیں۔

## (۸) معافی اور صلح

۱۴۳	۱۔ معافی اور صلح کا بہت بڑا ثواب ہے۔	۲۲	۴	۱۱
۱۴۴	۲۔ پس تم آپس میں صلح کر لیا کرو۔	۸	۱	۱
۱۴۵	۳۔ درگزر کرو، نیکی کا حکم کرو اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔	۷	۲۲	۱۱
۱۴۶	۴۔ جو لوگ غصے میں معاف کر دیتے ہیں، ان کے لئے جو	۲۲	۴	۸-۷
۱۴۷	کچھ ان کے رب کے ہاں ہے، وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔			
۱۴۸	۵۔ پس تم اپنے رب کی بخشش اور رحمت کی طرف دوڑو			
	جس کی چوڑائی آسمان و زمین (کے مثل) ہے اور	۳	۱۲	۵-۴



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جو مشقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو خوشی اور تکلیف (ہر حال) میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، غصے کو پی جلاتے ہیں، لوگوں کی خطائیں معاف کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ محسنوں کو دوست رکھتا ہے۔			
۱۴۸	۶۔ اپنی اولاد اور بیویوں کے قصور بھی معاف کر دیا کرو، ان سے درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔	۶۴	۲	۴
۱۴۹	۷۔ کسی میں باہم مصالحت نہ کرانے کی قسم مت کھاؤ۔	۲	۲۸	۳
۱۵۰	۸۔ اللہ تعالیٰ صلح کرانے والوں کی نیک نیتی (کی برکت) سے بڑے والوں میں موافقت پیدا فرماتا ہے۔	۴	۴	۲
۱۵۱	۹۔ اگر مسلمانوں کی دو جماعتوں میں لڑائی ہو جائے تو ان میں صلح کرادیا کرو۔ اگر ایک جماعت دوسری پر سرکشی کرے تو اس سے لڑو اور اگر وہ باز آ جائے تو ان میں صلح کرادو اور صلح کراتے وقت نہایت عدل و انصاف سے کام لو۔	۴۹	۱	۹
۱۵۲	۱۰۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس (ان کو اپنا بھائی سمجھ کر) ان میں صلح کرادو۔	۴۹	۱	۱۰
۱۵۳	۱۱۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، آئیں میں مت جھگڑو۔ ورنہ تم نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو۔	۸	۴	۲
ف :	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں دیئے ناظرین ہیں :-			

مضمون

نمبر شمار

① حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لوگو! کیا تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو نماز، روزے بلکہ صدقہ کے ثواب سے بھی بہتر ہے؟“

لوگوں نے عرض کیا فرمائیے یا رسول اللہ! سرکار نے ارشاد فرمایا:

”مسلمانوں میں باہمی صلح کر دینے کا ثواب سب سے افضل ہے۔ منادیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ملاق (یعنی بال مونڈنے والا)۔“ (ابوداؤد۔ ترمذی)

② حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”دو مسلمانوں میں صلح کرانے کی غرض سے اگر کچھ جھوٹ بھی بول دیا جائے تو جھوٹ کا گناہ نہیں ہوتا۔“ (ابوداؤد)

③ حضرت ابو صریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”نماز پڑھنے اور لوگوں میں صلح کرانے اور لوگوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنے سے اچھا کوئی عمل نہیں۔“ (اصہبانی)

④ حضرت ابو صریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

”بے شک پیر اور جمہرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے مگر ان دو مسلمانوں کو نہیں بخشتا جو آپس میں ناراض ہوں۔ اللہ تعالیٰ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

فرماتا ہے ان کو چھوڑ دو جب تک یہ دونوں صلح کریں ۵ (ابن ماجہ)

## (۹) انتقام اور عدل

۱۷۴	۱۔ اگر کوئی دوسرا تم پر چڑھائی کرے تو تم کو بدلہ لینے کی اجازت ہے۔	۴۲	۴	۱۰
۱۷۵	۲۔ جو کوئی مظلوم ہو کر بدلہ لے تو اس پر کچھ بھی الزام نہیں۔	۴۲	۵	۱۲
۱۷۶	۳۔ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق اودھم مچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے	۴۲	۵	۱۳
۱۷۷	۴۔ بدلہ لینے میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ دوسرے پر زیادتی نہ ہونے پائے۔ جتنی تکلیف دوسرے نے پہنچائی ہو اتنی ہی تکلیف اس کو پہنچائی جائے۔ ایسا کرنے پر اگر دوسرا زیادتی کرے تو اللہ تعالیٰ کی مدد مظلوم کے شامل حال ہوتی ہے۔	۴۲	۸	۳
۱۷۸	۵۔ بدلہ لینے کی قدرت ہوتے ہوئے اگر کوئی صبر کرے تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت بہتر بات ہے۔	۱۶	۱۶	۸-۷
۱۷۹	۶۔ اور جو کوئی (اپنے مقابل کو) معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو اللہ نہیں بھلتے۔	۴۲	۴	۱۱
۱۸۰	۷۔ صبر کرنا اور معاف کر دینا یقیناً ہمت کا کام ہے۔	۴۲	۴	۱۲



نمبر شمار

مضمون

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جو شخص باوجود قدرت کے انتقام کے غصہ کو پی گیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ

اس کو اختیار دے گا کہ وہ جس خور کو چاہے پسند کر لے“ (ابوداؤد)

② حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ”مجھ کو کبار کے

مسلمان کی آبروریزی میں زبان چلانا بھی کبیرہ گناہ ہے اور ایک گالی کے

عوض دو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے“ (ابن ابی الدنیا)

③ حضرت جابر اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :

”جس نے کسی مسلمان کی آبروریزی کے موقع پر اس کی امداد کی تو اللہ تعالیٰ

اس بندہ کی ایسے موقع پر امداد کرے گا کہ جہاں اس کو امداد کی ضرورت

ہوگی“ (ابوداؤد)

④ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا :

”جس شخص نے جھگڑے کو ترک کر دیا، ایسی حالت میں کہ وہ غلطی

اور ناحق پر تھا، تو بھی اللہ تعالیٰ اس کا مکان جنت کے ابتدائی حصہ

میں بنادیتا ہے اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے پھر بھی اپنا مطالبہ

محض جھگڑے کو روکنے کے لئے چھوڑ دیا تو ایسے بندہ کا مکان جنت

کے وسط میں بنادیا جاتا ہے اور جس نے اپنے اخلاق کو درست کر لیا تو

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

اس کا مکان جنت کے بالائی حصہ میں تعمیر کر دیا جاتا ہے ۵

## (۱۰) ایفائے وعدہ

۱۸۱	۱۔ جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔	۲	۲۲	۱
		۵	۱	۱
		۱۴	۴	۴
۱۸۲	۲۔ وعدہ کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہہ لیا کرو۔ اگر بھول جاؤ تو جب یاد آئے اس وقت کہہ لو۔	۱۸	۴	۲-۱
۱۸۳	۳۔ اور یاد رکھو انشاء اللہ نہ کہنے والے عذاب میں مبتلا کئے گئے تھے۔	۶۸	۱	۳۳-۱۴
۱۸۴	۴۔ مومن کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ وعدے کو پورا کرے۔	۲۳	۱	۸
۱۸۵	۵۔ وعدوں کو پورا کرو۔ قیامت کے دن اس بارے میں سوال ہوگا۔	۱۴	۴	۴
۱۸۶	۶۔ اپنی شرمگاہوں اور امانتوں کی حفاظت کرنے اور عہد کو پورا کرنے والے جنتی ہیں۔	۷۰	۱	۳۵-۲۲

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص چھ باتوں کا وعدہ کرے تو میں اس کے لئے جنت کا خاصا من ہوتا ہوں۔ (آ) جب بات کرے تو جھوٹ

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

نہ بولے (۲) کبھی وعدہ خلافی نہ کرے (۳) جب کوئی امانت رکھے تو اس میں خیانت نہ کرے (۴) ننگہ کو نیچا رکھے (۵) ہاتھوں کو ظلم سے روکے (۶) شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن ابی الجہاؓ سے روایت ہے کہ میں نے بعثت سے قبل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ کیا۔ مجھے آپ کو کچھ دینا رہ گیا تھا، اس لئے میں نے وعدہ کیا کہ میں آپ کو اسی مقام پر لا کر دیتا ہوں۔ پھر مجھے یہ بات یاد نہ رہی اور تین دن کے بعد یاد آئی۔ آکر کیا دیکھتا ہوں کہ آپ برابر اسی جگہ موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے بڑی تکلیف دی، میں تین دن سے برابر تمہارے انتظار میں یہاں موجود ہوں۔ (البوداؤد)

## (۱۱) شرم و حیا

۱۸۷۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی حیا دار تھے۔ ۳۳ | ۷ | ۱ |  
اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس باکرہ عورت سے بھی زیادہ حیا دار تھے جو اپنے پردہ میں ہو۔ آپ جب کسی ایسی چیز کو دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو ہم آپ کے چہرے سے اس بات کو پہچان لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

(۲) حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہر دین کا ایک اخلاق ممتاز ہوتا ہے۔  
ہمارے دین کا ممتاز اخلاق شرم کرنا ہے۔“ (مالک)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ایک انصاری شخص سکیاس سے گذر ہوا، جو اپنے بھائی کو زیادہ  
شرم دیا کرنے پر سمجھا رہا تھا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ”اس کو چھوڑ دے۔“  
حیا تو ایمان ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک  
شاخ ہے۔“ (بخاری - مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ جب  
ایک چیز گئی تو سمجھو دوسری بھی گئی۔“ (بخاری - مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مرفوعاً نقل کیا ہے کہ:

”جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔  
جب اس میں شرم وغیرت نہیں رہتی تو لوگوں کی نظروں میں حقیر و مبغوض  
بن جاتا ہے۔ جب اس کی حالت اس نوبت کو پہنچ جاتی ہے تو پھر اس سے  
امانت کی صفت بھی چھین لی جاتی ہے۔ جب اس میں امانت داری نہیں  
رہتی تو وہ خیانت و درخیانت میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد اس سے  
صفت رحمت اٹھالی جاتی ہے۔ پھر تو وہ پھٹکارا ہوا مارا مارا پھرنے

لگتا ہے۔ جب تم اس کو اس طرح مارا مارا پھرتا دیکھو تو وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ اب اس سے رشتہ اسلام ہی چھین لیا جائے۔ (ابن ماجہ)  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”فحش عیب ہے، حیا زینت ہے۔ جس میں فحش ہوگا عیب ظاہر ہو جائے گا۔ حیا دار میں زینت کی خوبی پیدا ہو جائے گی۔“ (ابن ماجہ)  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس میں حیا ہوگی اس میں ایک خاص قسم کی زینت پیدا ہو جائیگی۔“ (ترمذی)  
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حیا میں خیر ہی خیر ہے۔“ (مسلم)  
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”حیا کو اگر انسانی صورت عنایت کی جاتی تو ایک مرد صالح کی شکل کا آدمی ہوتا۔“ (موطا امام مالک، بطول)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لوگو! اللہ تعالیٰ سے حیا کرو اور حیا کا حق ادا کرو۔“  
کسی نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ سے شرماتے تو ہیں۔ فرمایا: ”یہ حیا نہیں ہے بلکہ دماغی تخیلات پر پورا پورا قابو رکھا جائے، پیرٹ کو حرام سے بچایا جائے۔“

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	موت کو یاد رکھے، قبر میں ہڈیوں کے گل جلنے کا دھیان رہے، جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے۔ جس نے یہ کام کئے اس نے اللہ کی حیا کا حق ادا کیا۔ (ترمذی)			

## ۴۔ مخارب اخلاق

### (۱) استکبار و تکبر

قرآن کریم میں دو لفظ مستکبر اور متکبر متعدد مقامات پر استعمال کئے گئے ہیں۔ مستکبر اس کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔ یہ دل سے ہوتا ہے۔ اور متکبر وہ ہے جو اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرے۔ اس کا اظہار دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک تو افعال سے اور دوسرے اقوال سے۔ جب تکبر کا اظہار افعال اور چال ڈھال سے ہو تو اس آدمی کو مختال کہتے ہیں اور جب زبان سے بھی ظاہر ہونے لگے تو ایسے آدمی کو فخور کہتے ہیں۔

۱۸۸	۱۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، ان کے دل منکر ہیں اور وہ لوگ مستکبر ہیں۔	۱۶	۳	۱
۱۸۹	۲۔ اللہ تعالیٰ مستکبرین کو پسند نہیں کرتا۔	۱۶	۳	۲
۱۹۰	۳۔ جو شخص اللہ کی آیتوں کو شمن کر مستکبر ہو کر پیٹھ پھیرے گویا اس نے سنا ہی نہیں اور گویا کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں۔ اس کو	۳۱	۱	۷



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۹۱	دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔ ۴۔ متکبر اور متکبر کو جب ہدایت کی طرف دعوت دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیتا ہے اور کپڑے پیٹ لیتا ہے تاکہ وہ اس کو سن ہی نہ سکے اور ضد کرتا ہے۔	۴۵	۱	۸
۱۹۲	۵۔ (جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) ہر متکبر اور سرکش دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے۔	۴۰	۲	۸
۱۹۳	۶۔ اور متکبروں کا ٹھکانا جہنم میں بنا دیتا ہے جو بیت بُرا ٹھکانا ہے۔	۱۴	۲	۲
		۳۹	۴	۸
		۳۹	۸	۲
		۴۰	۸	۸

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر ہے وہ جنت میں نہ جائے گا۔“ (مسلم - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

② حضرت مسلم بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا :-

”انسان تکبر کرتا رہتا ہے اور اپنے نفس کو اچھا سمجھتا رہتا ہے

یہاں تک کہ اس کا نام جبارین کی فہرست میں درج کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔ یعنی پھر عذاب دیا جاتا ہے۔  
(ترمذی)

حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ: ”متکبر قیامت میں چوٹیوں کے مثل ہوں گے، ان کو اپنی محشر روندتے ہوں گے۔ آگ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گی۔ جہنم کے ایک خاص قید خانہ میں ان کو عذاب کیا جائے گا جس کا نام بوتس ہے۔ ان پر نار الدینار یعنی نہایت تیز آگ جلائی جائے گی اور ان کو دو زنجیروں کے زنجیروں سے نکلا ہوا کچھو پینے کو دیا جائے گا۔“  
(ترمذی)

حضرت ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے:

”کبر اور عظمت میری دو چادریں ہیں۔ جو ان کو نجد سے چھینتا ہے اور کھینچا تانی کرتا ہے میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔“

(مسلم - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے کہ ”جس وقت میری امت فارس و روم کو فتح کرے گی اور اس میں تکبر پیدا ہو جائے گا اور لوگ اترا کر چلنے لگیں گے تو حق تعالیٰ ان کے بعض پر بعض کو مسلط کر دے گا۔“  
(ترمذی - ابن حبان)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۲) اِحتال و تفاخر			
۱۹۴	۱۔ اللہ تعالیٰ غمّال (اترانے والے) اور فخور (شخی خورے) کو پسند نہیں کرتا۔	۴	۶	۳
۱۹۵	۲۔ تم (بات چیت کرتے وقت) لوگوں کی طرف اپنے گالوں کو مت پھلاؤ اور زمین پر اتراتے ہوئے مت جلو پیشک اترانے والے اور برائیاں کرنے والے اللہ کو نہیں بھاتے۔	۳۱	۲	۷
۱۹۶	۳۔ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو خاندان اور قبیلے بنا دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔	۴۹	۲	۳

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

① حضرت علیؓ ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

”سب سے زیادہ غصّہ اس شخص پر ہوگا جس کا نام ”ملک الموت“ یا شہنشاہ ہوگا۔“

② امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”علامات قیامت میں سے یہ بات بھی ہے کہ معمولی طبقہ کے لوگ بڑے بڑے مکان اور اونچی اونچی عیالیاں بنا کر ان پر فخر کریں گے۔“ (بخاری - مسلم)



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : ”لوگوں کو چاہیے کہ یا تو وہ اپنے باپ دادا کے نام پر فخر کرنا چھوڑ دیں ورنہ خدا ان کو نجاست کے کپڑے سے بھی زیادہ ذلیل کر دے گا۔“ (البوداؤد - ترمذی)			
۴	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جو شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے رہیں یا اس کی تعظیم کریں تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بناتا ہے۔“ (البوداؤد)			

### (۳) استہزا و تمسخر

۱۹۷	۱۔ اللہ کی آیتوں کا مذاق مت اڑاؤ ورنہ تم کو ذلت کا عذاب ہوگا۔	۴۵	۱	۹
۱۹۸	۲۔ نہ ایک قوم دوسری قوم کا مذاق اڑائے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کا مذاق اڑائے، شاید وہ ان (مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ پڑاؤ کو نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد اس طرح کے نام رکھنا گناہ ہے جو کوئی اب بھی ان باتوں سے توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔	۴۹	۲	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

۱۹۹	۳۔ اس دُنیا میں مجرم ایمانداروں کا مذاق اڑاتے ہیں۔	۸۳	۱۰	۲۹-۳۶
	جب ان کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو آپس میں			
	آنکھ مارتے ہیں اور جب لوٹ کر اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو باتیں بتاتے ہوئے			
	جاتے ہیں اور جب ان کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بے شک یہ لوگ بھٹکے			
	ہوئے ہیں۔ اُن (مجرموں) کو ان (ایمانداروں) پر داروغہ بنا کر تو نہیں			
	بھیجا گیا (جو یہ ایسا کرتے ہیں) قیامت کے دن ایماندار (ان) منکروں			
	پر منسیں گے اور تجنّوں پر بیٹھے ہوئے ان کی طرف دیکھتے ہوں گے اور			
	اس دن منکر اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے۔			

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-  
 حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”ایک شخص کو جنت کا دروازہ کھول کر بلایا جائے گا۔ جب وہ قریب پہنچے گا تو بند کر لیا جائے گا۔ پھر دوسرے دروازے سے آواز دی جائے گی، وہاں بھی یہی سلوک ہوگا۔ غرض یہاں تک کہ وہ نا اُمید ہو کر جانا چھوڑ دے گا۔“ یہ اس شخص کی سزا ہے جو لوگوں کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو دھوکا دیا کرتا تھا۔“ (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”بدترین انسان وہ شخص ہے جو دو منہ رکھتا ہو۔ ایک منہ سے ایک کے پاس جانا ہو اور دوسرے منہ سے دوسرے کے پاس۔“ (بخاری - مسلم)

نمبر شمار

مغنون

- ③ حضرت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 ”خون، مال، آب و یہ تینوں چیزیں ایک حکم میں ہیں۔ ان کی حرمت مکہ معظمہ اور ماہ ذوالحجہ جیسی ہے۔“ (بخاری - مسلم)
- ④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 ”مسلمان کا خون، اس کی آب و، اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔“ (مسلم - ترمذی)
- ⑤ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 ”سود کے بہتر درجے ہیں اور ادنیٰ درجہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آب و ریزی میں زبان کھولی جائے۔“ (طبرانی)
- ⑥ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 ”سب سے بڑا سود اور سب سے بدترین اور تمام سودوں میں خبیث سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی آب و ریزی کی جائے اور ایک مسلم کی حرمت کو ضائع کیا جائے۔“ (ابن ابی الدنیا - بیہقی)
- ⑦ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں۔“



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

یعنی موجب عذاب ہیں (۱) بخل کی پیروی (۲) ہوائے نفسانی کا اتباع  
(۳) خود بینی و خود رانی ۔  
(طبرانی)

### (۴) ریا اور احسان جتنا

۲۰۰	۱۔ ریا کو دل سے نکال دو۔	۸	۴	۳
۲۰۱	۲۔ نیک کاموں میں ریا کا ہونا ان عملوں کو اس طرح ضائع کر دیتا ہے جیسے بارش پتھر کی گرد کو دھو کر بالکل صاف کر دیتی ہے۔	۲	۳۴	۴
۲۰۲	۳۔ یا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بڑھا ضعیف آدمی ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ اس کا ایک باغ ہو جس میں ہر قسم کے میوہ دار درخت ہوں۔ اچانک ایک بگولا آئے جس میں آگ ہو اور وہ اس باغ کو جلا کر خاک سیاہ کر دے۔	۲	۳۴	۴
۲۰۳	۴۔ جو شخص اپنا مال دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتا، شیطان اس کا ہم نشین ہو جاتا ہے جو بہت برا ساتھی ہے۔	۲	۴	۵
۲۰۴	۵۔ ریا کاروں کے لئے تباہی ہے۔	۸	۴	۳
۲۰۵	۶۔ کسی کے ساتھ نیکی کرنے کے بعد احسان مت جتاؤ۔			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اس سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ کسی کی اعاد کر کے احسان جتانے سے توبہ بہتر ہے کہ اس کو نرم بات کہہ کر مال دے دو اور درگزر کرو۔	۲	۳۶	۲-۳
۲۰۶	۷۔ اپنے ایمان لانے کا بھی کسی کو احسان مت جتاؤ۔ بلکہ اللہ کا احسان مانو کہ اس نے تم کو دولت ایمان سے مالا مال کر دیا۔	۴۹	۲	۷

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں ۱۔  
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”اس امت میں سے جس شخص نے کوئی بھلا کام دنیا کے لئے کیا اور آخرت کا کام دنیا دکھاوے کو کیا تو آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں“  
(احمد۔ ابن حبان)

۲۔ حضرت حارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول کریم علیہ التیمۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”آخرت کے کام میں دنیا کی شہرت کا طالب ذلیل درموا ہے۔ اس کا نام دوزخ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کا چہرہ بگاڑ دیا جاتا ہے اور اس کا ذکر مٹ جاتا ہے“  
(طبرانی)

۳۔ حضرت شاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

”جس نے نماز، روزہ، صدقہ دینا دکھاوے کو کیا وہ مشرک ہو گیا“ (بیہقی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”برایا کارقاری جہنم کی اس وادی میں عذاب کئے جائیں گے جس کا نام جَبَّ الحزن ہے۔“ (ترمذی)

⑤ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”مختوری سی بریا بھی شرک ہے۔“ (ابن ماجہ - بیہقی)

## (۵) غصہ، سخت دلی اور تند خوئی

۲۰۷۔ غصے کو پی جاؤ اور لوگوں کو ان کے قصور مٹانے کے لیے دیا کرو۔

۲۰۸۔ سخت دل اور تند خوست بنو ورنہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے۔

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”پہلوان وہ نہیں ہے جو زیادہ بوجھ اٹھائے یا لوگوں کو بچھاڑتا پھرے، بلکہ اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ کو ضبط کرے اور غصے کی وجہ سے خدا کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو۔“ (بخاری - مسلم)



مضمون

نمبر شمار

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا :

”اے معاویہ ! غصہ نہ کیا کر، غصہ ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بد مزہ کر دیتا ہے۔“ (بیہقی۔ ابن عساکر)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے :

”جہنم میں ایک دروازہ ہے، اس سے وہی لوگ داخل ہوں گے جن کا غصہ کسی گناہ ہی کے بعد ٹھنڈا ہوتا ہے۔“ (ابن ابی الدینا)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا۔ یا رسول اللہ ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”غصہ نہ کیا کر، تجھ کو جنت مل جائے گی۔“ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون سا عمل ہے جس سے خدا کا غضب دور رہتا ہے۔ ارشاد فرمایا : ”غصہ کا ترک کر دینا۔“ (احمد۔ ابن حبان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :

”رضائے الہی کے لئے غصہ کے گھونٹ کو پی جانے سے بڑھ کر کوئی دوسرا گھونٹ نہیں ہے۔“ (ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم

نمبر شمار

مضمون

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جو شخص باوجود قدرت کے انتقام کے غصہ کو پی گیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اسے اختیار دے گا کہ وہ جس چور کو چاہے پسند کرے“ (ابوداؤد)

حضرت ابی وائل القاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”غصہ کا تعلق شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے آگ کو پانی ہی ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ غسل کر لیا کرے“ (ابن عساکر)

حضرت ابی وائل کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ”جب غصہ آئے تو وضو کر لینا چاہیے“ (احمد - ابوداؤد)

حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”غصہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان آگ سے بنا ہے، آگ کو پانی ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ جب کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہئے کہ پانی پی لیا کرے“ (ابوداؤد)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا :-

”اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھنے کی حالت میں غصہ آئے تو لیٹ جائے“ (ابوداؤد - ابن حبان)

حضرت سلمان بن مرر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
(۱۳)	صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- " غصّہ کے وقت " اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ " کہنے سے غصّہ جاتا رہتا ہے ۔ (بخاری - مسلم) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " جس نے غصّے کو روک لیا ، اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے اور جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے ، خدا تعالیٰ اس کے عیوب چھپا لیتا ہے ۔" (طبرانی)			

### (۴) کینہ اور حسد

۲۰۹	۱۔ کیا لوگ دوسروں پر اس بنا پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (دوسروں) کو اپنے فضل سے (زیادہ) کیوں دے دیا ؟	۴	۸	۴
۲۱۰	۲۔ تم کو چاہیے کہ جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر فضیلت دی ہو اس کی تمامت کرو۔ ہر کسی کے لئے اپنی اپنی کمائی کا حصہ ہے۔ تم تو اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو۔ (یعنی دوسروں کی فضیلت کو دیکھ کر جلو نہیں بلکہ خود محنت کر کے اور اللہ سے مانگ کر بڑائی حاصل کرنے کی کوشش کرو)	۴	۵	۷
۲۱۱	۳۔ اور حاسدوں کے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔	۱۱۳	۱	۵



مضمون

نمبر شمار

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں یہ ناظرین ہیں :-  
 ① حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”کسی بندہ کے قلب میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔“  
 (ابن حبان - بیہقی)

② حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم علیہ التیمۃ والتسلیم کا ارشاد ہے :-

”حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔“  
 (بیہقی)

③ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”بھوکے بھڑیئے اگر بکریوں کے ریلوڑ میں چھوڑ دئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جس قدر حس اور حسد دونوں مسلمانوں کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔“  
 (رزین)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوبِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :-

”جو حسد کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (طبرانی)

⑤ حضرت حمزہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ہمیشہ بھلائی اور خیر سایہ لگن رہے گی جب تک وہ باہمی حسد نہ کریں۔“ (طبرانی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

”اللہ کے سامنے ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن ان دو آدمیوں کی بخشش نہیں ہوتی جن کے درمیان عداوت اور کینہ ہو“ (طبرانی)

⑤ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو رحمت کی نظر سے دیکھتا اور سب کو بخش دیتا ہے لیکن کینہ پرور نہیں بخشا جاتا۔“

(بیہقی)

⑧ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”کبر سے بچو، کبر ہی وہ گناہ ہے جس نے سب سے پہلے شیطان کو تباہ کیا۔ حرص سے بچو، حرص ایسی بُری چیز ہے جس نے آدمؑ کو جنت سے باہر نکال پھینکا۔ حسد سے بچو، وہ بُری بلا ہے جس نے قابیل سے ہابیل کو قتل کر دیا۔“ (ابن عساکر)

(۷) ظلم

۲۱۲ ۱۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو دوست نہیں رکھتا۔

۳	۶	۳
۱۱	۴	۴۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۱۳	۲۔ ظالم کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے۔	۶	۵	۴
۲۱۴	۳۔ ظالم فلاح نہیں پاتا،	۶	۱۶	۶
۲۱۵	۴۔ اور نامراد ہوتا ہے۔	۲۰	۶	۷
۲۱۶	۵۔ ظالموں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔	۷	۵	۵
۲۱۷	۶۔ اللہ تعالیٰ انتقام لینے میں بھی مظلوم کی امداد کرتا ہے۔	۲۲	۸	۳
۲۱۸	۷۔ اور اس نے ظالموں کے لئے جہنم اور دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔	۷۶	۲	۹

فت: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرقوعاً بیان کیا ہے: ”گھڑی بھر ظلم کرنا ساٹھ سال کے گناہوں سے بدتر ہے۔“ (اصہبان)

② حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

”اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام کیا ہے، تم پر بھی ظلم حرام ہے۔ دیکھو کسی پر ظلم مت کرنا۔“ (ترمذی - ابن ماجہ)

③ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی، نہ اس کی طلب سے بارش ہوتی ہے، نہ خدا کی جانب سے امداد نازل ہوتی ہے۔“ (طبرانی)

④ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن ایک اندھیرا ہے۔“ (مسلم)



## مضمون

## نمبر شمار

- ⑤ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
- ”ظالم کی نیکیاں مظلوم کو اور مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔“  
(احمد - طبرانی)
- ④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-
- ”اگر کسی کا کسی پر کوئی حق ہو، کسی نے کسی پر ظلم کیا ہو یا آبروریزی کی ہو تو اس کو دنیا ہی میں معاف کرالو۔ قیامت میں روپیہ پیسہ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔“  
(بخاری - ترمذی)
- ③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
- ”مظلوم کی بددعا جو ظالم کے حق میں ہو، بادلوں کے اوپر اٹھالی جاتی ہے۔ آسمانوں کے دروازے اس دملے کے لئے کھول دئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں تیری امداد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ وقفہ سے ہو۔“ (احمد - ترمذی)
- ② حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-
- ”مظلوم کی بددعا سے بچو، یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔“  
(حاکم)
- ① حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”قسم ہے مجھ کو

نمبر شمار

مضمون

سورت

مکے

آیت

اپنی عزت اور جلال کی ، میں جلدی یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا ۔  
(ابو الشیخ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

• جس نے کسی ظالم کی باطل پر مدد کی تاکہ حق کو ملے تو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ایسے شخص سے بری ہے ۔ (طبرانی)

## (۸) بدگمانی، تجسس و عیب جوئی

۲۱۹	۱۔ بدگمانی سے بچو۔ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔	۴۹	۲	۲
۲۲۰	۲۔ گمان کی پیروی کرنا تو کفار و مشرکین کا شیوہ ہے۔	۶	۱۴	۴
		۶	۱۸	۴
		۱۰	۲	۴
		۱۰	۴	۴
		۵۳	۱	۲۳
۲۲۱	۳۔ بے علم گمان کی پیروی کرتے ہیں۔	۵۳	۲	۳
۲۲۲	۴۔ گمان تو حقیقات میں کچھ بھی کام نہیں دیتا۔	۱۰	۲	۴
		۵۳	۲	۳
۲۲۳	۵۔ تجسس مت کرو۔ (یعنی ایک دوسرے کے بھید نہ منلو)	۴۹	۲	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۲۷	۶- ہر وہ شخص جو دوسروں کے عیب تلاش کر لے اور طعنہ دیتا ہے اس کے لئے تباہی ہے۔	۱۰۴	۱	۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے جھوٹا خواب گھڑا اس کو قیامت میں مجبور کیا جائے گا کہ دو جوؤں میں گرہ لگا دے اور ظاہر ہے کہ جو میں کون گرہ لگا سکتا ہے جس نے کسی قوم کی باتیں چُھپ کر سُنین اس کے کان میں گرم سیسہ ڈالا جائے گا۔ تصویر بنانے والے کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی بتائی ہوئی تصویر کو زندہ کرے۔  
(زاد آجر)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور یہ جھانکنا بھی بلا اجازت و اطلاع کے تھا اور پھر گھر والوں میں سے کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو ان کو یہ جائز ہے۔“  
(بخاری - مسلم)

③ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے کسی مکان کا پردہ اٹھا کر اندر جھانکا تو اس نے حد کا کام کیا (یعنی اس پر حد قائم کی جاسکتی ہے) اگر مکان والوں میں سے کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو یہ آنکھ لائیگاں گئی (یعنی اس کا کوئی قصاص واجب نہ ہوگا)۔“  
(ترمذی)



حضرت راشد بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ مجھے بتایا گیا۔ عیب چیں اور غیبت کرنے والے۔“  
(احمد)

حضرت ثویان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! تم زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہو لیکن تمہارے قلب میں اسلام نے جگہ نہیں پکڑی دیکھو! مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور لوگوں کے خفیہ عیوب کے پیچھے مت لگو۔ جو لوگ مسلمانوں کے خفیہ عیوب کی تلاش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ بھی ان کے عیوب کے درپے ہو جاتا ہے اور خدا جس کے درپے ہو جاتا ہے تو اس کو اس کے کجاوے میں رسوا کر دیتا ہے۔“  
(ترمذی)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اگر تو لوگوں کے خفیہ عیوب کی تلاش شروع کر دے تو ان کو تباہ کر دے گا۔ (یعنی وہ بیباک ہو کر زیادہ گناہ کرنے لگیں گے اور تباہ ہو جائیں گے)۔“  
(ابو یعلیٰ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”اپنے بھائی مسلمان کے خفیہ عیوب پر اس کو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

عارِ نہ دلا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا تجھ کو اس میں مبتلا کر دے اور اس پر رحم کرے۔“ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جس نے اپنے بھائی مسلمان کو اس کے گناہ پر عار دلائی تو جب تک یہ عار دلانے والا خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے، اس کو موت نہ آئے گی۔“ (ترمذی)

## (۹) غیبت اور بہتان

۲۲۵	۱۔ ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔ ایسا کرنا گویا اپنے مُردار بھائی کا گوشت کھانا ہے۔	۴۹	۲	۲
۲۲۶	۲۔ کسی پر تہمت مت لگاؤ۔ جو لوگ پاکدامنوں پر تہمت لگا کر چار گواہ پیش نہ کر سکیں ان کے اسی درجے مارو اور پھر کہی ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو۔	۲۷	۱	۴-۵

وہ قاسق ہیں۔ ان میں سے جو توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشے والا ہر بان ہے۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”نَشَامُ یعنی چٹل خود جو“

تبر شمار

مضمون

۲) ادم کی اُدھر لکھا ہے، جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری - مسلم)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دو شخصوں کو قبر میں عذاب دیتے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا:  
"ایک ان میں چغل خوری ہے اور دوسرا وہ ہے جو پیشاب کے  
چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔" (بخاری - مسلم)

۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "خدا کی بدترین مخلوق چغل خوری کے  
والا ہے۔" (احمد)

۴) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"غیبت اور چغل خوری دونوں ایمان کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس  
طرح کوئی چرواہا پتوں والی ٹہنی کو جھاڑ دیتا ہے۔" (اصہبانی)  
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی شخص پر ایسا عیب لگایا جو اس میں نہیں ہے تو خدا  
عیب لگانے والے کو دوزخ میں قید رکھے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کئے کی  
سزا پائے۔" (طبرانی)

۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بہتان اور جھوٹے عیب کا  
کوئی کفارہ نہیں۔" (احمد)



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
⑤	حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " ایک آدمی کا نامہ اعمال کھلا ہوا اس کے سامنے لایا جائے گا - وہ عرض کرے گا - الہی ! میری نیکیاں اس میں مجھے نظر نہیں آتیں - ارشاد ہو گا - تو نے غیبت کی تھی ، اس نے تیری نیکیوں کو مٹا دیا " (اصہبائی)			

## (۱۰) سرگوشی

۲۲۷	۱۔ سرگوشی (کانا پھوسی) مت کرو ، اس میں بھلائی کم ہوتی ہے ۔ البتہ کسی نیک کام یا دو فریقوں میں صلح کرانے اور رضاء الہی کو حاصل کرنے کیلئے ایسا کرنا جائز ہے ۔	۴	۱۷	۲
۲۲۸	۲۔ منع کرنے کے باوجود سرگوشیاں کرنا منافقوں کی نشانی ہے ۔	۵۸	۲	۲
۲۲۹	۳۔ جب لوگ آپس میں کانا پھوسی کرتے ہیں تو اللہ بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے اور قیامت کے دن ان کے تمام اعمال ان کو تباہ کرے گا ۔ بے شک اس کو ہر بات معلوم ہے ۔	۵۸	۲	۱
۲۳۰	۴۔ اے ایمان والو ! اگر تم کو کہیں سرگوشی کرنے کی ضرورت پڑے تو بدی ، سرکشی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے لئے سرگوشی مت کیا کرو ۔ بلکہ نیکی اور خداترسی کے لئے کرو ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب کو لکھے ہونا ہے ۔	۵۸	۲	۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

۲۳۱ - ۵ - یاد رکھو! کانا پھوسی تو شیطان کی طرف سے

ہوتی ہے تاکہ مومنوں کو رنجیدہ کرے اور شیطان

بغیر اذنِ الہی مومنوں کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پس مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

”دُؤ آدمی اپنے پیسے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کیا کریں، کیونکہ

یسا کرنے سے اس کو رنج ہوگا۔“ (البوداؤد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :

”سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو اس بات کا یقین رکھے کہ بلاشبہ

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تیرے ساتھ ہے جہاں بھی تو ہو۔“ (طبرانی)

## (۱۱) خود پسندی، خوشامد اور طلبِ تعظیم

۲۳۲ - ۱ - جو لوگ اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور کسی اچھے

کام کے بن کئے پر اپنی تعریف چاہتے ہیں، ان کے

متعلق یہ نہ سمجھو کہ عذاب سے چھوٹ گئے۔

ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔

نمبر شمار

مضمون

- ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-
- ① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
- ”اگر تم گناہ نہ بھی کرو تو بھی مجھ کو ایک گناہ کا خطرہ یقینی ہے کہ تم اس میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اور وہ عجب یعنی خود بینی ہے۔“ (بخاری)
- ② حضرت مسلم بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التوحیدہ والسلام نے ارشاد فرمایا:
- ”انسان تکبر کرتا رہتا ہے اور اپنے نفس کو اچھا سمجھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کا نام جبارین کی فہرست میں درج کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔“ (یعنی پھر عذاب دیا جاتا ہے)۔ (ترمذی)
- ③ زواجہ میں ویلی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”خود بینی ایسی بُری بات ہے کہ اس سے ستر برس کے بہترین عمل برباد ہو جاتے ہیں۔“ (ویلی)
- ④ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
- ”جو شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے ہاتھ باندھے بیٹے کھڑے رہیں یا اس کی تعظیم کریں تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بناتا ہے۔“ (ابوداؤد)
- ⑤ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

کا ارشاد ہے:

”منافق کو سید نہ کہو۔ اگر تم نے کسی منافق کو تعظیم کے الفاظ سے

یاد کیا تو تم نے اپنے رب کو خفا کر دیا۔“ (الہود آؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت ہے کہ ”جب کسی

فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کو غصہ آ جاتا ہے اور اس کا عرش

ہل جاتا ہے۔“ (بیہقی)

(۶)

## (۱۲) یہودہ گوئی

۲۳۳	۱۔	بتوں کی گندگی اور یہودہ گوئی سے بچتے رہو۔	۲۲	۴	۵
۲۳۴	۲۔	جو لوگ قرآن کریم کو منزل من اللہ نہیں مانتے اور قرآن کو قصوں، کہانیوں کا مجموعہ بتاتے ہیں اور جو لوگ اس بات میں مان کی امانت کرتے ہیں، یہ سب ظلم، بے انصافی اور یہودگی پر آگئے ہیں۔	۲۵	۱	۵-۴
۲۳۵	۳۔	اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں یہ بھی ناپسندیدہ اور یہودہ بات ہے۔	۵۸	۱	۲
۲۳۶	۴۔	مومن کی تو یہ شان ہونی چاہیے کہ یہودہ باتوں میں بالکل شریک نہ ہوں اور جب لغویت سے سامنا پڑ جائے تو بزرگانہ انداز سے وہاں سے گزر جائیں۔	۲۵	۴	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۳۷	۵۔ بعض لوگ (اتنے باتوں اور جھگڑاؤں کو دیکھتے ہیں کہ ان کی بات دنیا کی زندگی میں اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ اللہ کو اپنی قلبی حالت پر گواہ بھی ٹھہراتے ہیں، حالانکہ وہ سخت جھگڑاؤں کو دیکھتے ہیں۔ جب ان کو حکومت ملے تو ملک میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں اور کھیتوں اور نسل کو تباہ کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو غور ان کو گناہ پر آمادہ رکھتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جہنم کافی ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔	۲	۲۵	۸-۱۰
۲۳۸	۶۔ یہود اور گندی بات کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک گندادخت کہ جس کو زمین کے اوپری سے اگھاڑ لیا گیا ہو اور اس کو کچھ بھی قرار نہ ہو۔	۱۲	۴	۵
۲۳۹	۷۔ پس تم جھوٹ اور یہودی سے بچتے رہو۔	۲۲	۴	۵
۲۴۰	۸۔ جھوٹوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔	۲۶	۱۱	۳۰-۳۲
۲۴۱	۹۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔	۳	۶	۷
۲۴۲	۱۰۔ اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔	۴۰	۴	۱
۱	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”جب کوئی شخص اپنے سفرِ پین سے لوگوں کو ہندتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کر دے، راضی نہیں ہوتا۔“ (بخاری - مسلم)			

نمبر شمار

معنون

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بعض دفعہ انسان کے منہ سے ایسی بات اس کی بے پرواہی سے نکل جاتی ہے کہ وہ بات اس کو جہنم کی اتھانی گہرائی کا مستحق بنا دیتی ہے۔“  
(بخاری - مسلم)

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بدزبانی جفا ہے اور جفا جہنم میں ہے۔ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے۔“  
(احمد - ترمذی)

④ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بدزبانی نفاق ہے۔“  
(ترمذی)

⑤ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”فحش اور بدگوئی کا تعلق شیطان سے ہے۔ یہ دونوں آگ سے قریب اور جنت سے دور کرتے ہیں۔“  
(طبرانی)

⑥ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مرتبہ میں سب سے بدتر قیامت کے دن خدا کے سامنے وہ شخص ہو گا جس کے فحش اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔“  
(بخاری - مسلم)



نمبر شمار

مضمون

④ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ سب سے دور خدا سے

(ترمذی)

وہی دل ہے جو سخت ہو۔“

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سب لوگوں میں زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جو کثرت کے ساتھ

(ابو الشیخ)

بے فائدہ باتیں کرے۔“

⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ابن آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان میں ہیں۔“ (طبرانی)

⑦ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:-

”تمام اعضاء کے مقابلے میں زبان کو سخت ترین عذاب ہو گا۔

زبان کہے گی: اے رب! تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں کیا جتنا مجھے کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ سے ایسی بات نکلتی تھی جو

مشرق اور مغرب تک پہنچ جاتی تھی اور خون ریزی کا سبب بن جاتی تھی۔ مجھے اپنی عزت کی قسم!! تجھ کو تمام اعضاء سے زیادہ

عذاب کروں گا۔“

(ابو نعیم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۱۳) قسمیں اور عہد شکنی			
۲۴۳	۱۔ اللہ تعالیٰ کے نام کو اپنی قسموں کے لئے نشانہ مت بناؤ۔ (یعنی خواہ مخواہ یہودہ قسمیں مت کھایا کرو)	۲	۲۸	۳
۲۴۴	۲۔ اور ایسی قسمیں مت کھاؤ جن کے ذریعے تم دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ہمہ گیر گاری کے کاموں اور لوگوں میں صلح کرانے سے رک جاؤ۔	۲	۲۸	۳
۲۴۵	۳۔ جن قسموں کو تم دل کے بکثرت ارادے سے اٹھاتے ہو ان پر اللہ کے ہاں مواخذہ ہوگا۔	۲	۲۸	۴
۲۴۶	۴۔ ایسی قسموں کے توڑنے پر تم کو کفارہ ادا کرنا ہوگا اور وہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جیسا تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو۔ یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنا دو۔ یا ایک غلام آزاد کرادو۔ جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے (گناہ) رکھے۔	۵	۱۲	۳

ف: ”یعنی کسی اچھے کام نہ کرنے پر خدا کی قسم کھا بیٹھے۔ مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا یا فقیروں کو کچھ نہ دوں گا یا باہم کسی میں مصالحت نہ کراؤں گا۔ ایسی قسموں میں خدا کے نام کو بڑے کاموں کے لئے ذریعہ بنانا ہوا۔ سو ایسا ہرگز مت کرو ورنہ اگر کسی نے ایسی قسم کھائی تو اس کا توڑنا اور کفارہ دینا واجب ہے۔“

(حواشی عثمانی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۴۷	۵۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم آپس میں عہد کرو اور پختہ کرنے کے بعد قسموں کو مت توڑو جبکہ تم (قسم کھا کر) اللہ کو اپنا خدا من ٹھہرا چکے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔	۱۴	۱۳	۲
۲۴۸	۶۔ اور اس عورت کی طرح مت ہو جاؤ جس نے خوب محنت سے سوت کاٹا اور پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور اپنی قسموں کو ایک دوسرے کے درمیان دخل دینے کا بہانہ مت بناؤ کہ (قسموں کے ذریعے) ایک فریق کو دوسرے فریق پر غالب کرنا مقصود ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو آزماتا ہے اور قیامت کے دن تمہاری مختلف فیہ باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔	۱۴	۱۳	۳
۲۴۹	۷۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکا دینے کا بہانہ مت ٹھہراؤ ورنہ جہنم کے بعد تمہارا قدم دگمکا جائے گا اور تم کو اللہ کی راہ سے روکنے کی سزا کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تم کو بڑا عذاب ہوگا۔	۱۴	۱۳	۵
۲۵۰	۸۔ زیادہ قسمیں کھانا تو منافق کی نشانی ہے۔	۴	۹	۳
		۹	۷	۱۲
		۹	۱۰	۲
		۵۸	۳	۱/۵
		۱۳	۱	۲

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں دیے ناظرین ہیں :-



نمبر شمار

مضمون

① حضرت عمار بن برصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“

(حاکم)

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

”جھوٹی قسم سے شہر کے شہر دیران کر دئے جلتے ہیں۔“

(بیہقی)

③ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی سے عہد کرنے کے بعد بلا وجہ غدروہی وفائی کرے گا تو قیامت میں ایک جھنڈا اس کے ساتھ بلند کیا جائے گا جس سے ہر شخص یہ سمجھ لے گا کہ یہ غدار اور بد عہد ہے۔“

(مسلم)

④ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”منافق کی چار علامتیں ہیں: ۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ جب وعدہ کرے تو خلاف وری کرے۔ ۳۔ کسی سے جھگڑا ہو تو گالیاں دے۔ ۴۔ جب کسی امانت کا امین بنے تو خیانت کرے۔“

(بخاری - مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## باب ۳۔ تقسیم حقوق و فرائض

ف دنیا کے نظام کو پر امن اور احسن طریقے سے چلانے کے لئے حقوق اور فرائض کی تقسیم کا مسئلہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ حقوق اور فرائض پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ ہر ایک کے حقوق ہیں وہ دوسرے کے فرائض ہیں۔ مثلاً اولاد کے حقوق والدین کے فرائض ہیں۔ اور والدین کے حقوق اولاد کے فرائض ہیں۔ اس لئے اس باب میں صرف حقوق کے عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ ان ہی سے فرائض بھی آسانی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

### ۱۔ اللہ کا حق

#### (۱) عبادت

۱	۲	۵۰	۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو پیدا کر کے،	۲۵۱
۱۰	۷	۱۷	۲۔ اس کو اشرف المخلوقات بنایا۔	۲۵۲
۲	۳	۱۵	۳۔ انسانوں سے پیشتر اس نے جنوں کو نارسموم سے پیدا فرمایا تھا جو لطیف اور شعلوں والی آگ ہے۔	۲۵۳
۱۵	۱	۵۵	۴۔ جنوں اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ اس کی عبادت کیا کریں۔	۲۵۴
۱۰	۳	۵۱	۵۔ اللہ تعالیٰ ان سے رزق تو نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہے کہ	۲۵۵
۱۱	۳	۱۱		

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	وہ (کما کما کر) اس کو کھلائیں۔			
۲۵۶	۴۔ اللہ تعالیٰ تو خود سب سے بڑا روزی دینے والا، زور آور اور متین ہے۔	۵۱	۳	۱۲
۲۵۷	۷۔ پس اے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو۔ وہی تمہارا اور تم سے پہلوں کا رب ہے۔ اس نے تمہارے لئے زمین کو بھونکا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اُتار کر اس سے تمہارے کھانے کو پھیل اور میوے پیدا کئے۔	۲	۳	۲-۱

## (۲) شرک سے بیزاری

۲۵۸	۱۔ تمہارے رب نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کی جائے۔	۱۷	۳	۱
۲۵۹	۲۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہرایا جائے۔	۵۱	۳	۵
۲۶۰	۳۔ وہ زندہ ہے اور عبادت تو صرف اسی کا حق ہے اس کے سوا کوئی اور معبود ہے ہی نہیں سب تعزیریں اسی کے لئے ہیں اور وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔	۲۷	۷	۵
۲۶۱	۴۔ پس تم عبادت کو صرف اسی کیلئے خالص کر کے بس اسی کو بکارو چاہے تمہارا یہ فعل کافروں کو برا ہی لگے۔	۳۹	۱	۵
۲۶۲	۵۔ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہرگز نہ ٹھہراؤ، ورنہ تم کو عذاب ہوگا۔	۲۰	۲	۵
		۲۶	۱۱	۲۲



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۴۳	۷۔ والدین کے کہنے پر بھی شرک مت کرو۔	۲۹	۱	۸
۲۴۴	۷۔ شرک سے اس طرح بیزار ہو جاؤ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام بیزار ہو گئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں میں تمہارے لئے پیروی کا بہترین نمونہ ہے۔	۴۰	۱	۴
۲۴۵	۸۔ ان ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا اور وہی نام اس قرآن میں بھی باقی رکھا گیا۔ پس تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر قائم رہو۔	۲۲	۱۰	۶
۲۴۶	۹۔ شرک گناہ کبیرہ اور سخت گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بخش دے گا مگر شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔	۴	۱۸	۱
۲۴۷	۱۰۔ شرک پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔	۵	۱۰	۶

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ خدا کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں۔ فرمایا (خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ) اس کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا حق خدا پر کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ ایسا کریں (یعنی شرک نہ کریں) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ ارشاد فرمایا: (بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ) ان کو عذاب نہ دے۔

(مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	<b>۲۔ رسول کا حق</b>			
	<b>(۱) محبت و اطاعت</b>			
۲۴۸	۱۔ اگر تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے اور تمہارے گناہ بخش دے۔ اللہ تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔	۳	۲	۱
۲۴۹	۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس میں یقیناً تمہارے لئے پیروی کا بہترین نمونہ ہے۔ ان لوگوں کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔	۳۳	۳	۱
۲۵۰	۳۔ (اے میرے حبیب!) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کے فیصلوں کو سرچشم قبول نہ کر لیں اور اس بارے میں اپنے جی میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔	۲	۹	۴
۲۵۱	۴۔ جتنے رسول بھی ہم نے بھیجے ان کے بھیجنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ اللہ کے حکم کے ساتھ ان کی اطاعت کی جائے۔	۲	۹	۵
۲۵۲	۵۔ رسول کی اطاعت تو اللہ ہی کی اطاعت ہوتی ہے۔	۲	۱۱	۲
۲۵۳	۶۔ پس اے لوگو! تم اللہ اور رسول کی بات کو فوراً سنو اور اسے قبول کرو تاکہ تم کو زندگی عطا ہو۔	۸	۳	۵
۲۵۴	۷۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو۔	۳	۱۲	۳
		۲	۸	۹
		۵	۱۲	۴

- ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں دیے ناظرین ہیں :-
- ① حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
- ”اللہ سے محبت رکھو، اس لئے کہ وہ تمہیں طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو خدا کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت رکھو میری محبت کی وجہ سے“ (ترمذی)
- ② حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
- ”تم میں سے کوئی شخص ٹوٹن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں“ (بخاری - مسلم)
- ③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
- ”میری تمام امت جنت میں جائے گی مگر جو انکار کرے (وہ نہیں جائے گا)۔ صحابہؓ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون ہے جو آپ کا انکار کرتا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی اس نے مجھ نہ مانا اور میرا انکار کیا۔“ (بخاری)
- ④ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

”تم میں سے کوئی شخص ایمان دار نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ اس کی خواہش اس دین کی تباح نہ بن جائے جو میں لایا ہوں۔“  
(شرح السنہ)

## (۲) ادب و احترام

۲۷۵ ۱۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند مت کرو اور ان سے اس طرح ترخ کر مت جو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے ترختے ہو۔ کہیں (ایسا کرنے سے) تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

۲۷۶ ۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنوں کے ساتھ ان کی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہے اور حضور کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

۲۷۷ ۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے ساتھ نکاح کرنا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔

ج: متذکرہ بالا پہلی آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانی نے خواشی میں تحریر فرمایا ہے:

”حضور کی وفات کے بعد حضور کی احادیث سننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب چاہیے اور قبر شریف کے پاس حاضر ہونا بھی ان آداب کو ملحوظ رکھتے۔“

مضمون

نمبر شمار

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ آپ سے زیادہ میری آنکھوں میں کوئی بزرگ و برتر تھا۔ میں آپ کے جلال و بزرگی کی وجہ سے آپ کو آنکھیں بھر کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا حتیٰ کہ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ آپ کیسے تھے تو میں آپ کی صورت بیان نہیں کر سکتا۔

(شفا - شرح الکواہب)

② حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہاجرین و انصار مع ابوبکرؓ اور عمرؓ کے (جمع ہوتے تھے) آپ ان کے پاس باہر شریف لاتے تو ان میں کوئی ایسا شخص نہ ہوتا جو آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکتا سوائے ابوبکرؓ و عمرؓ کے، کہ یہ دونوں صاحبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے اور آپ انہیں دیکھا کرتے۔ یہ آپ کو دیکھ دیکھ کر مسکرایا کرتے۔ آپ بھی انہیں دیکھ دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

③ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے صحابہؓ آپ کے ارد گرد (ادباً) اس طرح بے حس و حرکت خاموش بیٹھے ہیں گویا ان کے سروں پر کوئی پرندہ (گھوم رہا) ہے۔ (ترمذی)

④ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ (ضرورت کے وقت) آپ کا دروازہ ہاتھوں کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

کھٹکھٹایا کرتے تھے۔ (حاکم - بیہقی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں کوئی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا چاہتا تھا تو مارے رعب کے دو دو سال تک نہ پوچھ سکتا تھا۔ (ابو یعلیٰ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا، ایک شخص نے میرے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن الخطابؓ تھے۔ انھوں نے فرمایا۔ جاؤ افس دونوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں انھیں لے آیا۔ فرمایا تم کون لوگ ہو یا یہ فرمایا کہ کہاں کے ہو؟ انھوں نے جواب دیا۔ طائف کے باشندہ ہیں۔ فرمایا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں اس وقت تمہیں سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز میں بلند کر رہے ہو۔ (بخاری)

### (۳) درود و سلام

۲۷۸ اس بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی (ایسے پیارے اور شفیق) رسول پر درود و سلام بھیجا کرو۔

ف: اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے تحریر فرمایا ہے: "حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔



یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (یعنی نماز کے تشہد میں جو پڑھا جاتا ہے: السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ) صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے جو نماز میں پڑھا کریں۔ آپ نے یہ درود شریف تلقین کیا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ غرض یہ کہ حق تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ نبی نے بتلادیا کہ تمہارا بھیجنا یہ ہے کہ اللہ سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابد الابد تک بنی پر نازل فرماتا ہے۔ کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی عدد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرت منسوب کر دی جائیں۔ گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ حالانکہ ہر حال رحمت بھیجنے والا وہ ہی اکیلا ہے۔ کسی بندہ کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں اُن کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔ (یہ درود والی حدیث جس کا ذکر حضرت علامہ عثمانیؒ نے فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ میں موجود ہے اور اس کے راوی حضرت عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰؒ ہیں۔ مؤلف)

اس سلسلے میں چند اور احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

نمبر شمار

معنون

”جس کے سامنے میرا ذکر ہو اس کو مجھ پر درود بھیجنا چاہیے جس نے  
مجھ پر ایک بار درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔“  
(ترمذی)

② حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:  
”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر دس بار رحمت  
بھیجتا ہے، دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجے  
بلند ہوتے ہیں۔“ (نسائی)

③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”قیامت میں سب سے زیادہ مجھ سے وہ شخص قریب ہوگا جو مجھ پر  
کثرت سے درود بھیجتا ہے۔“ (ترمذی)

④ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جمعہ کے دن درود پڑھنے والوں میں جس کا درود زائد ہوگا وہ مجھ سے  
باعتبار مرتبہ کے قریب ہوگا۔“ (بیہقی)

⑤ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جمعہ کے دن تم لوگ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس

درود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“  
(ابن ماجہ)

نمبر شمار	مضمون
۶	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود بھیجو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔“ (طبرانی)
۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ کے مخصوص فرشتے پھرتے رہتے ہیں، جب کوئی میرا اُنتی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ مجھ تک اس درود کو پہنچا دیتے ہیں۔“ (نسائی)
۸	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو کوئی مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے تو میں اس کو (براہِ راست) سُننا ہوں۔ اور جو کوئی مجھ پر دُورِ فاصلے سے درود بھیجے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔“ (بیہقی)
۹	حضرت اُبی بن کعبؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں اپنے تمام خالی اوقات میں درود پڑھا کروں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تو ایسا کرے گا تو میرے تمام کفّرات کی اللہ تعالیٰ کفایت کرے گا۔ اور تیرے گناہوں کو بخش دے گا۔“ (احمد)
۱۰	حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم نے ارشاد فرمایا:-



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

”اے ابی! اگر تو تمام وقت درود میں صرف کر دے گا تو تیری دنیا اور آخرت کی کفالت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگی۔“ (احمد)

## ۳- اولوالامر منکم کا حق

### (۱) اطاعت

۲۷۹ ۱- اپنے میں سے صاحب امر لوگوں کی اطاعت کرو اور اگر تم میں کسی بات میں تنازعہ ہو جائے تو قرآن و حدیث سے اس کا فیصلہ کر لو۔ یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں یہ ناظرین ہیں :-

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے میرا حکم مانا اس نے خدا کا حکم مانا۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ جو حاکم کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ جو حاکم کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔“ (مسلم)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تنگ دستی اور فراخ حالی میں خواستہ اور ناخواستہ اور تمہاری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

حق تلفی ہونے کی حالت میں بھی حاکم کے حکم کو سننا اور ماننا تمہارے لئے ضروری ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ میرے پیارے (یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے نصیحت کی تھی کہ ”(حاکم کا حکم) سننا اور ماننا خواہ حاکم ہاتھ کٹا ہوا غلام ہی ہو۔“ (مسلم)

حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری دادی نے خود سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں تقریر کے دوران میں فرما رہے تھے۔ ”اگر کسی غلام کو تمہارا حاکم بنا دیا جائے جو کتاب الہی کے موافق تمہاری رہبری کرے تو تم اس کا حکم سنو اور مانو۔“ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مسلمان آدمی پر خواستہ اور نا خواستہ (حاکم کا حکم) سننا اور ماننا واجب ہے بشرطیکہ حاکم اس کو معصیت کا حکم نہ دے۔ اگر معصیت کا حکم اس کو دیا جائے تو پھر سننا اور ماننا نہ چاہیے۔“ (مسلم)

## (۲) حفظ مراتب

۱۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مراتب میں فرق اس لئے رکھا ہے کہ اس کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے۔

۱۱ ۲۰ ۴

۲۸۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۱	۲۔ جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر بڑائی دی ہو اس کی ہوس مت کرو کہ دوسروں کو گرا کر خود ان کے اقتدار پر قابض ہونا چاہو اور اس طرح ملک میں بد نظمی کا ذریعہ بنو بلکہ اللہ سے اس کا فضل مانگو ہر کسی کو اپنی اپنی کمائی کا حصہ ملے اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے	۴	۵	۷

### (۳) امور سلطنت میں مدد

۲۸۲	۱۔ اگر تم کو کوئی ایسی بات معلوم ہو جائے جس کا تعلق امن یا خوف سے ہو تو اس کو اپنے جاگوں تک پہنچا دیا کرو، تاکہ تحقیق کرنے والے حضرات اس کو معلوم کر کے اس کی تحقیق کر سکیں (اور حکومت کو مناسب کارروائی میں مہولت ہو)	۴	۱۱	۷
ف:	لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسروں سے اپنی دشمنیاں نکالنے کے لئے خواہ مخواہ حکام وقت کے پاس لوگوں کی شکایتیں کرتے پھرو کہ اس طرح حکومت میں تم کو عزت مل جائے۔ ایسا کرنا سخت گناہ کا کام ہے۔ جیسا کہ ذیل کی احادیث سے واضح ہے۔			

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔

”جو لوگ ظالم امرا کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں ان کا انجام سخت خراب ہوگا۔ نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا،



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

نہ وہ میرے حوض پر آئیں گے خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔“

(اہل سنت)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے ارشاد فرمایا:۔ ”خدا تجھے امارتِ سفہاء سے بچائے۔“ انھوں نے عرض کیا کہ سفہاء کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا:۔ ”میرے بعد کچھ امیر ہوں گے جو نہ میری ہدایت پر چلیں گے، نہ میری سنت پر عمل کریں گے۔ جس نے ایسے امرا کی تصدیق کی، ان کے ظلم میں ان کی امداد کی، تو ایسا شخص نہ ہمارا ہے، نہ ہم اس کے ہیں۔ یہ شخص میرے حوض پر قیامت کے دن نہ آ سکے گا۔“ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص بادشاہ کے دروازہ پر آیا وہ فتنہ میں مبتلا ہوا۔ بندہ جتنا کسی بادشاہ سے قریب ہوتا ہے اتنا ہی خدا سے دور ہوتا ہے۔“ (احمد)

## ۴۔ رعایا کا حق

### (۱) عدل و انصاف

۸	۸	۴	۱۔ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ جب تم کو حکومت ملے	۲۸۳
۸	۶	۵	تو عدل و انصاف سے حکومت کرو۔	

نمبر شمار

مضمون

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔  
 ① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن عرش الہی کے سایہ میں سات قسم کے آدمی ہوں گے، ایک ان میں سے امام عادل ہو گا۔“ (بخاری)

② حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”قیامت میں ظالم حاکم سے اس کی رعایا جھگڑا کرے گی اور حجت و دلائل، بحث و مباحثہ سے اس پر غالب آجائے گی تو اس ظالم کو حکم ہو گا۔ جاؤ! جہنم میں ایک گوشہ تمہارے خالی ہے، اس کو پر کرو۔“ (بخاری)  
 ③ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ظالم امیر کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“ (حاکم)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

”تین شخصوں کا کلمہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ ایک ان میں سے وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے۔“

(طبرانی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

## (۲) حفاظت جان و مال و عزت و آبرو

و رعایا کا سب سے بڑا حق جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ہے۔ جب ملک میں غنڈہ گردی کا دور ہو جاتا ہے تو جان و مال اور عزت و آبرو کی حرمت خطرے میں پڑ جاتی ہے اس لئے حکومت پر یہ لازم ہے کہ غنڈہ گردی کے انسداد کا اہتمام کرے رعایا کے ان بنیادی حقوق کی حفاظت کرے قرآن کریم نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے۔

۲۸۴۔ ۱۔ جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو خواہ مخواہ ستاتے ہیں وہ بہت بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

۲۸۵۔ ۲۔ ایسے لوگ اگر باز نہ آئیں تو (ان کے انسداد کے بالترتیب یہ تین طریقے ہیں) (۱) حکومت کے متعلقہ محکمہ کو ان کے پیچھے لگایا جائے کہ وہ ان کی حرکات پر نگاہ رکھے (اگر اس پر بھی وہ لوگ باز نہ آئیں تو) (۲) ان کو اس شہر یا ملک سے جلا وطن کر دیا جائے (اگر اس پر بھی ان کی سرکشی بدستور رہے تو) (۳) جس جگہ بھی وہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے۔

۲۸۶۔ ۳۔ اللہ کا یہ قدیم دستور ہے اور تم اللہ کے دستور کو ہرگز بدلا ہوا نہ پاؤ گے۔

۲۸۷۔ ۴۔ جو لوگ حکومت ملنے پر اپنی مساعی کو ملک میں فساد پھیلانے اور کمیٹیوں اور نسلوں کو تباہ کرنے کے لئے



صرف کرتے ہیں اور جب ان کو انڈر سے ڈرایا جائے تو حکومت کے غرور میں گناہ پر توجہ رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”جو لوگوں پر والی ہوا اور اس نے لوگوں کو اپنی جان کی طرح عزیز نہ رکھا اور اچھا سلوک نہ کیا تو اس کو جنت کی خوشبو بھی میسر نہ ہوگی۔“  
(طبرانی)

② حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”جو راعی اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرتا ہے تو مرنے کے بعد جنت اس پر حرام کر دی جائے گی۔“ (بخاری - مسلم)

③ حضرت ابو مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”جو حاکم اور راعی لوگوں کی حاجت، مصیبت اور فقر سے بے پرواہی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور حاجت سے قیامت کے دن بے پرواہی کرے گا۔“  
(ابوداؤد)

④ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”جو حاکم ضرورت مند کے لئے اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اور رعایا کے دیکھ درد میں شریک نہیں ہوتا تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے اپنی رحمت کا دروازہ بند کر لے گا۔ (اتحد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

”جس بادشاہ نے کسی ایسے شخص کو لوگوں پر عامل بنادیا جو اس کا اہل نہ

تھا اور اس سے بہتر لوگ اس خدمت کے لئے موجود تھے تو اس نے اللہ اور

اس کے رسول کی خیانت کی اور تمام اہل ایمان کی خیانت کی۔“ (حاکم)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن سفیان سے کہا کہ میں نے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی کو محض اپنی قرابت اور رشتہ داری کے باعث عامل

بناتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اس کا فرزند اور نفل کچھ بھی قبول نہیں

ہوتا اور وہ جہنم میں داخل کیا جاتا ہے۔“ (حاکم)

## ۵۔ والدین کا حق

### (۱) احسان

۱۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔

۲

۴

۶

۱۰

۱۹

۱

۲۸۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۸۹	۲۔ تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرو۔	۱۷	۳	۱
۲۹۰	۳۔ اور مزید تاکید کی ہے کہ والدین کے ساتھ بھلائی کرو۔ تمہاری ماں نے تم کو تکلیف اٹھا کر پیٹ میں رکھا۔ پھر تکلیف سہہ کر جتنا۔ پھر دو برس تک تم کو دودھ پلایا اور یہ حمل (جب اس کا بوجھ غموس ہونے لگتا ہے اس وقت سے) اور دودھ پلانے کی مدت تیس مہینے میں پوری ہوتی۔	۳۱	۲	۳-۴
		۴۶	۲	۵

## (۲) مالی امداد

۲۹۱	۱۔ (اے میرے حبیب!) لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں۔ آپ فرمادیجئے کہ مال میں سے جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ (سب سے اول نمبر پر) والدین کے لئے خرچ ہونا چاہیئے (بعد میں دوسروں کا حق ہے)۔	۲	۲۶	۵
-----	--	---	----	---

## (۳) فرمانبرداری

۲۹۲	۱۔ تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو	۱۷	۳	۲-۱
-----	---	----	---	-----

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اُن کو اُف (ہٹو) بھی مت کہو اور نہ ان کو جھڑکو، بلکہ ان کے ساتھ ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے نیاز مندی کے ساتھ اپنے کندھے کو جھکا دو۔			
۲۹۳	۲۔ اور ہم نے انسان کو تاکید کر دی ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے رہے، لیکن اگر وہ تجھ کو زور دیں کہ میرے ساتھ شریک کر جس کی تجھ کو خبر نہیں تو (اس معاملے میں) ان کا کہنا مت مان۔	۲۹	۱	۸
۲۹۴	۳۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کا شریک نہ ٹھہرائو، بے شک شرک کڑا بہت بڑا ظلم ہے اور یہ کہ اللہ نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر دی ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا حق مان۔ تیری ماں نے تھک تھک کر تجھ کو اپنے پیٹ میں رکھا، پھر دو سال میں تیرا دودھ چھڑایا۔ لیکن اگر وہ تجھ سے اس بات پر اڑیں کہ اُس چیز کو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھ کو علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان۔ لیکن دنیا میں دستور کے موافق اُن کا ساتھ دے اور پیروی اسی شخص کی کر جو میری طرف رجوع ہو چکا ہو۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، میں تم سب کو جٹلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔	۳۱	۲	۲-۲
۲۹۵	۴۔ اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں، کیا تم محمد کو وعدہ دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے بہت جماعتیں گزر چکیں۔ اور (اس پر) وہ	۴۶	۲	۱۰-۷



دونوں (ماں باپ) اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور اس کو کہتے ہیں کہ) تیری مٹی پلید ہو، ایمان لے آ، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو بس یہلوں کے قصے ہیں (تو ایسا شخص اور اس جیسے اور بھی) وہ لوگ ہیں جن پر عذاب کی بات ثابت ہو گئی۔ یہ ان گروہوں کے ساتھ ہیں جو ان سے پیشتر جنوں اور انسانوں میں گذر چکے۔ بے شک وہ خسارے میں پڑ گئے اور ہر گروہ کے لئے اپنے عملوں کے مطابق درجے ہیں اور ان کے اعمال کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور جس دن کافر آگ کے کنارے پر لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی پاکیزہ چیزیں دنیوی زندگی میں ضائع کر چکے اور ان سے فائدہ حاصل کر چکے، آج ذلت کے عذاب کی سزا پاؤ، جو بدلہ ہے اس بات کا جو تم زمین میں ناحق غرور کرتے تھے اور نافرمانی کرتے تھے۔

و:

①

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ بہترین عمل کون سا ہے جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ اس نے عرض کیا، اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا: ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنا۔ اس نے عرض کیا، پھر کون سا عمل؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری - مسلم)

②

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے جہاد کی اجازت

طلب کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں زندہ ہیں۔ فرمایا ان ہی کی خدمت میں جہاد کا ثواب موجود ہے۔  
(بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے جہاد اور ہجرت دونوں کی اجازت طلب کی تھی اور اس کے ماں باپ دونوں زندہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جا ان ہی سے جا کر اچھا برتاؤ کر۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا۔ میں ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں۔ جب میں چلا تھا تو ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ فرمایا۔ فوراً واپس جا۔ اور ان دونوں کو جس طرح رلایا ہے اسی طرح ہنسا۔ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں مجھے مشورہ دیجئے۔ فرمایا۔ تیری ماں ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں ماں تو ہے۔

فرمایا۔ اسی کے پاس رہ۔ جنت اس کے پاؤں کے نزدیک ہے۔ (نسائی)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ماں باپ کے پاؤں کے نیچے ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کیا۔ میری ماں مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں، آپ کی

کیا رائے ہے؟ ابو درداء رضی نے جواب دیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ اور اسی طرح ماں جنت کے دروازوں میں سیڑھی کا دروازہ ہیں۔ اب تجھے اختیار ہے۔ چاہے اس دروازہ کو سلامت رکھ یا برباد کر ڈال۔ سائل نے ابو درداء سے یہ روایت سن کر اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

(ترمذی - ابن حبان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی۔ حضرت عمر رضی نے کہا اس کو طلاق دے۔ ابن عمر رضی نے اس بات کو ٹال دیا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد)

۸

آج کل کے زمانے میں بعض دفعہ ان باپ معمولی سی بات پر بہت سے خفا ہو جاتے ہیں اور طلاق کا حکم دے دیتے ہیں۔ اس قسم کا فوری حکم جو غصے کی وجہ سے نکل جائے واجب التعمیل نہیں۔ البتہ عورت میں اگر کوئی شرعی خرابی ہو یا ماں باپ طلاق دینے کی شدید تاکید کریں تو پھر طلاق دینا مستحب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۹

”جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہشمند ہو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کیسے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیسے۔“ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: ”ناک خاک آلود ہو“ کسی نے عرض کیا۔ حضور! کس شخص کی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے بڑے ماں باپ پائے اور پھر جنت حاصل کرنے میں کوتاہی کی۔“

(بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا۔ نیک سلوک اور اچھے برتاؤ میں کس کو مقدم کرنا چاہیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ماں کو۔ سائل نے کہا۔ پھر کس کو؟ فرمایا: ماں کو۔ تین مرتبہ ماں کا ذکر کرنے کے بعد سرکار نے چوتھی مرتبہ فرمایا: باپ کو۔

(بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ کی رضا ماں باپ کی رضا میں اور اللہ کا غصہ ماں باپ کے غصہ

میں پوشیدہ ہے۔“

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت میں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے، کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کر۔ (ترمذی)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ



اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے ۔  
(بخاری - مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ  
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ ایک ان میں  
سے ماں باپ کا نافرمان بھی ہے۔“ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا۔

”جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ تک پہنچتی ہے مگر ماں باپ کا  
نافرمان ایسا بد نصیب ہے کہ وہ اس ہوا سے بھی محروم رہے گا۔“  
(طبرانی)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ماں باپ کے نافرمان کا فرض اور نفل ایک بھی قبول نہیں ہوتا۔“ (ابن مہم)  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے مجھ سے فرمایا:

”ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تجھ کو اپنے مال اور اہل و عیال  
سے بھی نکل جانے کا حکم کریں۔“ (احمد)

حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت میں ہے کہ  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ماں باپ کا نافرمان

اور ان کو گال دینے والا ملعون ہے۔ (طبرانی - ابن حبان)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا:

”بغلام کبیرہ گناہوں کے ایک کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے  
 والدین پر لعنت کرے۔“ (بخاری - مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک  
 بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔“ لوگوں نے  
 عرض کیا۔ حضور! یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی  
 دے؟ فرمایا کہ ”دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا ایسا ہی ہے جیسے  
 اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ کیونکہ جب تم دوسرے کے ماں باپ کو برا کہو گے  
 تو وہ یقیناً اس کے بدلہ میں تمہارے ماں باپ کو برا کہے گا۔“

(بخاری - مسلم - ابوداؤد)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”ہر گناہ کے بدلہ میں عذاب اور ہر جرم کی گرفت کو مؤخر کیا جاسکتا ہے۔  
 لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مواخذہ مرنے سے  
 پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔“ (حاکم)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علقمہ نامی ایک شخص  
 جو نماز روزہ کا بہت پابند تھا۔ جب اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو

نمبر شمار

مضمون

اس کے منہ سے باوجود یقین کے کلمہ شہادت جاری نہ ہوتا تھا۔ علقمہ کی بیوی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی بھیج کر اس واقعہ کی اطلاع کرائی۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا علقمہ کے والدین زندہ ہیں یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ صرف والدہ زندہ ہے اور وہ علقمہ سے ناراض ہے۔ آپ نے علقمہ کی ماں کو اطلاع کرائی کہ میں تم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں، تم میرے پاس آتی ہو یا میں خود تمہارے پاس آؤں؟ علقمہ کی بڑھیا ماں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتی، بلکہ میں خود حاضر ہوتی ہوں۔ چنانچہ بڑھیا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے علقمہ کے متعلق کچھ دریافت فرمایا تو اس نے کہا۔ علقمہ نہایت نیک آدمی ہے لیکن وہ اپنی بیوی کے مقابلہ میں ہمیشہ میری نافرمانی کرتا ہے اس لئے میں اس سے ناراض ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو اس کی خطا معاف کر دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے، لیکن اس نے انکار کیا۔ تب آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کر دو اور علقمہ کو جلادو۔ بڑھیا یہ سن کر گھبرا گئی اور اس نے حیرت سے دریافت کیا۔ کیا میرے بچے کو آگ میں جلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں ہمارا عذاب ہلکا ہے۔ خدا کی قسم!! جب تک تو اس سے ناراض ہے، نہ اس کی نماز قبول ہے، نہ کوئی صدقہ قبول ہے۔ بڑھیا نے کہا۔ میں آپ کو اور لوگوں کو گواہ کرتی ہوں کہ میں نے علقمہ کا قصور معاف کر دیا۔ آپ نے لوگوں کو مخاطبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ دیکھو! علقمہ کی



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوا یا نہیں؟ لوگوں نے بیان کیا۔ یا رسول اللہ! علقمہ کی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہو گیا اور کلمہ شہادت کے ساتھ اس نے انتقال کیا۔ آپ نے علقمہ کے غسل و کفن کا حکم دیا اور خود جنازے کے ساتھ تشیعین لے گئے۔ علقمہ کو دفن کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:-

”مہاجرین و انصار میں سے جس شخص نے اپنی ماں کی نافرمانی کی یا اس کو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرے اور جس طرح ممکن ہو اس کو راضی کرے۔ اس کی رضا ماں کی رضا مندی پر موقوف ہے اور خدا تعالیٰ کا غصہ اس کے غصہ میں پوشیدہ ہے۔“ (احمد - طبرانی)

### (۴) دعا و مغفرت

۲۹۶	۱۔ والدین کے حق میں یہ دعا کیا کرو: (رَبِّ ارْحَمْهُمَا	۱۷	۳	۲
	کَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا) اے رب! تو ان پر			
	رحم فرما جیسے انہوں نے مجھ کو پالا جبکہ میں چھوٹا سا تھا۔			
۲۹۷	۲۔ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا۔	۴۶	۲	۵
	اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور			



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

اس کو تکلیف سے جنا اور اس کا حمل میں رہنا اور دودھ چھڑانا تیس سال  
چھینے میں ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی قوت کو پہنچا اور چالیس تک برس کی  
عمر کو پہنچ گیا تو کہنے لگا:-

”اے میرے پروردگار! میری قسمت میں کر کہ میں تیرے  
احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ  
پر کیا اور یہ کہ میں نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے  
اور مجھ کو نیک اطوار دے۔ میں نے توبہ کی اور میں حکم بردار ہوں۔“

۲۹۸۔ ۳۔ ایسے ہی لوگوں سے ہم ان کے اچھے عمل قبول کرتے  
ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں۔ وہ اصحاب  
جنت میں سے ہیں۔ یہ پچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا ہے۔

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-  
حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ماں باپ کے  
انتقال کے بعد ان کی کوئی خدمت اولاد کے ذمہ ہے؟ ارشاد فرمایا:- ”ہاں! وہ  
نماز پڑھنا۔ ماں باپ کے لئے استغفار کرنا۔ اگر انھوں نے کسی سے کوئی  
وعدہ کیا ہو تو اس کو پورا کرنا۔ ماں باپ کے واسطے سے جن لوگوں کی رشتہ داری  
ہوتی ہے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ ماں باپ کے دوستوں کی عزت  
اور اکرام کرنا۔ یہ سب باتیں ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں  
شامل ہیں۔“ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک اعرابی مکہ کے راستہ میں ملا۔ آپ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس پر اس کو سوار کرایا۔ اپنے سر کا عمامہ اُتار کر بھی اس کو دے دیا۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کا بھلا کرے۔ یہ دیہاتی لوگ تھوڑی سی چیز سے بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس شخص کا باپ (میرے والد بزرگوار) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ کا دوست تھا اور میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ :-

”سعادت مند اولاد کی بڑی خدمت یہ ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک اور بہترین برتاؤ کرے۔“ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مدینہ منورہ گیا تو میرے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے اور فرماتے لگے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے عرض کیا۔ مجھے آپ کی تشریف آوری کی وجہ معلوم نہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ :-

”جو اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ میرے والد اور تمہارے بھائی کی دوستی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ سلوک کروں تاکہ میرے ماں باپ کی روح خوش ہو۔“

(ابن حبان)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	۴- اولاد کا حق			
	(۱) اچھے نام رکھنا			
۲۹۹	۱- ایمان لانے کے بعد بڑے نام رکھنا گنہگاری کا کام ہے۔	۴۹	۲	۱
۱	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			
①	حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-			
	”لوگو! تم قیامت میں اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ پس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔“ (ابوداؤد)			
②	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-			
	”جس نام میں عبدیت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔“ (بخاری)			
③	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-			
	”ناموں میں محبوب ترین نام اللہ کی نظر میں عبد اللہ ہے۔“ (مسلم)			
④	حضرت وصیب الجشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :-			

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	”پنمبروں کے نام پر نام رکھا کرو۔ اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ، عبد الرحمن نام بہت محبوب ہیں۔“ (البوداد)۔		
⑤	حضرت ابو صریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا نام برہ تھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر زینب رکھ دیا۔ (بخاری)		
④	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا۔ سرکار نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔ (ترمذی - مسلم)		

## (۲) پرورش

۳۰۰	۱۔ اولاد کو دودھ پلانے کی کل مدت پورے دو سال ہے۔	۲	۳
۳۰۱	۲۔ حمل کے پوچھل ہونے سے دودھ چھڑانے تک کی کل مدت تیس مہینے ہے۔	۵	۲
۳۰۲	۳۔ بچوں والی عورتوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں ان عورتوں کا کھانا اور کپڑا دستور کے موافق باپ کے ہوتے ہوگا۔ کسی کو اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو۔ اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے۔ پھر اگر ماں باپ دونوں اپنی رضا مندی اور باہمی مشورے سے	۲	۳۰



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

یہ چاہیں کہ (دنگ برس کے اندر ہی) دودھ چھڑالیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اگر تم یہ چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دایہ سے دودھ پلواؤ تو بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ جبکہ دستور کے موافق جو کچھ اس (دایہ) کو دینا کیلئے وہ ادا کر دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

۳۰۳

۴۔ جن عورتوں کو تم نے طلاق دے دی ہو ان کو

(عدت گزارنے کے لئے) اپنے مقدور کے موافق رہنے کے واسطے گھر دو جہاں تم خود رہتے ہو۔ اور ان کو

ایذا دینے کا ارادہ مت کرو کہ ان کو تنگ کرنے لگو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرو حتیٰ کہ وہ بچہ جن لیں۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر اس بچے کو دودھ پلائیں تو ان کو ان کی اجرت ادا کرو۔ اور آپس میں نیکی سکھاؤ۔ اور اگر تمہاری آپس میں ضد اور تکرار ہو تو پھر کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے (اس کو اجرت پر رکھ لو)۔

۳۰۴

۵۔ چاہیئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ

کرے اور جس کو نبی ملی روزی ملتی ہے وہ اتنا ہی خرچ کرے جتنا اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے جس کو جس قدر دیا ہے، اس سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی فرمادے گا۔

حضرت علامہ عثمانی نے حواشی میں جو وضاحت فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-

ف:

(۱) دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے۔ اس میں کمی بھی کی جاسکتی ہے۔

(۲) باپ کے ذمے لازم ہے کہ دودھ پلانے والی کو کھانا کپڑا دے۔

(الف) منکوحہ کی صورت میں تو اس لئے کہ وہ اس کی بیوی ہے۔

(ب) مطلقہ کی صورت میں اس لئے کہ وہ عدت میں ہے اور اس کی وجہ سے دودھ پلا رہی ہے۔

(ج) دایہ کی صورت میں اس لئے کہ اس کی اجرت دینی ہی ہوگی۔

(۳) اگر باپ مرحلے تو بچے کے وارثوں پر بھی لازم ہے کہ دودھ پلانے کی

مدت میں اس کی ماں کے کھانے کپڑے کا خرچ اٹھائیں اور تکلیف نہ

پہنچائیں اور وارث سے مراد وہ وارث ہے جو حرم بھی ہو۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سب سے مقدم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا ضروری ہے۔ پھر جو

لوگ رشتے میں قریب ہوں ان پر خرچ کرنا چاہیئے“ (طبرانی)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی

غلام کو آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار

اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں اجر اور ثواب کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

لحاظ سے افضل وہ دینا رہے جو اہل و عیال کے نان نفقہ میں خرچ کیا جائے۔  
(مسلم)

(۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
”جس شخص نے اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو صدقہ کا ثواب دیتا ہے۔“ (بخاری - مسلم)

### (۳) تربیت

۳۰۵	۱۔ اسے ایمان والا اپنی اولاد کو بھی جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔	۴۴	۶
۳۰۶	۲۔ ان کو نماز کی تلقین کرتے رہو۔	۲۰	۸
۳۰۷	۳۔ جیسا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین فرمایا کرتے ہیں۔	۱۹	۵
۳۰۸	۴۔ (اور خود ان کی تربیت ان کے والد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیسے عمدہ طریقے سے فرمائی تھی کہ)	۳۷	۳
	جب ننھے بیٹے سے خواب کا تذکرہ فرمایا کہ میں نے	۳۷	۳

خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بتا تیری کیا صلاح ہے تو (اس ہو نہا اور تربیت یافتہ) بیٹے نے عرض کیا۔ ”ابا جان! آپ کو جو حکم ملا ہے اُسے کر ڈالئے۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھ کو صابروں میں سے پائیں گے۔“

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۰۹	۵- اسی تربیت کی جھلک حضرت لقمان علیہ السلام کی ان نصیحتوں میں بھی پائی جاتی ہے جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کیں۔	۳۱	۲	سالم رکعت
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			
①	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”ایک شخص کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا سارے تین سیر فلہ یا کعبوریں وغیرہ صدقہ دینے سے بہتر ہے۔“ (ترمذی)			
②	حضرت ایوب بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”ایک باپ کا اپنے بیٹے پر ادب سکھانے سے بڑھ کر اوروہ کوئی احسان نہیں ہے۔“ (ترمذی)			
③	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی ایک کعبور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”ہاخ تھو۔ ہاخ تھو۔ منہ سے نکال کر پھینک دو۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے !!“ (مسلم)			





مبتلا کیا گیا اور پھر اس نے خوش دلی کے ساتھ ان کی پرورش کی اور ان پر احسان کیا تو یہ لڑکیاں دوزخ کی آگ سے آ رہی بن جائیں گی۔  
(بخاری - مسلم بطور)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو تین کھجوریں عنایت فرمائیں۔ اس نے ایک ایک تو ان دونوں بچیوں کو دے دی، تیسری خود کھانا چاہتی تھی کہ بچیوں نے وہ کھجور بھی مانگی تو اس نے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی آدھی آدھی دونوں لڑکیوں کو دے دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا:-  
”یہ عورت دوزخ سے آزاد کر دی گئی اور اس پر جنت واجب ہو گئی۔“  
(مسلم)

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوں اور اس نے ان کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو میں اور وہ شخص اس طرح ساتھ ہوں گے جیسے بیچ کی انگلی کلے کی انگلی کے ساتھ ہے۔“ پھر آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر بھی دکھایا۔  
(مسلم)

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ”جس نے دو لڑکیوں کو پالا تو جنت میں وہ اور میں اس طرح داخل ہوں گے جیسے دونوں انگلیاں“ پھر آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر بھی دکھایا۔ (بخاری)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

⑤ حضرت انسؓ کی ایک تیسری روایت میں ہے کہ: ”جس نے تین یاد و لڑکیوں کی پرورش کی، تین یاد و بہنوں کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں یا مر گئیں تو جنت میں وہ اور میں دونوں انگلیوں کی طرح ملے ہوئے ہوں گے۔“ (ابن حبان)

④ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔  
”جو شخص اپنی لڑکی کو زندہ درگور نہ کرے، نہ اس کو ذلیل سمجھے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر مقدم کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔“ (البو داؤد)

## (۵) قتل اولاد اور ضبط تولید

۸	۱۶	۴	۱- مشرکین کی نظروں میں ان کے شرکا (معبودانِ باطل و شیاطین) نے ان کی اولاد کے قتل کو مزین کر کے دکھایا تاکہ اس طرح ان کی ہلاکت کا سامان کریں اور ان کے دین میں گڑ بڑی ڈال دیں۔	۳۱۳
۱۱	۱۶	۴	۲- (ان شیطانوں کے پیچھے لگ کر) جن لوگوں نے اپنی اولاد کو تارانی سے بغیر سمجھے ہلاک کیا وہ تباہ و برباد ہو گئے۔	۳۱۴
۱	۱۹	۴	۳- آؤ میں تم کو سنا دوں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کچھ حرام کیا ہے (ان میں سے یکاہات یہ ہے کہ) تم اپنی	۳۱۵

نمبر شمار

مضمون

سورت

رکوع

آیت

اولاد کو مفلسی (تنگی رزق) کے ڈر سے ہلاک نہ کرو۔ بلاشبہ ہم تم کو بھی اور ان کو بھی رزق دیتے ہیں۔

۳۱۶ ۴۔ مفلسی (تنگی رزق) کے ڈر سے اولاد کو ہلاک کر دینا گناہ کبیرہ ہے۔

۳۱۷ ۵۔ اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ بلاشبہ وہ بیچاری اور بڑا راستہ ہے۔

۳۱۸ ۶۔ (تمہارے رب نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ) بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی مت جاؤ، چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور کسی جان کو جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے

ناحق ہلاک نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ حکم دیا ہے تاکہ تم کو عمل آجائے۔

عنوان ہذا کی پہلی آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-

”یہاں ”شرکاء“ کی تفسیر مجاہد نے ”شیاطین“ سے کی ہے۔ مشرکین کی انتہائی جہالت اور سنگدلی کا ایک نمونہ یہ تھا کہ بعض اپنی بیٹیوں کو سسر بننے کے خوف سے اور بعض اس اندیشہ پر کہ کہاں سے کھلائیں گے حقیقی اولاد کو قتل کر دیتے تھے اور بعض اوقات منت ملتے تھے کہ اگر اتنے بیٹے ہو جائیں گے یا فلاں مراد پوری ہوگی تو ایک بیٹا فلاں بت کے نام پر ذبح کریں گے۔ پھر اس ظلم و بے رحمی کو بڑی عبادت اور قربت سمجھتے تھے۔ شاید یہ رسم شیطان نے سنت خلیل اللہی کے جواب میں سمجھائی ہوگی۔ یہود میں بھی مدت تک قتل اولاد کی رسم بطور ایک عبادت و قربت کے



جاری رہی جس کا انبیاء بنی اسرائیل نے بڑی شد و مد سے رد کیا۔  
 پھر حال اس آیت میں قتل اولاد کی ان تمام صورتوں کی شناخت بیان  
 کی گئی ہے جو جاہلیت میں رائج تھیں۔ یعنی شیاطین قتل اولاد کی تکفین و  
 تزوین اس لئے کرتے تھے کہ اس طرح لوگوں کو دنیا و آخرت دونوں جگہ  
 تباہ و برباد کر کے چھوڑیں اور ان کے دین میں گڑبڑ ڈال دیں کہ جو کام ملت  
 ابراہیمی و اسماعیلی کے بالکل متضاد و منافی ہے، اسے ایک دینی کام اور  
 قربت و عبادت باور کرائیں۔ والعیاذ باللہ کجا سنت ابراہیمی اور کجا  
 یہ حماقت و جہالت !

۱۔ قتل اولاد کی عموماً پانچ صورتیں دنیا میں مختلف زمانوں میں رائج رہی ہیں۔  
 (۱) لڑکیوں کو رشتہ دامادی سے بچنے کے لئے قتل کرنا۔  
 (۲) معبودانِ باطل کا قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو بطور بھینٹ  
 کے قتل کر دینا۔

(۳) بدنامی کے ڈر سے بدکاری کے ذریعے قائم ہونے والے حمل کو روکنے  
 کی تدبیریں کرنا اور بصورت استقرار حمل بچے کو ہلاک کر دینا۔  
 (۴) بیمار یا کمزور عورت کی صحت کو برقرار رکھنے یا بعض حالتوں میں جان  
 بچانے کے لئے استقرار حمل کو روکنا یا حمل قرار پا جانے کے بعد بچے کو  
 پیدائش سے قبل ہلاک کر دینا۔

(۵) تنگی رزق کے ڈر سے اولاد کو ہلاک کر دینا۔

متذکرہ بالا پانچ صورتوں میں سے پہلی تین کی حرمت تو ظاہر و باہر ہے۔  
 چوتھی صورت کی بعض حالتوں میں شریعت اسلامیہ نے اجازت دی ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

جس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ البتہ پانچویں صورت ایسی ہے کہ جس میں بعض لوگ تنگی رزق کی آڑ لے کر مختلف عنوانات کے تحت ضبط تولید کو جائز کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ تقسیم رزق کے بارے میں اسلامی نظریے سے عدم واقفیت ہے۔ تقسیم رزق کے بارے میں اسلامی نظریہ یہ ہے :-

۳۱۹	۷۔ اللہ تعالیٰ نے رزق کی تقسیم اپنے ذمے رکھی ہے اور عبادت بندوں کے ذمے (اور قرآن کریم میں جگہ جگہ صاف ارشاد فرمایا ہے کہ)	۵۱	۳	۱۲-۱۰
۳۲۰	۸۔ تمہارا رزق آسمانوں میں ہے (اور تم اس کو زمین میں بکھے ہوئے ہو)۔	۵۱	۱	۲۲
۳۲۱	۹۔ ہم ہی نے تم کو زمین میں جگہ دی اور اس میں تمہاری معیشت کے اسباب پیدا کئے ہیں۔	۷	۱	۱۰
۳۲۲	۱۰۔ اور ہم ہی دنیا کی زندگی میں تمہارے درمیان تمہاری روزی تقسیم کرتے ہیں۔	۱۵	۲	۵
۳۲۳	۱۱۔ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں لیکن ہم ہر چیز ایک معینہ انداز سے سے نازل کرتے ہیں۔	۲۳	۳	۷
۳۲۴	۱۲۔ (اس بارے میں ہمارا اصول یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے ذکر سے اعراض کرتا ہے اس پر ہم (اس دنیا میں) روزی تنگ کر دیتے ہیں اور آخرت میں اس کو اندھا اٹھائیں گے۔	۲۰	۷	۹

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۲۵	۱۳۔ کہیں کفار و مشرکین (پر رزق کی فراخی اور ان کے شہروں میں (بڑے طمطراق سے) چلنے پھرنے سے تم دھوکا نہ کھا جانا۔	۴۰	۱	۴
۳۲۶	۱۴۔ وہ تو جانوروں کی طرح کھاتے ہیں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے۔	۴۰	۲	۱
۳۲۷	۱۵۔ ایسے نالائقوں اور نافرمانوں کو زیادہ دے کر ڈھیل دینا تو ہماری قدیم سنت ہے۔	۳۵	۵	۸-۵
		۱۸	۸	۲
		۷	۱۲	۳-۱
		۱۱	۹	۹-۷
		۱۶	۴	۹-۸
		۱۷	۸	۷
۳۲۸	۱۶۔ اور ہماری سنت کبھی بدلا نہیں کرتی۔	۱۷	۸	۷
۳۲۹	۱۷۔ اگر لوگوں کو ایک واحد جماعت بن جانے سے روکنے کی مصلحت مانع نہ ہوتی تو ہم کافروں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی اور دروازے اور تخت سونے کے بنادیتے۔ لیکن یہ سب کچھ صرف دنیا کی زندگی کا برت لینا ہے اور آخرت تیرے رب کے ہاں متقیوں ہی کے لئے ہے۔	۴۳	۳	۱۰-۸
۳۳۰	۱۸۔ پس تم کو چاہیے کہ اولاد کو تمگی رزق کے ڈر سے کبھی ہلاک نہ کرو۔	۴	۱۹	۱
		۱۷	۴	۱
۳	متذکرہ بالا حوالہ نمبر ۱۷ والی آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانی نے خواہش میں تحریر فرمایا ہے:- ”یعنی اللہ کے ہاں اس دنیوی مال و دولت کی کوئی قدر نہیں، نہ اس کا			

دیا جانا کچھ قرب و وجاہت عند اللہ کی دلیل ہے۔ یہ تو ایسی بے قدر اور حقیر چیز ہے کہ اگر ایک خاص مصلحت مانع نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کافروں کے مکانوں کی چھتیں، زینے، دروازے، چوکھٹ، قفل اور تخت چوکیاں سب چاندی اور سونے کی بنا دیتا مگر اس صورت میں لوگ دیکھ کر کہ کافروں ہی کو ایسا سامان ملتا ہے عموماً کفر کا راستہ اختیار کر لیتے (الاماشاء اللہ) اور یہ چیز مصلحت خداوندی کے خلاف ہوتی۔ اس لئے ایسا نہیں کیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر ایک پتھر کے بازو کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا۔ بھلا جو چیز خدا کے نزدیک اس قدر حقیر ہو اسے سیادت و وجاہت عند اللہ اور نبوت و رسالت کا معیار قرار دینا کہاں تک صحیح ہو گا۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں یہ ناظرین ہیں :-

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باری تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے لئے مکہ کے تمام پہاڑوں کو سونا بنا دوں۔ تو میں نے عرض کیا کہ اے مولا ! نہیں۔ میں سونا چاندی کچھ نہیں چاہتا بلکہ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں ایک دن کھانا کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ پس جب مجھ کو بھوک لگے تو میں تیری درگاہ میں گریہ و زاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میرا پیٹ بھر جائے تو تیری تعریف اور تیرا شکر کروں۔

(مسند احمد - ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے



دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! نسب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک کون سا ہے؟ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تو کسی دوسرے کو خدا کا ہمسر قرار دے حالانکہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا واقعی یہ بڑا گناہ ہے۔ پھر اس کے بعد کون سا؟ ارشاد فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائے گی۔ میں نے عرض کیا اس سے

کے بعد کون سا؟ فرمایا: ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔ (مسلم)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تقدیر دعا ہی سے نکلتی ہے اور عمر رشتہ دار کے ساتھ احسان کرنے ہی سے زیادہ ہوتی ہے اور گناہ سے آدمی کا رزق کم ہو جاتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جوٹ بولنے سے رزق گھٹ جاتا ہے۔“ (بخاری - مسلم)

حضرت میمونہ بنتی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب زنا پھیل جائے گا تو فقر و مسکنت اور ذلت عام ہو جائے گی۔“ (البیہقی بطولہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! محمد کو اور میری اولاد کو بعد ضرورت رزق عطا فرما۔“ (بخاری - مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور ضرورت کے لائق رزق پایا اور اللہ نے اس کو قناعت عطا فرمائی، اس نے فلاح پائی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

”اے انسان ! تو میری عبادت کے واسطے فاسخ ہو جا، میں تجھے غنی کر دوں گا اور غریبی کو تیرے پاس نہ آنے دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تجھ کو بے شمار کاموں میں مشغول کر دوں گا اور فقیری کو تجھ سے دور نہیں کروں گا۔“ (مسند احمد - ابن ماجہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”زیادہ بچے جننے والی اور زیادہ محبت کرنے والی عورتوں سے شادی کرو۔ میں اپنی امت کی کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔“ (البو داؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ یمن کی طرف جانے کا حکم دیا تو آپ میرے ساتھ چلے اور مجھ کو نصیحت فرماتے جا رہے تھے۔ میں سوار تھا اور حضورؐ میری سواری کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔ جب نصیحت سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا : اے معاذ ! تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکو گے اور تم میری اس مسجد اور میری قبر کی طرف گزرو گے۔ پس میں حضورؐ کی جدائی کے صدمے سے زار و قطار رونے لگا۔ سرکار نے فرمایا :-

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

"اے معاذ! یاد رکھو کہ" متقی اور بہتر گار لوگ میرے نزدیک اور سب سے بہتر ہوں گے۔ (مسند احمد)

تقسیم رزق کا مفصل بیان کتاب ہذا کے حصہ سلامی اقتصادیات کے باب اول تقسیم رزق میں ملاحظہ ہو۔

### (۶) اولاد کی موت پر صبر کرنا

۱- (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم تم کو ضرور آزمائیں گے  
تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں، جانوں  
اور بچوں کے نقصان سے اور ان صبر کرنے والوں کو

خوشخبری سنارہیتے جو مصیبت کے وقت یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے ہیں  
اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۵)

۲- ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی عنایتیں اور رحمتیں  
نازل ہوتی ہیں اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کسی شخص کا چھوٹا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے  
تم نے میرے بندہ کے بچے اور اس کے دل کے پھل کو لے لیا۔ وہ عرض کرتے  
ہیں، الہی! ایسا ہی ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ پھر اس بندے نے اس صدمہ کی

خبر سن کر کیا کیا! فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰہِ  
 وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ پڑھا۔ ارشاد ہوتا ہے اس بندہ کے لئے جنت  
 میں گھر بناؤ اور اس گھر کا نام بیت المحمّد رکھو (ترمذی)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

②

”مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنتی ہیں۔ قیامت میں وہ اپنے ماں باپ کے  
 دامن پر گر کر کھینچیں گے اور جب تک اللہ تعالیٰ ان کے ماں باپ کو جنت میں  
 نہ داخل کر دے گا وہ ان کا پیچھا نہ چھوڑیں گے“ (مسلم)  
 حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جس عورت کا کچا حمل گر جائے گا  
 اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے گی تو یہ کچا بچہ اپنی آئندہ نال میں لپیٹ کر  
 اپنی ماں کو جنت میں لے جائے گا“ (احمد - طبرانی)

③

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا:

④

”جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر گئے، خدا تعالیٰ اس کو جنت میں داخل  
 کرے گا۔ اس کی بخشش کا سبب وہ فضل و رحمت ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا  
 ان بچوں پر ہے“ (بخاری)

⑤

حضرت عقبہ بن عبد السلامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس کے تین نابالغ بچے مر گئے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اس کا  
 استقبال کرتے ہوں گے، پہلے جس دروازے سے داخل ہو جائے“ (ابن ماجہ)



④

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کسی شخص کے تین بچے مر جائیں اور پھر اس کو آگ چھوئے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ صرف قسم پورا کرنے کے لئے ضراط پر سے ضرور گزارا جائے گا۔“ (بخاری میکم)

⑤

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ ”جس کے دو بچے آگے جا چکے اور اس نے ان کی موت پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔“

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا - یا رسول اللہ! اگر کسی کا ایک ہی ہو؟ - ارشاد فرمایا: ”اے نیک توفیق والی! ایک کا بھی یہی حکم ہے۔“ پھر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اگر کسی کا ایک بھی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی امت کی جانب سے پھر میں آگے جانے والوں میں ہوں۔ میری امت کو میری موت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔“ (ترمذی)

## (۷) متبنی کے احکام

زمانہ جاہلیت میں جب کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی تو وہ کسی دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیا کرتا تھا اور اس کو متبنی کہتے تھے۔ وہ متبنی اپنے اس مصنوعی باپ کی تمام جائداد کا مالک ہو جاتا تھا اور اس کو بیٹے کے تمام حقوق حاصل ہوتے تھے۔ شریعت اسلامیہ نے اس رسم کو بالکل ختم کر دیا۔ اور متبنی کی کوئی حیثیت تسلیم نہیں کی۔ قرآن کریم میں اس مسئلہ کو

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	اس طرح بیان کیا گیا ہے۔		
۳۳۳	۱۔ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے پیٹ میں ڈو دل نہیں بنائے (اسی طرح کسی شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے) اور تمہارے لئے پالکوں کو تمہارے بیٹے نہیں بنایا یہ تو تمہارے منہ کی بات ہے اور اللہ ٹھیک بات کہتا ہے اور وہی راہ سمجھاتا ہے۔ تم ان کو ان کے باپوں کی طرف ہی منسوب کر کے پکارا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی پورا انصاف ہے۔ اگر تم کو یہ معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی اور رفیق ہیں۔ ہاں اگر بھولے سے ایسا ہو گیا تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر دل سے ارادہ کر کے (ان کو اپنا بیٹا کہو تو وہ گناہ ہے) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔	۳۳	۱
۳۳۴	۲۔ (اگر تمہارا لے پالک اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو تمہارے لئے جائز ہے کہ اس مطلقہ عورت سے شادی کر لو۔ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو متبئی بنالیا تھا اور زینبؓ کا اس سے نکاح کر دیا تھا، مگر ان دونوں کی آپس میں منی نہ تھی۔ اس پر زید نے زینب کو طلاق دے دی تو) اللہ تعالیٰ نے خود زینب کا نکاح حضورؐ سے باندھ دیا۔ (اور فرمایا کہ یہ اس لئے کیا ہے) تاکہ لوگوں کو اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے جبکہ وہ ان سے الگ ہو چکی ہوں، نکاح کرنے میں کوئی وقت پیش نہ آئے۔	۳۳	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## ۷۔ اپنی جان کا حق

## (۱) خودکشی مست کرو

۳۳۵	۱۔ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مبتلا کر دو۔	۲	۲۴	۷
۳۳۶	۲۔ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔	۲	۵	۴
۳۳۷	۳۔ جو کوئی ظلم و تعدی سے ایسا کرے گا اس کی سزا جہنم ہوگی۔	۲	۵	۵

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ وہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور جس طرح سے (دنیا میں) اپنی جان کو ہلاک کیا ہے اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرایا ہوگا وہ پہاڑ پر سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پیا ہوگا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا ہوگا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔“ (بخاری - مسلم)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا :- ”جس نے اپنا گلا گھونٹا اس کا دوزخ میں گلا گھونٹا جائے گا اور جس نے اپنے آپ کو زخم لگایا وہ زخم لگایا جائے گا۔“ (بخاری)



نمبر شمار	مضمون
۳	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک زخمی آدمی نے اپنے گلے میں تیر بھونک کر خودکشی کر لی تو حضورؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ (ابن حبان)
۴	حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «ایک زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے بندے! تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی میں نے تجھ پر جنت حرام کر دی» (بخاری)
۵	حضرت ہشل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کفار سے جہاد کر رہا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: «ہماری جماعت میں یہ جہنمی ہے۔ لوگوں کو حضورؐ کے اس کلام پر تعجب ہوا کہ ایک مسلمان جو جہاد میں شریک ہے جہنمی کیسے ہوگا؟ چنانچہ ایک شخص نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی نگرانی کرنے لگا، یہاں تک کہ وہ شخص زخموں سے چرہ ہو کر گر پڑا اور زخموں کی تکلیف نہ برداشت کرتے ہوئے اپنی تلوار سے خود ہی اپنی گردن کاٹ ڈالی۔ تو جو شخص نگرانی کر رہا تھا وہ بھاگا ہوا سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: «آدمی تمام عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن آخر وقت میں اس سے ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ جہنم میں جھونک دیا جاتا ہے» (بخاری۔ مسلم)



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

## (۲) اپنے آپ کو عذابِ جہنم سے بچاؤ

۳۳۸ ۱ - اے ایمان والو! اپنی جانوں کی فکر کرو۔

۳۳۹ ۲ - اور اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔

۳۴۰ ۳ - اپنے نفس کو ایسے لوگوں کی صحبت میں روکے رکھو جو

اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور بس اسی کی

رضا مندی چاہتے ہیں۔

۳۴۱ ۴ - اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی

کی ہے، میری رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بلاشبہ میں تو سب کے

سب گناہ بخش دیتا ہوں اور میرا نام تو غفور و رحیم ہے۔

۳۴۲ ۵ - پس تم عذابِ آنے سے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع

ہو جاؤ اور اس کی نازل کردہ بہتر بات پر چلو اور اسی کے

مطیع ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اچانک تم پر عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو،

پھر کوئی تمہاری مدد نہ آئے، اور بعد میں تم کو اپنی خطاؤں پر بچتا نہ پڑے

اور یہ کہنا پڑے کہ اگر اللہ نہیں ہدایت دے دیتا تو ہم متقی ہو جاتے یا عذاب کو

دیکھ کر تم کو یہ کہنا پڑے کہ کاش ہم کو دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے کہ نیکی

کریں اور پھر وہاں سے یہ جواب ملے کہ میری نشانیاں تمہارے پاس

آئی تھیں، پھر تم نے ان کو جھٹلایا اور تکبر کیا اور تم کافروں میں

سے ہو گئے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۳) خود داری			
۳۴۳	۱۔ بغیر بلائے کسی دعوت میں مت جاؤ، بلکہ جب تم کو دعوت دی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو فوراً واپس آ جاؤ۔	۳۳	۷	۱
	باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہو۔			
۳۴۴	۲۔ زمین پر اگر کرمت چلو۔	۱۷	۴	۷
		۳۱	۲	۷
۳۴۵	۳۔ بلکہ اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔	۳۱	۲	۸
۳۴۶	۴۔ اور آواز میں اعتدال پیدا کرو۔	۳۱	۲	۸
۳۴۷	۵۔ لغویات کے پاس سے شریف انسانوں کی طرح سے گزر جایا کرو۔	۲۵	۶	۱۲
۳۴۸	۶۔ دوسروں کو جواب میں ایسی بات کہو جو ان کی بات سے بہتر ہو۔	۴۱	۵	۲-۳
۳۴۹	۷۔ ہمیشہ پختہ اور سیدھی بات کہو۔	۳۳	۹	۲
۳۵۰	۸۔ جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔	۱۷	۴	۶
۳۵۱	۹۔ بلکہ ایسی بات کہو کہ لے اپنی زبان کو بھی مت کھولو۔	۲۲	۲	۵
۳۵۲	۱۰۔ لوگوں سے اچھی بات کہو۔	۲	۱۰	۱
۳۵۳	۱۱۔ اور ہر کسی سے معقولیت سے بات کرو۔	۴	۱	۸
۳۵۴	۱۲۔ زبان کو میڑ کر (طنز سے) بات کرنا بالکل ترک کر دو۔	۴	۷	۴
		۲	۱۳	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۵۵	۱۳۔ (دوسروں کی حقارت کے لئے آنکھ دبا کر یا) گال پھلا کر بات نہ کیا کرو۔	۳۱	۲	۷
ف	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			
①	حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”تم لوگ دوسروں کے مشوروں کے محتاج نہ بنو بلکہ خود صاحب الرائے اور پختہ ارادہ کرنے والے بنو اور بے بلائے ہوئے کسی کے گھر کھانا کھانے نہ جایا کرو۔ تم کہتے ہو کہ جو ہم سے نیکی کرے گا ہم بھی اس سے نیکی کریں گے اور جو بُرائی کرے گا ہم بھی اس سے بُرائی کریں گے۔ تم کو چاہئے کہ تم اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنا لو کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو اور جو تم سے بدی کرے تم اس سے بھی بدی نہ کرو بلکہ اس پر احسان کرو۔“ (ترمذی - مشکوٰۃ)			
②	حضرت عبداللہ بن مسرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اچھا طور و طریق متانت اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں جز ہے۔“ (ترمذی)			
③	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”اچھا طریقہ اور سمت حسن اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں جز ہے۔“ (ابوداؤد)			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
①	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:۔ ”تجھ میں دو عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ بردباری اور متانت۔“			
⑤	حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”متانت اور بردباری اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نصیب ہوتی ہے اور عجلہ بازی شیطان کی حرکت ہے۔“			
	(ترمذی)			

## ۸۔ حقوق زوجین

ف جب سے اللہ تعالیٰ نے اس صنفِ ہستی پر حضرت انسان کو دہود بختا، انسانی معاشرے میں حقوق زوجین کا مسئلہ نہایت ہی اہم مسئلہ رہا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کو ایک مستقل باب ۴۴ عورت اور اسلام میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیے۔

## ۹۔ قرابت دار کا حق

۱۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	فرمایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دئے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے واسطے سے تم (آپس میں) سوال کرتے ہو۔ اور قرابت داروں کے حقوق کا خیال رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔			
۳۵۷	۲ - قرابت داروں کے ساتھ احسان کرو۔	۲	۱۰	۱
		۴	۶	۳
۳۵۸	۳ - ان سے دوستی اور نیکی کا سلوک کرو۔ جو کوئی نیکی کریگا ہم اس کی خوبی کو اور بڑھا دیں گے۔	۴	۳	۲
۳۵۹	۴ - اور نیکی یہ ہے کہ ایمان لاکر قرابت داروں کو اپنی محبت سے اپنا مال دو۔	۲	۲۲	۱
۳۶۰	۵ - اللہ تعالیٰ تم کو انصاف کرنے اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔	۱۴	۱۳	۱
۳۶۱	۶ - پس تم قرابت داروں کے لئے مال خرچ کرو۔ جو بھلائی بھی تم کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہے۔	۲	۲۶	۵
۳۶۲	۷ - تقسیم وراثت کے وقت بھی قرابت داروں کا خیال رکھو اور (ان میں سے جن کو وراثت میں کوئی حق نہ پہنچتا ہو) ان کو کچھ کھلا دیا کرو اور ان سے اچھی بات کہو۔	۴	۱	۸
۳۶۳	۸ - قرابت داروں میں اگر کوئی یتیم ہو تو ان کو بھوک میں کھانا کھلا دیا کرو۔	۹۰	۱	۱۵-۱۴
۳۶۴	۹ - غرضیکہ قرابت دار کا حق ادا کر دیا کرو اور بجا خرچ	۱۷	۳	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۶۵	مت کرو۔ یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے خواہاں ہیں۔ اور یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔ ۱۰۔ جو لوگ حکومت ملنے پر ملک میں فساد پھیلاتے ہیں اور قرابت داروں کا لحاظ توڑتے ہیں، ان پر خدا کی لعنت ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پھر سے کر دیتا ہے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیتا ہے (یعنی وہ حق بات کو سنتا اور دیکھتے نہیں ہیں)	۳۰	۴	۱۱
۳۶۶	۱۱۔ تم میں سے بڑے درجے والے اور کشائش والے لوگوں کو چاہیے کہ اس بات پر قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں، مسکینوں اور ہاجروں کو اللہ کی راہ میں نہیں دیں گے اور چاہیے کہ (اگر کسی قرابت دار سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اس کی معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے۔ اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا مہربان ہے۔	۲۴	۳	۲
۱۰	حضرت علامہ عثمانی نے اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے :- "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر طوفان اٹھانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شریک ہو گئے۔ ان میں سے ایک حضرت مسطح تھے جو ایک مجلس ہاجر ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ قصہ افک سے پہلے حضرت صدیق اکبر ان کی امداد اور خبر گیری کیا کرتے۔ جب یہ قصہ ختم ہوا اور عائشہ صدیقہ کی براءت آسمان سے نازل ہو چکی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہ کروں گا۔ شاید بعض دوسرے صحابہ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو۔ اس پر یہ آیت			

نازل ہوئی۔ یعنی تم میں سے جن کو اللہ نے دین کی بزرگی اور دنیا کی وسعت دی ہے۔ انہیں لائق نہیں کہ ایسی قسم کھائیں۔ ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں۔ بڑی جوانمردی تو یہی ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا جائے۔ محتاج رشتہ داروں اور خدا کے لئے وطن چھوڑنے والوں کی اعانت سے دست کش ہو جانا بزرگوں اور بہادروں کا کام نہیں۔ اگر قسم کھالی ہے تو ایسی قسم کو پورا مت کرو۔ اس کا کفارہ ادا کرو۔ تمہاری شان یہ ہونی چاہیے کہ خطاکاروں کی خطا سے اغماض اور درگزر کرو۔ ایسا کرو گے تو حق تعالیٰ تمہاری کوتاہیوں سے درگزر کرے گا۔ کیا تم حق تعالیٰ سے عفو و درگزر کی امید اور خواہش نہیں رکھتے؟ اگر رکھتے ہو تو تم کو اس کے بندوں کے معاملہ میں یہ ہی خواہش اختیار کرنی چاہیے۔ گویا اس میں ”تخلق باخلاق اللہ“ کی تعلیم ہوئی۔ احادیث میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے جب سنا ”اَلَا تَجِبُوْنَ اَنْ يَّعْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ“ (کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے؟) تو فوراً بول اٹھے ”بَلٰی يَا رَبَّنَا اِنَّا نَجِبُ“ (بے شک اسے پروردگار! ہم ضرور چاہتے ہیں) یہ کہہ کر مسطح کی جو امداد کرتے تھے بدستور جاری فرمادی۔ بلکہ بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دگنی کر دی۔ رضی اللہ عنہ۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہر یہ ناظرین ہیں :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے، ہمان کا اکرام کرے،

## مضمون

## نمبر شمار

جو بات منہ سے نکالے اچھی نکالے ورنہ خاموش رہے : (بخاری - مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا :

”جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں برکت ہو اور اس کی

۲

عمر زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے : (بخاری - مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی کی ایک تیسری روایت میں ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا :

”لوگو ! اپنا نسب نامہ اور اپنے رشتہ داروں کے نام یاد رکھا کرو تاکہ

۳

ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے میں آسانی ہو۔ صلہ رحمی سے باہمی

محبت زیادہ ہوتی ہے اور مال بڑھتا ہے : (ترمذی)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب

۴

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”رحم (بچہ دانی) عرش الہی سے لٹکا ہوا عرض کرتا ہے جس نے

مجھ کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور جس نے مجھ کو قطع کیا اس کو خدا

۵

قطع کرے گا : (بخاری - مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”اصلی صلہ رحمی یہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار تجھ سے قطع تعلق کرے تو تو

اُس سے میل پیدا کرنے کی کوشش کر۔ صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ قطع کرنے والے

۶

سے تو بھی روٹھ کر بیٹھ جائے : (بخاری)

حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”بہترین صدقہ وہ ہے جو



ایسے شخص کو دیا جائے کہ وہ دشمن بھی ہو اور رشتہ دار بھی ۵

(ابن خزیمہ - طبرانی)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں رہتے مگر گنہگار اور فاجر بھی ہوں تب بھی صلہ رحمی کی برکت سے ان کے مال اور عمر کو بڑھا دیا جاتا ہے۔“  
(طبرانی)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے : ”میرا نام اللہ ہے، میرا نام رحمن ہے، میں نے ”رحم“ کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا۔ جو قطع رحمی کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔“  
(ترمذی - ابو داؤد)

حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : ”قاطع رحم جنت میں داخل نہ ہوگا۔“  
(بخاری - مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”شعبان کی پندرہویں شب میں تقریباً سب لوگ آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر قاطع رحم، ماں باپ کا نافرمان، شراب کا عادی، یہ تینوں اس رات میں بھی آزاد نہیں کئے جاتے۔“  
(بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا :  
 ”ہر جمعرات اور جمعہ کو خدا کے سامنے بنی آدم کے اعمال پیش کئے جلتے ہیں۔  
 خدا تعالیٰ سب کے اعمال قبول کر لیتا ہے مگر قاطع رحم کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔“  
 (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 ”جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک پہنچتی ہے لیکن قاطع رحم، ماں باپ کا نافرمان، بوڑھا زنا کار اور متکبر اس خوشبو سے محروم ہیں۔“  
 (طبرانی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 ”خدا کی رحمت ایسی قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم موجود ہوں۔“  
 (اصبہانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ دینے کی تاکید فرمائی تو کسی نے دریافت کیا، ہم اپنے قرابت داروں کو صدقہ دیں؟ سرکارؐ نے فرمایا : ”تجھ کو دو اجر ملیں گے، ایک صدقہ کا دوسرا صدقہ رحمی کا۔“  
 (بخاری۔ مسلم بطول)

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب

نمبر شمار	مضامین	سورت	رکوع	آیت
-----------	--------	------	------	-----

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "مسکین پر تو صدقہ کا ثواب ایک ہی گنا ہوتا ہے لیکن رشتہ دار کو دینے کا دوہرا ثواب ہوتا ہے۔ ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔" (نسائی)

## ۱۰۔ پڑوسی اور دوست کا حق

۳۶۷	۱۔ پڑوسی کے ساتھ احسان کرو، چاہے قرابت دار ہو یا اجنبی۔	۲	۴	۳
۳۶۸	۲۔ اپنے رفیقوں کے ساتھ بھی احسان کرو۔	۳۳	۱	۴
۳۶۹	۳۔ اور جو شخص تمہارے ساتھ بیٹھنے والا ہو اس کے ساتھ بھی احسان کرو۔	۲	۴	۳
۳۷۰	۴۔ اپنے دوست کے گھر سے کھانے میں تم پر کوئی تنگی نہیں ہے۔	۲۲	۸	۴
۳۷۱	۵۔ تمہاری دوستی اللہ اور رسول کے بعد صرف ایسے ایماندار لوگوں سے ہونی چاہیے جو نماز کو قائم رکھتے ہوں، زکوٰۃ ادا کرتے ہوں، رکوع کرنے والے ہوں، نیک باتوں کا حکم دیتے ہوں اور بُری باتوں سے روکتے ہوں۔	۵	۸	۵
۳۷۲	۶۔ جن لوگوں نے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور وہ دین اور اذان کا مذاق اڑاتے ہیں اور دنیا کی زندگی کے فریب میں آئے ہوئے ہیں، ان سے دوستی مت رکھو اور ان کو چھوڑ دو۔	۶	۸	۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۷۳	۷۔ جو دین کا مذاق اڑائیں ان کے پاس بھی مت بیٹھو۔			
	اگر تم نے ایسا کیا تو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) تم بھی ان	۴	۲۰	۶
	ہی کے ساتھی سمجھے جاؤ گے۔			
۳۷۴	۸۔ اپنے اور اللہ کے دشمنوں کو اور ان لوگوں کو جن پر اللہ	۶۰	۱	۱
	کا غضب ہوا دوست مت بناؤ۔	۶۰	۲	۷
۳۷۵	۹۔ اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو صبح و شام اپنے			
	رب کو پکارتے ہوں اور اس کی رضامندی کے خواہاں	۱۸	۴	۶
	ہوں۔ اور ان کو چھوڑ کر اپنی آنکھوں کو دنیا کی زینت			

کی طرف مت پسارو اور نہ ان لوگوں کی پیروی کرو جن کے قلوب یا دالہاں سے غافل ہوں اور جو اپنی خواہشات نفسانی کے پیچھے لگا کر حد سے گزرنے والے ہوں۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب تک کوئی شخص پڑوسی کے لئے بھی وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے، تب تک وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار قسم کھا کر ارشاد فرمایا :-

”جس کی ایذا اور شر سے ہمسائے محفوظ نہیں ہیں وہ عموماً نہیں ہے۔“ (بخاری - احمد)



مضمون

پہلے شمار

(۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

(۳۴) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا - یا رسول اللہ! میں قبیلہ بنی قلاں میں اترتا ہوں جو مجھ سے قریب تر ہمسایہ ہے، وہی زیادہ ایذا پہنچاتا ہے۔ آپ نے یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ”مسجد کے دروازے پر آواز لگا دو کہ چالینے گھر تک پڑوس ہے۔ جس شخص کے پڑوسی اس کے بوائے سے محفوظ نہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ کسی نے پوچھا - بوائے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شر۔“

(طبرانی)

(۳۵) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے ارادہ سے نکلے تو ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے پڑوسی کو ایذا پہنچائی ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا۔“

ایک شخص نے عرض کیا - یا رسول اللہ! میں نے پڑوسی کی دیوار میں پانی ڈال دیا تھا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ”تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔“

(بخاری - مسلم)

(۳۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے پڑوسی کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا۔“

(ابو الشیخ)

## مضمون

نمبر شمار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فلاں عورت بہت نماز پڑھتی ہے، صدقہ دیتی ہے، روزے رکھتی ہے، لیکن پڑوسیوں کو اپنی زبان درازی سے ستاتی رہتی ہے۔ فرمایا ایسی عورت جہنم میں ہے۔ اسی طرح دوسری عورت کا ذکر کیا گیا کہ اس کا نماز روزہ کم ہے، صدقہ بھی کم ہے، لیکن اس کے پڑوسی اس سے مامون ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ وہ جنت میں ہے۔ (احمد۔ بزار)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص خود پیٹ بھر کر سویا لیکن اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا پڑا رہا، وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا۔“ (طبرانی)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی روایت کرتے ہیں کہ پڑوسن سے زنا کرنا غیر عورتوں سے زنا کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔ نیز پڑوس میں چوری کرنا دس گھر چوری کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”جب کوئی مومن مرجاتا ہے اور اس کے پڑوسیوں میں سے دو شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اس مرنے والے کے اعمال میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں دیکھتے اور اللہ تعالیٰ کو اس کے غلات علم ہوتا ہے، تب بھی اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے، ان دونوں پڑوسیوں کی شہادت میرے بندے کے حق میں قبول کر لو اور میرے علم کی بات چھوڑ دو۔“

(ابن النجار)

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”جب کوئی مسلمان زندہ مرتا ہے اور اس کے قریب تر پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس پر خیر کی گواہی دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”میں نے اپنے بندوں کی شہادت ان کے علم کے مطابق قبول کر لی اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو میں نے بخش دیا“ (احمد)

## ۱۱۔ یتیم کا حق

### (۱) احسان

۳۷۶۔ ۱۔ یتیم کے ساتھ احسان کرو۔

۲  
۱۰  
۱

۲  
۴  
۳

۸۹  
۱  
۱۶-۱۷

۳۷۷۔ ۲۔ یاد رکھو! یتیم کی حرمت نہ کرنے والے پر رزق کی تنگی ہو جاتی ہے۔

۸۹  
۱  
۱۶-۱۷

۱۰۷  
۱  
۱-۳

۳۷۸۔ ۳۔ یتیم کو دھکے دینے والا اور محتاج کو کھانا نہ کھلانے والا گویا قیامت کے دن کو جھٹلانے والا ہے۔

۱۰۷  
۱  
۱-۳

۹۳  
۱  
۹-۱۱

۳۷۹۔ ۴۔ پس تم یتیم پر غصے مت ہو اور سائل کو مت جھڑکو اور اپنے رب کے احسانات کا ذکر کرو۔

۹۳  
۱  
۹-۱۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اگر کسی رائد عورت نے باوجود اپنی غربت اور حُسن و جمال کے نکاح نہیں کیا اور اپنے بچوں کی پرورش کے لئے اپنے نفس کو روک رکھا یہاں تک کہ وہ بچے بڑے ہو جائیں یا مر جائیں تو یہ عورت اور میں جنت میں دو انگلیوں کی طرح ساتھ ہوں گے۔“ (الوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”سب سے پہلے میں دروازہ جنت کا کھولوں گا۔ ایک عورت مجھ سے بھی آگے آگے جا رہی ہوگی۔ میں پوچھوں گا۔ تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی کہ میں وہ بیوہ ہوں جو بچوں کی پرورش کے لئے اپنے نفس کو روک رہی اور میں نے نکاح نہیں کیا۔“ (الولعی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سبب کوئی شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سال کے بدلے میں اس کو ایک نیکی عطا کرتا ہے۔“ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک شخص نے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ”یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر کر مسکین کو کھانا کھلا، یتیم نرمل ہو جائے گا۔“ (احمد)



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۲) مالی امداد اور اصلاح			
۳۸۰	۱۔ یتیم کی مالی امداد بھی کرو۔	۲	۲۶	۵
۳۸۱	۲۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لا کر اپنا مال اپنی محبت سے یتیموں کو دو۔	۲	۲۲	۱
۳۸۲	۳۔ (اے میرے حبیب! صلی علیک وسلم) آپ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اور اگر ان کا خرچ (اپنے خرچ کے ساتھ) ملا تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خرابی کرنے والے اور سنوارنے والے کو خوب جانتا ہے۔	۲	۲۷	۴
۳۸۳	۴۔ یتیم کو بھوک میں کھانا کھلا دیا کرو۔ قرابت دار یتیم کو بھوک کے دن کھانا کھلا دینا گویا ایک بہت دشوار گزار گھاٹی کو عبور کر لینا ہے۔	۹۰	۱	۱۵-۱۱
۳۸۴	۵۔ اور اپنی دلی محبت سے کھلاؤ اور پھر ان سے شکریہ مت چاہو۔	۷۶	۱	۹-۸
۳۸۵	۶۔ تقسیم وراثت کے وقت بھی یتیموں کا خیال رکھو اور ان کو بھی کچھ دے دو اور ان سے اچھی بات کہو	۴	۱	۸
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			
①	حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں دونوں جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں پھر دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (بخاری)			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۰	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جس نے یتیم کے کھلانے پلانے کا ذمہ لے لیا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا بشرطیکہ کوئی گناہ ایسا نہ کیا ہو جو بخشش کے قابل ہی نہ ہو۔“ (ترمذی)			
۲۱	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس قوم کی رکابی پر یتیم ہوتا ہے اور کھانے میں قوم اس کو شریک کرتی ہے تو شیطان اس قوم کے قریب نہیں آتا۔“ (طبرانی۔ اصہبائی)			

### (۳۱) یتیم کے مال کی حفاظت

۳۸۶	۱۔ یتیم کا مال ظلم کے ساتھ کھا جانا گویا اپنے پیٹ میں آگ بھرنے ہے۔	۴	۱	۱۰
۳۸۷	۲۔ پس تم یتیموں کے مال کے قریب مت جاؤ مگر احسن طریقے سے، حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں۔	۶	۱۹	۲
۳۸۸	۳۔ (اور جب وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو) یتیموں کو ان کا مال دے ڈالو۔ اور برے مال کو اچھے مال کے ساتھ نہ بدلو اور ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ۔ یہ بہت بڑا وبال ہے۔	۴	۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

۳۸۹۔ (لیکن اس بات کا خیال رکھو کہ) بے عقلوں کو ان کے مال مت دو کہ جن مالوں کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے سامانِ معیشت بنایا ہے اور ان (یتیموں) کو اس میں سے کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے معقول بات کہو۔

۳۹۰۔ اور یتیموں کو سدھالتے اور آزماتے رہو حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر ان میں ہوشیاری دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور یتیموں کا مال ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے پہلے نہ کھا جاؤ (اس ڈر سے) کہ یہ بڑے ہو کر (اپنے مال کا مطالبہ نہ کرنے لگیں) اور جس کو حاجت نہ ہو وہ مال یتیم سے بچتا رہے۔ اور جو کوئی محتاج ہو تو دستور کے موافق کھاوے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرو تو اس پر گواہ کر لو۔ اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کو کافی ہے۔

ان آیات کی تفسیر میں حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-

① "یتیموں کے سدھالنے اور آزمانے کی عمدہ صورت یہی ہے کہ کم قیمت معمولی چیزوں کی ان سے خرید و فروخت کرائی جائے اور اس کا طریقہ ان کو بتایا جائے۔۔۔۔۔ اور اگر بالغ ہو کر بھی اس میں ہوشیاری نہ آئے تو امام ابو حنیفہؒ کا یہ مذہب ہے کہ بچپن برس کی عمر تک انتظار کرو۔ اس دنیا میں جب اس کو سمجھ آ جائے، مال اس کے حوالے کر دو۔ ورنہ بچپن سال پر ہر حال میں اس کا مال اس کو دے دو، پوری سمجھ آئے یا نہ آئے۔"

② "یتیم کا مال ولی اپنے خرچ میں نہ لائے۔ اور اگر یتیم کی پرورش کرنے والا

محتاج ہو تو البتہ اپنی خدمت کرنے کے موافق یتیم کے مال میں سے درماہ لے لیوے  
مگر غنی کو کچھ لینا ہرگز جائز نہیں۔

۳ "جب کسی بچے کا باپ مر جائے تو چاہیے کہ چند مسلمانوں کے رو برو یتیم کا  
مال لکھ کر امانت دار کو سونپ دیں۔ جب یتیم بالغ ہو شیار ہو جائے تو اس  
تحریر کے موافق اس کا مال اس کے والے کر دیں اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اس کو  
سمجھا دیں اور جو کچھ یتیم کے والے کیا جائے شاہدوں کو دکھلا کر حوالہ کریں شاید  
کسی وقت اختلاف ہو تو بسہولت طے ہو سکے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کی حفاظت  
کرنے والا اور حساب سمجھنے والا کافی۔ ہے اس کو کسی حساب یا شہادت کی حاجت  
نہیں۔ یہ سب باتیں تمہاری سہولت اور صفائی کی وجہ سے مقرر فرمائیں۔ جاننا  
چاہیے کہ یتیم کا مال لینے اور دینے کے وقت گواہ کرنا اور اس کو لکھ لینا مستحب ہے۔  
اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

۲ "منجملہ مہلکات کے یتیم کا مال کھانا بھی مہلک ہے۔" (بخاری - مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا :-

۳ "کباثر سات ہیں۔ منجملہ ان کے یتیم کے مال کو ظلماً کھانا بھی کبیرہ گناہ ہے۔"  
(بخاری)

۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- "اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ یتیم کا مال



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

کھانے والے کو بہشت میں داخل نہ کرے۔ (حاکم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

” یتیم کا مال کھانے والے اس حال میں قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلنے ہوں گے۔“ (ابو یعلیٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا: ” میں نے معراج کی شب میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ پتھر کھا رہے ہیں اور جو پتھر کھاتے ہیں وہ نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یتامیٰ کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں۔“ (مسلم)

## (۴) یتیموں کا نکاح

۱۔ اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے  
تم ان کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو دوسری  
عورتوں سے ایک چھوڑ چار تک نکاح کر سکتے ہو اور  
اگر تم کو ڈر ہو کہ ان سے بھی انصاف نہ کر سکو گے تو صرف ایک عورت سے  
نکاح کرو۔ یا تمہاری باندیاں جو تمہاری ملک ہیں (وہ تمہارے تصرف میں آ سکتی ہیں)  
حضرت علامہ عثمانیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے :-  
” امارت صحیحہ میں منقول ہے کہ یتیم لڑکیاں جو اپنے ولی کی تربیت میں

ہوتی تھیں اور وہ لڑکی اس ولی کے مال اور باغ میں بوجہ قرابت باہمی شریک ہوتی تو اب دو صورتیں پیش آتیں۔ کبھی تو یہ ہوتا کہ ولی کو اس کا جمال اور مال دونوں مرغوب ہوتے تو وہ ولی اس سے تھوڑے سے ہر پر نکاح کر لیتا کیونکہ دوسرا شخص اس لڑکی کا حق مانگنے والا تو کوئی ہے ہی نہیں۔ اور کبھی یہ ہوتا کہ یتیم لڑکی کی صورت تو مرغوب نہ ہوتی مگر ولی یہ خیال کرتا کہ دوسرے سے نکاح کر دوں گا تو لڑکی کا مال میرے قبضہ سے نکل جائے گا اور میرے مال میں دوسرا شریک ہو جائے گا۔ اس مصلحت سے نکاح تو جوں توں کر لیتا مگر منکوحہ سے کچھ رغبت نہ رکھتا۔ اس پر یہ آیت اتری اور اولیاء کو ارشاد ہوا کہ اگر تم کو اس بات کا ڈر ہے کہ تم یتیم لڑکیوں کی بابت انصاف نہ کر سکو گے اور ان کے ہر اور ان کے ساتھ حسن معاشرت میں تم سے کوتاہی ہوگی تو تم ان سے نکاح مت کرو بلکہ اور عورتیں جو تم کو مرغوب ہیں ان سے ایک چھوڑ چار تک تم کو اجازت ہے۔ قاعدہ شریعت کے موافق ان سے نکاح کر لو تاکہ یتیم لڑکیوں کو بھی نقصان نہ پہنچے کیونکہ تم ان کے حقوق کے حامی رہو گے۔

”اس پر مسلمانوں نے ایسی (یتیم) عورتوں سے نکاح کرنا موقوف کر دیا تھا۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں یہی بہتر ہے کہ اس کا ولی ہی اپنے نکاح میں لائے۔ جیسی روایت وہ کرے گا غیر نہ کرے گا۔ تب مسلمانوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت مانگی اور اس پر یہ آیت (جو آگے مذکور ہے) نازل ہوئی اور رخصت مل گئی۔“

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۹۲	۲۔ (اے میرے حبیب! لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے نکاح کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ حکم جو تم کو سنایا جا چکا ہے وہ بن یتیم عورتوں کا ہے جن کو تم ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا نہیں کرتے اور چاہتے ہو کہ ان کو اپنے نکاح میں لے آؤ۔ اور وہ حکم ناتواں لڑکوں کے بارے میں بھی ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو یہ بھی حکم دیتا ہے) کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو۔	۴	۱۹	۱

## ۱۲۔ مسکین کا حق

۳۹۳	۱۔ مسکین کے ساتھ احسان کرو۔	۲	۱۰	۱
۳۹۴	۲۔ ان کا حق ادا کر دیا کرو۔	۱۴	۳	۴
۳۹۵	۳۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا مندی کے خواہاں ہیں اور وہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔	۳۰	۴	۱۱
۳۹۶	۴۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لا کر اپنی محبت سے اپنا مال مسکینوں کو دو۔	۲	۲۲	۱
۳۹۷	۵۔ (تم کو چاہیئے کہ) مسکینوں کی مالی امداد بھی کرو۔	۲	۲۶	۵
۳۹۸	۶۔ تقسیم وراثت کے وقت بھی مسکین کا خیال رکھو اور ان کو کچھ دے دیا کرو۔ اور ان سے اچھی بات کہو۔	۴	۱	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۳۹۹	۷۔ بھوک میں خاک نشین کو کھانا کھلانا گویا ایک دشوار گزار گھائی کو عبور کر لینا ہے۔	۹۰	۱	۱۶-۱۱
۴۰۰	۸۔ مسکین کو کھانا کھلانے پر رغبت نہ دلانے سے رزق کی تنگی ہو جاتی ہے۔	۸۹	۱	۱۸-۱۶
۴۰۱	۹۔ اور ایسا کرنے والا گویا قیامت کو جھٹلاتا ہے۔	۱۰۰	۱	۳-۱
۴۰۲	۱۰۔ ایسے لوگ جہنمی ہیں۔ ان کو کسی کی سفارش بھی کام نہ دے گی۔	۷۴	۲	۱۷-۹
۴۰۳	۱۱۔ پس تم اپنی محبت سے فقیروں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاؤ اور اس کے بدلے میں ان سے شکریہ مت چاہو۔	۷۴	۱	۹-۸
۴۰۴	۱۲۔ (اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم از کم) سائل کو جھڑکو تو نہیں اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کیا کرو۔	۹۳	۱	۱۱-۱۰

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں دیے ناظرین ہیں :-

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! بہتر اور افضل اسلام کون سا ہے ؟ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:

”مساکین کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام طلیک کرنا، خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔“ (بخاری - مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”مسکین کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کر دیتا ہے۔“ (حاکم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے اور پانی



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

پلانے سے دوزخ ساڑھے تین ہزار برس کے راستے کی مقدار دور کر دی جاتی ہے۔ (حاکم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو کسی بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائیگا۔ جو کسی پیاسے کو پانی پلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی سر بہر شراب پلائیگا۔ جو بندہ کسی غریب کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے محلے عطا کرے گا۔“ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

”جس شخص نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کے ساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت کرنے والا نہیں تھا، تو ایسے بندہ کی کفایت اور کفالت کا میں ذمہ دار ہوں۔“ (خطیب)

### ۱۳۔ مسافر کا حق

۳	۶	۳	۱۔ مسافر کے ساتھ احسان کرو۔	۴۰۵
۵	۲۶	۲	۲۔ مسافر کے لئے مال خرچ کرو۔	۴۰۶
۱	۲۲	۲	۳۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لا کر اپنی محبت سے اپنا مال مسافر کو دو۔	۴۰۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۰۸	۴۔ مسافر کا حق ادا کر دیا کرو۔	۱۷	۳	۲
۴۰۹	۵۔ یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا مندی کے خواہاں ہیں اور یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔	۳۰	۲	۱۱
۴۱۰	۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے مسافر انسانوں کی شکل میں آئے تو انہوں نے ان فرشتوں کی خاطر عمارات کی اور فوراً تلا ہوا بچھڑا لاکر پیش کیا اور جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے تک نہیں پہنچ رہے تو ان سے کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ ہم تو فرشتے ہیں۔	۱۱	۷	۲-۱
۴۱۱	۷۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جب وہی فرشتے اسی طرح مسافر انسانوں کی شکل میں پہنچے تو انہوں نے ان کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو اور اپنے گھر بار کو خطرے میں ڈال دیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو فرشتے ہیں۔	۱۱	۷	۱۵-۹
ف	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			
①	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کی وفات مدینہ منورہ میں واقع ہوئی تھی۔ سرکار نے اس کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ کیا اچھا ہوتا کہ یہ شخص غیر وطن میں مرتا! کسی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سفر میں مرنے سے کیا فائدہ؟ حضور نے ارشاد فرمایا :-			
	”جو شخص سفر میں مرتا ہے، تو موت کی جگہ سے لے کر اس کے وطن تک کی مسافت کے برابر جنت میں جگہ دی جاتی ہے۔“			
	(نسائی)			

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین شخصوں کی دعا مستجاب ہے۔ ایک باپ کی دعا بیٹے کے حق میں ستر سال مظلوم کی۔ تیسرے مسافر کی۔“ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ ہمان کی تعظیم کرے۔“ (بخاری)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تیرے ہمان کا تجھ پر حق ہے۔“

(بخاری - مسلم بطول)

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہمان کی ہمانی تین دن ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔“

(بخاری - مسلم بطول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ”ہمان کا حق میزبان پر تین رات ہے۔ جو اس سے زیادہ فائدہ اٹھائے وہ میزبان کی جانب سے صدقہ ہے۔ ہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے۔ زیادہ بکھر کر

میزبان کو گھنگار نہ کرے۔“ (احمد - ابویعلیٰ)

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہمان کی رات کا میزبان پر حق ہے۔“

نمبر شمار

مضمون

جس کے گھر میں کسی مہمان نے صبح کی تو اس کا حق فرض ادا ہو گیا، چاہے میزبان ادا کرے یا نہ کرے۔  
(الہوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”مہمان کی مہمانی کا میزبان پر حق ہے۔ اگر میزبان نہ کھلائے تو اس کو جائز ہے کہ میزبان کے مال میں سے اپنے حق کی مقدار لے۔“ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بچوں کو بھوکا سلا دیا تھا اور خود مہمان کے ساتھ اس طرح کھانا کھایا کہ ان کی بیوی نے چراغ کی بتی درست کرنے کے بہانے سے چراغ بجھا دیا اور وہ خالی ہاتھ اپنے منہ تک لے جاتے رہے۔ یہاں تک کہ مہمان کا پیٹ بھر گیا اور خود بھوکے رہے۔ صبح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”تمہاری اس مہمان نوازی سے رب العالمین بہت خوش ہوا۔“

(مسلم بطولہ)

حضرت عبیدہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ صحابہ تشریف لائے تھے۔ آپ نے ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھ کر فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :-

”سرکہ اچھا سالن ہے کسی انسان کی سب سے بڑی ہلاکت یہ ہے کہ

اس کے پاس اس کے دوست آئیں اور وہ اس چیز کو جو گھر میں موجود ہو، حقیر سمجھ کر مہانوں کے سامنے پیش نہ کرے۔ اور آنے والوں کی ہلاکت



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی کہ ان کے سامنے جو چیز بے تکلفی کے ساتھ پیش کر دی جائے، وہ اس کو حقیر سمجھیں اور اس پر اعتراض کریں۔  
(احمد۔ طبرانی)

## ۱۲۔ لونڈی غلام کا حق

### (۱) احسان

۱۔ لونڈی غلام کے ساتھ احسان کرو۔ ۲ ۳ ۴

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

① حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ:

”تم نماز کا خیال رکھا کرو اور لونڈی غلام کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔“ (البوداؤد)

② حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صلح حدیبیہ میں موجود تھے کہ حضور نے ارشاد فرمایا:۔

”لونڈی یا غلام کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا برکت ہے اور برا برتاؤ کرنا

(البوداؤد)

③ حضرت معمر بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو وہ ایک چادر اوڑھے

معنون

نمبر شمار

ہوئے تھے اور ان کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر تھی۔ ہم نے کہا کہ اسے ابو ذر کا  
کاش تم اپنے غلام سے چادر لے لو تو تم پر پورا جوڑا ہو جائے اور اپنے غلام کو  
اور کوئی کپڑا پہنا دینا۔ اس پر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ غلام اور لونڈی  
تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں کر دیا ہے۔ لہذا  
جس کے قبضے میں اس کا بھائی ہو تو اس کو وہی کھانا کھلانا چاہیے جو وہ خود  
کھاتا ہے اور وہی کپڑا پہنانا چاہیے جو وہ خود پہنتا ہے اور اس کو اس کی  
برداشت سے زیادہ مشقت میں مبتلا نہ کرے اور اگر اس سے زیادہ  
مشقت لینا چاہے تو خود اس کی ابتدا کرنی چاہیے۔ (ابوداؤد)  
حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا:-

(۴)

”تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو تمہارے مزاج کے موافق ہوں  
ان کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی کپڑا پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔  
اور ان میں سے جو تمہارے مزاج کے موافق نہ ہو اس کو فروخت کر ڈالو۔  
مگر اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔“ (ابوداؤد)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک  
غلام کو مار رہا تھا اتنے میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اسے  
ابو مسعود! سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے  
جتنا کہ تو اس پر رکھتا ہے۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم تھے (جو یہ ارشاد فرما رہے تھے) پس میں نے عرض کیا:-

(۵)

نمبر شمار	مضمون	سورت	ارکوع	آیت
-----------	-------	------	-------	-----

یا رسول اللہ! وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ یہ سن کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”سن لے! اگر تو یہ نہ کرتا جو تو نے کیا (یعنی اس وقت آزاد نہ کرتا) تو تجھے دوزخ کی آگ لپیٹ لیتی یا تجھے آگ لپیٹ جاتی“  
(البوداؤد)

## (۲) نکاح

۴۱۳	۱۔ آقاؤں کو اجازت ہے کہ وہ اپنی باندیوں سے	۴	۴	۲
	تعلقات زوجیت قائم کر لیں۔	۲۳	۱	۶
۴۱۴	۲۔ تمہارے غلام اور لونڈیاں جو نیک چلن ہوں، ان کے			
	نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے	۲۷	۴	۶
	فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشائش والا			
	سب کچھ جانتا ہے۔			
۴۱۵	۳۔ جو (آناد) آدمی نکاح کا مقدر نہ رکھتے ہوں وہ اپنے			
	آپ کو روکے رکھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے	۲۷	۴	۷
	فضل سے غنی کر دے۔			
۴۱۶	۴۔ اور جو (آزاد) آدمی آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح			
	کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، وہ لونڈیوں سے	۴	۴	۳

ان کے آقاؤں کی اجازت کے ساتھ نکاح کر لیں۔ اور دستور کے موافق ان کا ہر ادا کریں، بشرطیکہ ان کا مقصد قید نکاح میں آکر معروف طریقے سے تمہاری

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بیویاں بنا کر رہنا ہو، مستی نکالنا یا (دوسروں سے) درپردہ آشنائی ان کا مقصود نہ ہو۔ پھر جب وہ لونڈیاں قید نکاح میں آجائیں تو اگر وہ بے حیائی کا کام کر بیٹھیں تو ان پر آزاد عورتوں کے مقابلے میں آدمی سزا ہے۔ یہ (لونڈیوں سے نکاح کرنے کی اجازت) صرف ان لوگوں کے لئے جن کو تکلیف (یعنی زنا) کا اندیشہ ہو۔ اور اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔			
۴۱۷	ف: باندیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بچو اولاد پیدا ہوگی وہ آزاد نہ ہوگی بلکہ اپنی ماں کی طرح لونڈی غلام ہی ہوگی۔ اسی لئے باری تعالیٰ نے باندیوں کے ساتھ نکاح کرنے کی صرف بحالت مجبوری اجازت دی ہے۔			
۴۱۸	۵۔ اور اپنی لونڈیوں پر بدکاری کے لئے زبردستی مت کرو (بالخصوص) جبکہ وہ (خود بھی) پاکدامن رہنا چاہیں کہ (اس طریقے سے) تم دنیا کی زندگی کا سامان کمالے لگو۔ اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان (لونڈیوں) کی بے بسی کی وجہ سے بخشنے والا مہربان ہے (یعنی ان کو بخش دے گا)	۲۳	۴	۷
۴۱۸	۶۔ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے لئے (ہدایات کو) واضح کر دے اور تم کو سابقہ (نیک) لوگوں کی راہ پر چلا دے اور تم کو معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔	۴	۵	۱
۴۱۹	۷۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم پر متوجہ ہو اور وہ لوگ جو اپنے مزدوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ یہ	۴	۵	۲



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

۲۲۰	۸ - اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کر دے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔	۴	۵	۳
ف:	متذکرہ بالا آیت ۵ کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ :- "جاہلیت میں بعض لوگ اپنی لونڈیوں سے کسب کراتے تھے۔ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے پاس کئی لونڈیاں تھیں جن سے بدکاری کر کر دیکھ حاصل کرتا تھا۔ ان میں بعض مسلمان ہو گئیں تو اس فعل شنیع سے انکار کیا، اس پر وہ ملعون زد و کوب کرتا تھا۔ یہ آیت اسی قصہ میں نازل ہوئی اور اسی شان نزول کی نصایت سے مزید تفسیر کے لئے "إِنْ أَرَدْتُمْ تَحَصُّنًا" اور "لَتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا" کی قیود بڑھائی ہیں۔ ورنہ لونڈیوں سے بدکاری کرانا بہر حال حرام ہے اور اس سے جو کمائی کریں سب ناپاک ہے۔ خواہ لونڈیاں یہ کام رضا و رغبت سے کریں یا زبردستی اور ناخوشی سے۔ ہاں اگر لونڈیاں نہ چاہیں اور یہ محض دنیا کے حقیر فائدے کے لئے زبردستی مجبور کرے تو اور بھی زیادہ وبال اور انتہائی وقاحت اور بے شرمی کی دلیل ہے۔"			

### (۳) آزادی

۲۲۱	۱ - لونڈی غلاموں کو آزاد کرنا گویا ایک بہت بڑی گناہی کو عبور کر لینا ہے اور ایسے لوگ بڑے نصیبے والے ہوتے ہیں۔	۹۰	۱	۱۱-۱۳
-----	---	----	---	-------

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۲۲	۲۔ نیکی یہ ہے کہ ایمان لاکر اپنا مال غلاموں کو آزاد کرانے میں صرف کرو۔	۲	۲۲	۱
۴۲۳	۳۔ زکوٰۃ اور صدقات کا روپیہ بھی غلاموں کو آزاد کرانے میں صرف کیا جاسکتا ہے۔	۹	۸	۱
۴۲۴	۴۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ماں کہہ دیا ہو تو بیوی سے ملنے ملنے سے قبل ایک غلام آزاد کرے۔	۵۸	۱	۳
۴۲۵	۵۔ اگر کسی نے کوئی قسم کھا کر توڑ دی ہو تو وہ ایک غلام آزاد کرے۔	۵	۱۲	۳
۴۲۶	۶۔ تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو مال دے کر آزادی کی لکھت چاہتے ہوں تو اگر تم ان میں کچھ بھلائی سمجھو	۲۶	۴	۷

تو ان کو لکھ کر دے دو اور اس مال میں سے بھی جو اللہ نے تم کو دیا ہے ان کو کچھ دیدو۔

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے خواہی میں تحریر فرمایا ہے :-

”اگر کسی کا غلام یا لونڈی کہے یا عزیز تو شوق کے لئے لکھ دانا چاہے کہ میں اتنی مدت میں اس قدر مال تجھ کو کما دوں تو مجھے آزاد کر دے تو مالک کو چاہیے کہ قبول کر لے اور لکھ دے (اس معاملہ کو ”مکاتبہ“ کہتے ہیں اور یہ غلاموں کے آزاد کرنے کی ایک خاص صورت ہے) لیکن یہ مالک کو اس وقت قبول کرنی چاہیے جبکہ وہ سمجھے کہ واقعی اس غلام یا لونڈی کے حق میں آزادی بہتر ہوگی۔ قید غلامی سے چھوٹ کر چوری یا بدکاری یا اور طرح کی بد معاشیاں کرتا نہ پھرے گا مگر یہ اطمینان ہو تو بے شک اس کو آزادی کا موقع دینا چاہیے تاکہ وہ آزاد ہو کر اپنی فلاح و صلاح کے میدانوں میں خوب ترقی کر سکے اور کہیں نکاح کرنا چاہے تو

نمبر شمار

مضمون

باختیار خود نکاح کیے۔ غلامی کی وجہ سے میدان تنگ نہ ہو۔ دولت مند مسلمان کو فرمایا ایسی لوندی غلام کی مالی امداد کرو، خواہ زکوٰۃ سے یا عام صدقات و خیرات وغیرہ سے، تاکہ وہ جلد آزادی حاصل کر سکیں۔ اور اگر مالک بدل کتابت کا کوئی حصہ معاف کر دے یہ بھی بڑی امداد ہے۔

۲: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس مسلمان نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعضا کو غلام کے ہر ایک عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔“ (بخاری - مسلم)

② حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے کسی غلام کی گردن کو غلامی سے آزاد کیا تو یہ آزادی اس شخص کے لئے آگ سے رہائی کا موجب ہے۔“ (احمد)

③ حضرت ابو یخسار سلمیٰ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جس عورت نے کسی عورت کو آزاد کیا تو اس کا ہر عضو بلکہ جسم کی ہر ایک ہڈی آزاد شدہ عورت کے عوض دوزخ سے آزاد کر دی جاتی ہے۔“ (ابوداؤد)

④ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی:

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

ایک وہ امام جو باوجود مقتدیوں کی ناراضگی کے امام بننا ہے، دوسرے وہ شخص جو نماز کو قضا کر کے پڑھنے کا عادی ہے، تیسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو غلام بنالیا یا غلام بنا کر بیچ ڈالا۔

(ابن ماجہ - ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

”تین شخصوں کی اعانت اور امداد اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ ایک اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا، دوسرے وہ مکانب جو روپے کی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو، تیسرے وہ شخص جو پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنا چاہتا ہو۔“

(ترمذی)

## ۱۵۔ عام مسلمانوں کا حق

### (۱) اخوت و خیر خواہی

۱۰	۱	۴۹	۱۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔	۴۲۷
۳	۴	۴۸	۲۔ ایمان داروں کی توشان ہی یہ ہے کہ وہ آپس میں رحیم ہوں۔	۴۲۸
۱۰-۹	۱	۴۹	۳۔ دو مسلمانوں میں یا مسلمانوں کی دو جماعتوں میں لڑائی ہو جائے تو ان میں صلح کرادو۔	۴۲۹



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

۴۳۰

۴ - ایمان داروں کے لئے اپنے بازو کو پست رکھو۔

۱۵

۶

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

①

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ نہ ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو کسی مصیبت میں ڈال سکتا ہے۔ جو اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اور جو کسی مسلمان کی کوئی مشکل آسان کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کی مشکلات میں اس کی مشکل آسان کر دیتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی آخرت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

(مشفق علیہ)

②

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”تم میں سے کوئی شخص (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“ (مسلم)

③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چڑھتی ہیں: بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔ اگر بلائے تو اس کے یہاں چلا جائے۔ ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے۔ چھینکے اور

الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یہ رحمت اللہ کہے اور حاضر و غائب  
(ہر حال میں) اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔ (نسائی)

حضرت تیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”خیر خواہی کرنا دین کا خلاصہ ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کی؟ ارشاد فرمایا:  
”اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، ائمہ مسلمین کی، اور سب  
مسلمانوں کی۔“ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”تم میں ہر شخص اپنے بھائی مسلمان کے لئے آئینہ کے مثل ہونا چاہیے۔  
پس اگر وہ اس میں کوئی عیب کی بات دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اس کا ازالہ  
کردے۔“ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک مومن دوسرے  
مومن کا آئینہ ہوتا ہے اور مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے۔ جو بات اس کے  
نقصان کی ہو وہ اس کو روکتا ہے اور اس کی غیبت میں اس کی نگرانی  
کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا:۔

”مومن کو یہ اجازت نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی  
سے بات چیت کرنا بند کر دے۔ اگر اس درمیان میں اس کی ملاقات کی

مضمون

نمبر شمار

نوبت آئے تو اس کو چاہیے کہ قصداً اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے۔  
اب اگر وہ اس کے سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے  
ورنہ تو گناہ اسی کے سر رہے گا۔ اور سلام کرنے والا گناہ سے بری الذمہ  
ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی کی ایک اور روایت میں ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا:-  
”جس شخص کے پاس اس کا مسلمان بھائی عذر لے کر آیا اور اس نے اس کو  
قبول نہیں کیا تو یہ شخص میرے حوض پر نہ آسکے گا۔“ (حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بدترین انسانوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو لوگوں کی خطاؤں سے  
درگزر نہیں کرتا، معذرت کو قبول نہیں کرتا اور کسی گناہ کار کے گناہ معاف  
نہیں کرتا۔“ (طبرانی)

حضرت واہب بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں  
تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس کے احترام میں اپنی جگہ سے کچھ حرکت کی۔  
وہ بولا۔ یا رسول اللہ! (آپ تکلیف نہ فرمائیے) صفت میں کافی گنجائش ہے۔  
سرکار نے ارشاد فرمایا (میرا حرکت کرنا جگہ کی تنگی کی وجہ سے نہیں بلکہ مسلمان  
کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب کوئی مسلمان بھائی اس کے پاس آئے تو اس کے  
احترام میں وہ تھوڑی سی حرکت کر جائے۔“ (بیہقی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے۔ (مسلم)			
۱۲	حضرت ابن عمرؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا :- ”کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے۔ البتہ جگہ فراخ کر دیا کرو۔ اور کھل کر بیٹھا کرو۔“ (مسلم)			
۱۳	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ گیا ہو اور پھر واپس آجائے تو اس جگہ کا وہی زیادہ حقدار ہے۔“ (مسلم)			

## تنظیم (۲)

۲۳۱	۱۔ سب مل کر اللہ کی رستی کو مضبوط پکڑ لو اور پھوٹ مت ڈالو۔	۳	۱۱	۲
۲۳۲	۲۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور بہت سے فرقوں میں بٹ گئے اور ہر فرقہ اپنے حال میں گمن ہو گیا۔	۳۰	۴	۵
۲۳۳	۳۔ آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تم نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔	۸	۹	۲
۲۳۴	۴۔ اللہ کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا کارساز ہے۔	۲۲	۱۰	۶



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

کیسا اچھا کار ساز ! اور کیسا اچھا مددگار ہے !!

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”تمام مسلمان ایک شخص واحد کی طرح ہیں۔ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم دکھ میں ہوتا ہے۔ اگر اس کا سر دکھتا ہے تو بھی اس کا سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔“ (مسلم)

② حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں عمارت کی طرح ہے اور ایک دوسرے کے لئے اس طرح مضبوطی اور قوت کا باعث ہوتا ہے جیسے مکان کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کے لئے : اس کے بعد آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں اور فرمایا : اس طرح -“ (مشفق علیہ)

### (۳) ایذا رسانی سے اجتناب

۲۳۵ ۱۔ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو خواہ مخواہ ایذا مت پہنچاؤ۔ ورنہ صریح گنہگار ہو گے۔

۲۳۶ ۲۔ جو لوگ مومنوں کو ایذا پہنچائیں اور اس سے باز آ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	نہ آئیں ان کے پیچھے (خفیہ پولیس وغیرہ کے) آدمیوں کو لگایا جائے (اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو) ان کو جلاوطن کر دیا جائے (اگر پھر بھی وہی حرکت کریں تو) ان کو قتل کر دیا جائے۔	سورۃ ۳۳	۸	۲۷-۲۸
۱	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جو کسی مسلمان کو ستائے اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ تعالیٰ کو ستانے کا ارادہ کیا۔“ (طبرانی)			
۲	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے، اس کو فریب دے، وہ ملعون ہے۔“ (ترمذی)			
۳	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”پکا مسلمان ■ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور پکا ہابروہ ہے جو اُن تمام باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔“ (بخاری - مسلم)			
۴	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”مسلمان کا خون، اس کی آبرو، اس کا مال دوسرے مسلمان پر			

حرام ہے۔ (مسلم - ترمذی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”سود کے بہتر درجے ہیں اور ان میں سے سب سے ادنیٰ درجہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آبروریزی میں زبان کھولی جائے۔“ (طبرانی)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”سب سے بدتر سود مسلمان کی عزت برباد کرنے میں ناخق زبان چلانا ہے۔“ (ابوداؤد - بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مسلمان سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔“ (مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ اور ابو طلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر ذلیل کرے گا جہاں اس کی ہتک ہو یا اس کی عزت میں کچھ کمی آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مقام میں ذلیل کرے گا جہاں وہ اللہ کی مدد کا طلب گار ہوگا۔ اور

جو شخص کسی مسلمان کی ایسی جگہ امداد کرے گا جہاں اس کی بے عزتی اور ہتک ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے مقام پر اس کی امداد کرے گا جہاں اس کو اللہ کی امداد درکار ہوگی۔ (البوداؤد)

حضرت خالد بن معدان معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی بُری حرکت پر عار دلائی تو وہ اس وقت تک ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ اسی حرکت کو خود بھی نہ کرے۔“  
راوی اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہاں اس حرکت پر عار دلانا مراد ہے، جسے وہ غلطی سے کر گذرا تھا اور اس پر اظہارِ مذمت اور توبہ بھی کر چکا تھا۔ (توبہ کے بعد اب پھر عار دلانا اخوتِ اسلامی کے خلاف ہے)۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”دو آدمی اپنے پیسے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کیا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو رنج ہوگا۔“

(البوداؤد)



# باب - عورت اور اسلام

## ۱۔ غیر اسلامی سوسائٹی میں عورت کا درجہ

### (۱) زمانہ جاہلیت عرب

آقائے نامدار تاجدارِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب میں عورت کو جو درجہ سوسائٹی میں حاصل تھا اس کو لکھتے ہوئے قلم بھی لرزتا ہے۔ بیچارہ کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اور جو قسمت کی ماری کہیں بچ کر جوانی کی عمر کو پہنچ جاتی تو اس کی ایسی گت بنتی تھی کہ خدا کی پناہ!! چنانچہ عورتوں کو بیوہ ہونے پر باقی جائداد کی طرح وراثت سمجھا جاتا تھا اور خاوند کا بڑا بیٹا یعنی اس عورت کا سوتیلارہ کا اس کو اپنی بیوی بنالیا کرتا تھا۔ وراثت میں عورت کا کوئی حق نہ تھا۔ خاوند صحبت نہ کرنے کی قسم کھا کر ساووں عورت کو تنگ کرتا تھا۔ ایام حیض میں عورت کو ایسا نجس سمجھا جاتا تھا کہ تمام گھر والوں سے الگ اس کو ایک کونٹھری میں ڈال دیا جاتا اور اس دوران میں اس کو غسل کرنے اور کپڑے بدلنے کی بھی اجازت نہ ہوتی تھی۔ اس کے کھانے پینے کے برتن بھی الگ رکھے جاتے تھے۔ وہ جس برتن کو ہاتھ لگا دیتی تھی وہ ایسا نجس ہو جاتا تھا کہ کتے کا چانا ہو برتن تو پاک ہو جائے مگر وہ برتن پاک نہ ہو سکتا تھا۔ رسم متعہ کے ذریعے عورتوں کے حقوق کی پامالی عام تھی جس سے نسب بھی درست نہ رہتے تھے اور متعہ سے پیدا شدہ اولاد کی پرورش کا بھی کوئی کفیل نہ بتاتا تھا۔ خلع کا قانون نہ ہونے

## مضمون

کی وجہ سے عورت کے لئے ظالم خاوند کے پنجے سے نجات حاصل کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ جس عورت کا خاوند مر جاتا تھا اس غریب کو عمر بھر مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور اُسے بچس اور منجوس سمجھ کر کوئی اس کو اپنی بیوی بنانا گوارا ہی نہ کرتا تھا۔ سوائے صورت بٹا کے جس میں سوتیلے بیٹا اس کو اپنے ورثے میں لیتا تھا۔ غرضیکہ اس قسم کی بدعنوانیاں عام تھیں اور عورت کو ایک جانور سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا۔

## ۲۔ ہندوستان کی رسم سستی

دور کیوں جاتے ہو۔ اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان ہی کی سوا سو سال پہلے کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لو۔ جب کسی بد نصیب عورت کا خاوند مر جاتا تھا تو اس عورت کو زندہ آگ میں جل جانا ہوتا تھا اور یہ رسم سستی کے نام سے مشہور رہی۔ اس وحشیانہ رسم کو مٹانے کے لئے لارڈ ولیم بینٹن گورنر جنرل ہند کو ۱۸۲۸ء سے ۱۸۳۵ء تک جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا وہ تاریخ داں حضرات سے مخفی نہیں ہیں۔

## ۳۔ یورپ کی مرد نما عورت

اس سے اور آگے بڑھئے۔ آج کل کے ہندو یورپ کو لیجئے جو دنیا میں اس بات کا ڈھول پیٹ رہا ہے کہ ہم نے عورت کو آزادی اور مرد کے مساوی حقوق دوائے ہیں۔ اس یورپ میں عورت مرد کی خواہشات انسانی کو پورا کرنے کے لئے ایک کھلونا بن کر رہ گئی ہے اور اس لائق کو اختیار کہ یورپ اپنے ہاتھوں اپنی نسل اور اپنے شرم و حیا کو تباہ کر رہا ہے۔ اور بقول ”ادارہ ندائے حرم“ کے ”عورت کی جس آزادی کا

## مضمون

غلغلہ بلند کیا جا رہا ہے، وہ دراصل عورت کی آزادی نہیں بلکہ نسوانیت سے رجحانیت کی طرف ارتقاء کی ایک خاص حرکت ہے اور جہاں تک عورت کا تعلق ہے وہ بدستور اخلاقی اور بدنی حقوق سے محروم ہے، بلکہ وہ شہری حقوق کے لئے بھی ترس رہی ہے۔ رسالہ ندائے حرم بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ میں اس سلسلہ میں امریکہ کے ایک مبصر منسٹر واک مانسٹر کی ایک تازہ تصنیف سے ان کے تجربات یوں نقل کئے ہیں:۔

”یورپ میں انسانوں کا ایک حصہ شرمناک حد تک آزاد اور بیباک ہے۔ ہم نے لفظ عورت کی بجائے انسانوں کا ایک حصہ دانستہ کہا ہے، کیونکہ یورپ کی نسوانیت پر ہم عورت کا اطلاق نہیں کر سکتے۔ عورت کو اس وقت تک عورت کہا جاسکتا ہے جب تک وہ خدا تعالیٰ سے تجاوز کرنے پر بھی عورت ہی رہے، لیکن جب اسے مرد بنالیا جائے، تو پھر اسے عورت کہنا یقیناً ظلم ہوگا۔ آج انسانوں کا یہ حصہ ہر دفتر، ہر کارخانے، ہر ادارے میں موجود ہے۔ اس کی اکثریت قطع نسل کا عزم بالجرم کر چکی ہے اور جسے افزائش نسل کا شوق ہے اس نے حلال و حرام کی قیود کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اس کی مستقل سوسائٹیاں، مستقل کلب اور ہوٹل ہیں اور مستقل پارک اور تفریح گاہیں ہیں۔ اس حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ مغرب کی عورت عورت ہے۔ اسے جو آزادی ملی ہے وہ مرد کی حیثیت سے ملی ہے۔ اگر یہ نئے طرز کام مرد پھر اپنی فطرت پر آجائے تو نسوانیت کے نام سے آزادی تو کیا، شہری حقوق بھی نہیں مل سکتے۔“



## (۴) کلی والے آقا کا عورت پر احسان

عورت پر ان تمام مظالم کو ایک قلم موقوف کر کے اس کو عورت کی حیثیت سے مرد کے پہلو پہ پہلو بٹھانے اور برابر کے حقوق دلوانے کے لئے اس دنیا میں اگر کسی ہستی نے قدم اٹھایا تو وہ ایک شہیم کبیل پوش کی ذات ہے جو قانون کی چوٹیوں سے ہدایت خداوندی کا روشن چراغ بن کر نمودار ہوئی اور انتہائی اندھیروں میں بھی بلا معاوضہ اپنی نورانی شعاعیں پہنچا کر اور ایک مکمل دستور حیات ہمارے لئے چھوڑ کر ہمارے سامنے سے روپوش ہو گئی۔ اس مقدس ہستی نے عورتوں کو جو حقوق دلوائے ہیں، اس کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب، کوئی قانون، کوئی تہذیب، کوئی تمدن پیش نہیں کر سکتا اور آج صرف اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اپنی گردن کو اونچا کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ سوائے ہمارے گھاٹ کے تشنگان تہذیب و تمدن اور تشنگان امن و آزادی کی پیاس نہیں بجھ سکتی۔

## ۲ - عورت کے حقوق

### (۱) زندہ رہنے کا حق

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا بعثت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عورت کو اس دنیا میں زندہ رہنے کا بھی حق حاصل نہ تھا۔ عرب کے پہلا بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دھو کر دیتے تھے۔ اور ہندوستان کے کفار کے ہاں اس کو



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

صرف شوہر کے ساتھ زندہ رہنے کا حق تھا۔ شوہر کے مرتے ہی اس کی بیوی کو بھی ایک چتا جلا کر اس میں کود جانا ہوتا تھا۔ پیغمبر اسلام نے جس عمدہ اور لطیف پیرائے میں اس فعل شنیع کی طرف متوجہ فرمایا وہ ذیل میں ملاحظہ ہو :-

- ۴۳۷ ۱۔ (زمانہ جاہلیت میں) اگر کسی کو اپنے ہاں بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی تو اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا تھا اور دل گھٹنے لگتا تھا۔
- ۴۳۸ ۲۔ اس خبر کی بُرائی کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپا پھرتا تھا (اور یہ سوچتا تھا کہ اس کو ذلت اختیار کر کے زندہ رہنے دے یا مٹی میں دفن کر دے۔
- ۴۳۹ ۳۔ (ذرا سوچو تو یہی کہ قیامت کے دن کیا حال ہوگا) جب سورج کی روشنی تہہ ہو جائے گی اور جب ستارے گدے پڑ جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب گاہن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے گی اور جب دریا جھونکے جاویں گے اور جب (قسم قسم کی) جانوں کو ملایا جائے گا اور جب زندہ گاڑی ہوئی بیٹی سے پوچھا جائے گا (اے معصوم بچی! ذرا بتا تو یہی) تجھے کس جرم میں ہلاک کر دیا گیا تھا؟ اور جب اعمال نامے کھولے جاویں گے اور جب آسمان کا پوست اُتار دیا جاوے گا اور جب دوزخ دھکائی جاوے گی اور جب بہشت (نیکیوں کے) قریب لائی جائے گی (اور جس وقت) ہر کوئی جان لے گا کہ وہ کیا عمل لے کر آیا ہے!! (اے بیٹیوں کو ہلاک کیے والو! ذرا غور تو کرو کہ اس وقت رب العزت کو کیا جواب دو گے؟)

## مضمون

نمبر شمار

ف

یہ وہ جگہ تھی جس کے لگتے ہی لوگ تھراٹھے۔ ان کی آنکھیں کھلیں اور ان کو محسوس ہونے لگا کہ بلاشبہ ہم ایسے جرم کا ارتکاب کرتے رہے ہیں جس کی معافی کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض کرتا ہے:-

”یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو کیا میرے سب گناہ معاف ہو جائیں گے؟ جواب طلب ہے کہ ہاں۔ وہ شخص متعجب ہو کر تین مرتبہ یہی سوال دوہراتا ہے اور ہر دفعہ یہی جواب پاتا ہے۔ آخر وہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسول! مجھ سے ایک گناہ ایسا سرزد ہوا ہے کہ میرا خیال ہے کہ وہ کبھی معاف نہ ہوگا۔ رحمتِ عالم بے قرار ہو کر پوچھتے ہیں کہ وہ کیا گناہ ہے؟ وہ شخص عرض کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسول! جیسا کہ جناب کو معلوم ہے ہم لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دگور کر دیا کرتے تھے۔ میری بیوی کو حل تھا۔ میں سفر پر چلا گیا۔ بعد میں لڑکی پیدا ہوئی۔ میری بیوی نے اس کو زندہ رکھا اور اس کی پرورش کرتی رہی۔ چند سال بعد جب میں واپس آیا تو میری بیوی نے بچی کو چھپا دیا۔ میں نے حل کے متعلق پوچھا تو اس نے مناسب طریقے سے ٹال دیا۔ ایک دن میں اچانک گھر میں آیا تو وہ بچی کھیل رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ بیوی نے بات کو ٹالتا چاہا۔ میں نے اصرار کیا تو بیوی نے مجھ سے اس بات کا حلف لے کر کہ میں اس کو ہلاک نہ کروں گا یہ بتا دیا کہ یہ تمہاری بیٹی ہے جو اس حل سے پیدا ہوئی تھی۔ میں نے بچی کو زندہ رہنے دیا۔ ایک دن ہماری بیٹی تھی۔

میں نے اس میں کھڑے ہو کر ایک بات کہی۔ ایک شخص نے مجھے طعن دیا کہ تو کیا پنچایت میں بات کر رہے ہو، تیرے گھر میں تو بیٹی موجود ہے۔ اس پر مجھے بڑی غیرت آئی اور میں اپنی بیٹی کو ہلاک کرنے کا پختہ ارادہ کر کے پنچایت سے اٹھ کر گھر آیا۔ بیوی سے کہا کہ بیٹی کو تیار کر دو، فلاں رشتہ دار کے ہاں جا رہے ہیں۔ چنانچہ میں بیٹی کو ساتھ لے کر دور جنگل میں چلا گیا۔ بیٹی پوچھتی تھی۔ ابا جان! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ مگر میں ٹالتا رہا۔ دور جنگل میں جا کر میں نے گڑھا کھودنا شروع کیا۔ بچی پوچھتی تھی کہ ابا جان! آپ یہ گڑھا کس لئے کھود رہے ہیں؟ میں اپنے کام میں مشغول رہا حتیٰ کہ گڑھا کافی گہرا ہو گیا۔ آخر کار میں نے اپنی ننھی اور پیاری بیٹی کو پکڑ کر اس میں اتارا اور پھر ہاتھ چھوڑ دئے۔ بیٹی یہ کہہ رہی تھی یا ببت یا ببت (ہائے میرے ابا جان! ہائے میرے ابا جان! آپ یہ کیا کر رہے ہیں) لیکن میں اس پر مٹی ڈال کر گھر چلا آیا۔ اسے اللہ کے رسول! میرا یہ خیال ہے کہ میرا یہ گناہ کبھی معاف نہ ہوگا۔ یہ واقعہ سن کر رحمت مجسم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایمان لے آئے تو تیرا یہ گناہ بھی معاف ہو جائیگا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

یہ تھی وہ تربیت جن کے ذریعے بیٹیوں کے قتل سے لوگوں کو روکا گیا۔ اور آپ نے لوگوں کو اس انداز سے متوجہ فرمایا :-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

①

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	”جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوئیں اور اس نے ان کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو میں اور وہ شخص اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی کے ساتھ ہے“ پھر آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر بھی دکھایا۔ (مسلم) بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تو جنت میں وہ اور میں اس طرح داخل ہوں گے“			
۲	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :- ”جو شخص اپنی بیٹی کو زندہ درگور نہ کرے، نہ اس کو ذلیل سمجھے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر مقدم کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو جنت میں داخل کرے گا۔“ (ابوداؤد)			
فت:	کسی بھی طریقے سے اپنی جان کو ہلاک کر دینا بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا۔ اور اس کی سزا دائمی جہنم ٹھہری :-			
۴۴۰	۴۔ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔	۲	۲۴	۷
۴۴۱	۵۔ اور اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو۔	۴	۵	۴
۴۴۲	۶۔ جو کوئی ظلم و تعدی سے ایسا کرے گا، اس کی سزا جہنم ہوگی۔	۴	۵	۵
فت:	اس سلسلے میں ایک حدیث بھی ذیل میں یہی ناظرین ہے :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو بھی عذاب دیا جائے گا کہ			



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا۔ اور پھر جس طرح سے اپنی جان کو ہلاک کیا ہے اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پیار سے گرایا وہ پیار پر سے گرایا جاتا رہے گا، اور جس نے زہر پیا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔ (بخاری - مسلم)

## (۲) وارثان شوہر کے ناجائز تسلط سے آزادی

۱۔ اسے ایمان والو! تم کو حلال نہیں ہے کہ عورتوں کو زبردستی میراث میں لے لو۔

۲۔ اور جو عورتیں تمہارے باپ کے نکاح میں رہ چکی ہوں ان کو اپنے نکاح میں مت لاؤ۔ یہ بے حیائی ہے، اور غضب کا کام اور برا چلن ہے۔

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-

”جاہلیت والے اپنی سوتیلی ماں اور بعض دیگر محرمات سے بھی نکاح کر لیتے تھے جس کا تذکرہ ابھی گذرا۔ اس کی ممانعت کی جاتی ہے کہ جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان سے نکاح مت کرو۔ یہ بے حیائی اور اللہ کے غضب اور نفرت کرنے کی بات ہے۔ اور بہت برا طریقہ ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی سمجھ دار لوگ اس کو مذہوم سمجھتے تھے اور اس نکاح کو نکاح مقت اور اس نکاح سے

نمبر شمار	مغنون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

جو اولاد ہوتی اس کو مقتی کہتے تھے۔ سو ایسے نکاح جو ہو چکے ہو چکے،  
آئندہ کو ہرگز ایسا نہ ہو۔ باپ کی منکوحہ کا جو حکم ہے اسی حکم  
میں دادے اور نانے کی منکوحہ بھی داخل ہے۔ "کتنا ہی اوپر کا  
دادا اور تانا کیوں نہ ہو۔"

### (۳) وراثت میں عورت کا حق

ف: اس کی تفصیل باب تقسیم وراثت میں ملاحظہ ہو۔

### ۴ قسم عدم مباشرت سے آزادی

۲۴۵	۱- قسم	اتم اللہ تعالیٰ کو قسمیں کھانے کے لئے نشانہ مت بناؤ کہ اس طرح تم دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، پرہیزگاری کے کاموں اور لوگوں میں صلح کرانے سے رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری ان قسموں پر نہیں پکڑتا، بلکہ ان قسموں پر پکڑتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو۔ (قسم کی پوری تفصیل باب ۱۱ میں ملاحظہ ہو)۔	۲	۲۸	۴-۳
۲۴۶	۲- ایلاء	جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں ان کے لئے چار ماہ کی جہالت ہے۔ پھر (اس عرصے میں) اگر وہ باہم مل جائیں تو اللہ تعالیٰ	۲	۲۸	۶-۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

بخشنے والا ہر مان ہے اور اگر طلاق کا ارادہ کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ سُننے والا جانتے والا ہے۔

ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے وحاشی میں تحریر فرمایا ہے :-

”ایلاء وشرع میں اس کو کہتے ہیں کہ عورت کے پاس جلنے سے چار مہینے یا زائد کے لئے بلا قید مدت قسم کھالے اور چار مہینے سے کم ایلاء نہ ہوگا۔ ایلاء کی تینوں صورتوں میں چار مہینے کے اندر عورت کے پاس جلے گا تو کفارہ قسم کا دینا پڑے گا۔ ورنہ چار ماہ کے ختم پر بلا طلاق دے عورت مطلقہ بائنہ ہو جائے گی۔ اور اگر چار مہینے سے کم پر قسم کھائے، مثلاً قسم کھائی کہ تین مہینے عورت کے پاس نہ جاؤں گا تو یہ ایلاء شرعی نہیں۔ اس کا یہ حکم ہے کہ اگر قسم کو توڑا، مثلاً صورت مذکورہ میں تین مہینے کے اندر عورت کے پاس گیا تو قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور اگر قسم کو پورا کیا یعنی تین مہینے تک مثلاً اس کے پاس نہ گیا، تو نہ عورت پر طلاق پڑے گی اور نہ کفارہ لازم ہوگا۔“

۳۔ کفارہ قسم | قسم کو توڑنے پر کفارہ یہ ہے کہ دس

مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جیسا تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو، یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنا دو یا ایک غلام آزاد کراؤ۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے (لگاتار) رکھے۔

۴۔ ظہار | جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ

ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا۔ البتہ ان کا یہ کہنا ایک نامستول اور بیہودہ

۳	۱۲	۵
۲	۱	۵۸
۴	۱	۳۳

۲۲۷

۲۲۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۴۹	بات ہے اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ ۵۔ ظہار کا کفارہ جو لوگ اپنی بیویوں کو یاں کہہ بیٹھیں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے پھرنا چاہیں تو ان کیلئے لازمی ہے کہ ان کو ہاتھ لگانے سے قبل ایک غلام آزاد کریں۔ اس سے تم کو نصیحت ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔	۵۸	۱	۳
۴۵۰	۶۔ اور جو شخص غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے متواتر دو ماہ کے روزے رکھے اور جو اتنی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو (دو وقت پیٹ بھر کر) کھانا کھلائے۔ یہ حکم تم کو اس واسطے دیا جاتا ہے کہ تم اللہ اور رسول کے تابع رہو جاؤ۔ یہ اللہ کی قانم کردہ حدیں ہیں اور منکروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔	۵۸	۱	۴

### (۵) ایام حیض و عدت میں عورت کا حق

۴۵۱	۱۔ (اے میرے حبیب!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ حیض ناپاک ہے پس تم حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب مت جاؤ (یعنی جماع نہ کرو) حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں پس جب وہ ٹوب پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے وہاں سے ان کے پاس آؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔	۲	۲۸	۱
-----	---	---	----	---



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۴۵۲	۲ - (عدت کے دنوں میں) عورتوں کو رہنے کے واسطے گھر وہاں تم اپنے مقدر کے موافق خود رہتے ہو۔ اور ان کو تنگ کرنے کے لئے ایذا مت دو۔ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو ان پر خرچ کرو حتیٰ کہ وضع حمل ہو جائے۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کو دودھ پلانے کی اجرت دو اور آپس میں نیکی سکھاؤ۔ اور اگر تم آپس میں تنگی محسوس کرو تو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے۔ (عدت کے دنوں کا) یہ خرچ ہر کسی کی استطاعت کے لحاظ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی فرما دے گا۔	۶۵	۱ - ۴
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-		
①	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی اپنی عورتوں کے ساتھ جبکہ وہ حیض سے ہوتیں، نہ کھانا کھاتے اور نہ ان کے ساتھ گھروں میں رہتے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جو اوپر لے پر مذکور ہے کہ) یہ لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں الخ۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جماع کے سوا سب کچھ کرو۔ جب یہ خبر یہودیوں کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں چاہتا کہ ہمارے کاموں میں سے کوئی چیز بھی مخالفت کے بغیر چھوڑے۔ اس پر اسید ابن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہودی ایسا ایسا کہتے ہیں۔ تو کیا ہم ان کو (یعنی اپنی بیویوں کو) اپنے		

ساتھ نہ سلا دیں۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ یقیناً ان دونوں پر خفا ہو گئے ہیں۔ پھر وہ دونوں وہاں سے نکلے اور ان کے سامنے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ ہدیہ پیش کیا گیا۔ تو حضرت نے دونوں کے پیچھے آدمی بھیجا اور ان دونوں کو دودھ پلایا۔ تب انھوں نے پہچانا کہ حضورؐ ان سے خفا نہیں ہیں (بلکہ آپ کا غصہ یہودیوں پر تھا)۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور حال یہ ہوتا کہ ہم دونوں کو غسل کی حاجت ہوتی۔ اور حضرت محمدؐ کو حکم فرماتے اور میں تہ بند باندھتی۔ پھر حضرت محمدؐ سے لیٹا جاتے اور میں حیض سے ہوتی۔ اور جب حضور اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک باہر کو نکالتے اور میں اس کو دھوتی اور میں حیض سے ہوتی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہؓ ہی سے ایک اور روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر (وہی برتن مع اس جھیلے پانی کے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا دیتی اور حضور میرے منہ کی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پی لیتے۔ اور میں ہڈی والا گوشت اپنے دانتوں سے کاٹ کر کھاتی اور میں حیض سے ہوتی۔ پھر وہی گوشت حضور کو دیتی تو آپ میرے منہ کی جگہ اپنا منہ رکھ کر اس گوشت میں سے نوش فرماتے۔ (مسلم)

اور فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور میں حیض سے ہوتی۔ پھر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ (متفق علیہ)

نمبر شمار	معنی	سورت	رکوع	آیت
-----------	------	------	------	-----

⑤ اور فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں سے چھوٹا پور یا مجھ کو دے دے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو حیض سے ہوں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے (مسلم)

④ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کبیل پر نماز پڑھتے کہ اس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا اور کچھ ان پر۔ اور میں حیض سے ہوتی۔ (متفق علیہ)

#### (۶) حرمتِ متعہ اور انسدادِ پامالی حقوق النساء

ت: جیسا کہ اس باب کے شروع میں مذکور ہوا رسمِ متعہ کے ذریعے عورتوں کے حقوق بہت زیادہ پامال ہوتے تھے۔ اور متعہ سے پیدا ہونے والی اولاد کا بھی کوئی کفیل نہ ہوتا تھا کیونکہ متعہ کا مقصد مستی نکالنے اور شہوت پرستی سے کچھ زائد نہ تھا۔ اسلام نے اس قبیح رسم کو بالکل حرام قرار دے کر عورت کے شرم و حیا اور ناموس و نسب کی حفاظت کا بندوبست کر دیا۔ حرمتِ متعہ کا ثبوت مندرجہ ذیل آیات سے ملتا ہے:-

۴۵۳- تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں،  
خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، دودھ پلانے والی  
مائیں، دودھ شریک بہنیں، ساستیں، تمہاری صحبت میں آئی ہوئی بیویوں  
کی گیلہ رکھیاں، تمہارے (صلبی) بیٹوں کی بیویاں، اور دو بہنوں کو



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	ایک ساتھ نکاح میں لینا تمہارے واسطے حرام ہے۔ اور دوسروں کی منکوحہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر جو باندیوں کے طور پر تمہارے قبضے میں آجائیں۔ یہ تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس کے علاوہ تم پر حلال ہے کہ اپنے مالوں سے پارساؤں کے طریق پر، نہ کہ شہوت پرستوں کی طرح، عورتیں طلب کرو۔ پھر جن سے تم لطف صحبت اٹھا چکے ہو ان کو ان کا ہر جو مقرر ہوا ہے ادا کر دو۔ ہاں اگر ہر ٹھہرانے کے بعد آپس کی رضامندی سے اس میں کچھ کمی بیشی کر لو تو کوئی گناہ نہیں۔			
۲۵۲	۲ - اور جس شخص کو عقیقہ مومنہ عورتوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو مومنہ عورتوں میں سے جو تمہارے قبضے میں ہوں ان کے ساتھ نکاح کر لو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم آپس میں ایک ہو۔ پس تم ان (باندیوں) کے مالکوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کر لو اور نیکنامی کے طریق پر ان کا ہر ان کو ادا کر دو۔ وہ عقیقہ بن کر رہنے والی ہوں نہ کہ کسبیوں کی طرح مستی نکالنے والی یا چھپے یا پکڑنے والی۔ پس جب وہ قید نکاح میں آجائیں، پھر شرارتیں کرنے لگیں تو ان پر آزاد عورتوں کی نسبت نصف سزا ہے۔ یہ (اجازت نکاح کی) اس شخص کے لئے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو۔ اور اگر صبر کر دو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔			
۲۵۵	۳ - مومنہ اور اہل کتاب کی عورتوں میں سے پاکدامنہ عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں، بشرطیکہ تم ان کا ہر ادا کر دو اور تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہو، مستی نکالنے یا درپردہ آشنائی کا نہ ہو۔			



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اور جو کوئی (ان شادیوں کے چکر میں عیسائی عورتوں سے نکاح کر کے) ایمان ہی سے منکر ہو جائے تو اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہو گا۔

۲۵۶	۴۔ (اور یاد رکھو) منکوحہ بیویوں اور باندیوں کے علاوہ شہوت کو پورا کرنے کا کوئی اور طریقہ محال تا سرکشی ہے اور ایسا کرنے والے ملامت کے حقدار ہیں۔	۲۳	۱	۵-۷
		۷	۱	۲۹-۳۱

### (۷) خلع کا حق

زمانہ جاہلیت میں عورت کے لئے ظالم خاوند کے پنجے سے نجات حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ مذہب اسلام نے حق خلع کے ذریعے عورت کی اس مصیبت کو بھی دور کر دیا۔

۲۵۷	۱۔ اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے بد خوئی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو صلح کی صورت پیدا کرنے میں ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور صلح خوب چیز ہے۔ ہر ایک نفس میں ایک ہوس غالب ہوتی ہے مگر اچھی بات یہ ہے کہ انسان نیکی اور خدا پرستی کی طرف جھکا رہے۔ تم سے یہ تو ممکن نہیں کہ عورتوں میں انصاف کر سکو، تاہم اس قدر تو ضروری ہے کہ کلیتہاً ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ ایک بیوی سے تو بہت زیادہ تعلق رکھو اور دوسری کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو۔ اگر تم صلح اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر	۴	۱۹	۲-۴
-----	--	---	----	-----

تبر شمار	مضمون	سورت	آیت
----------	-------	------	-----

(صلح نہ ہو سکے اور) دونوں الگ الگ ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کشائش والا، تدبیر جاننے والا ہے۔

۲۵۸۔ جو کچھ تم اپنی بیوی کو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ واپس لینا تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر تم (میاں بیوی دونوں) کو یہ ڈر ہو کہ تم اللہ کی عہدوں کو قائم نہ رکھ سکو گے تو تم دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ بیوی کچھ بدلہ دے کر اپنا پیچھا چھڑا لے۔ یہ اللہ کی عہدیں ہیں، پس تم ان سے مت بڑھو۔ (اور یاد رکھو کہ) جو کوئی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ عہدوں سے آگے بڑھے پس وہی ظالم ہے۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

① حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دینِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جس عورت نے بغیر کسی وجہ کے شوہر سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی ہوا حرام ہے۔“ (ترمذی - ابن ماجہ - ابن حبان)

② بیہقی کی ایک روایت میں ہے :- ”بلا وجہ خلع کرنے والیاں منافقات ہیں۔ جو عورت بلا کسی وجہ کے خاوند سے طلاق طلب کرتی ہے تو اس کو جنت کی ہوا یا خوشبو بھی میسر نہ ہوگی۔“

(بیہقی)

نمبر شمار	مضمون	سورۃ	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## (۸) بیوہ کو حق نکاح

ف: زمانہ جاہلیت میں عرب بیوہ کو اتنا منحوس سمجھتے تھے کہ کوئی اس کو اپنی بیوی بنانا گوارا نہ کرتا تھا۔ ہندوستان کے کفار کی حالت اس سے بھی بدتر تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا، اس کو خاوند کے برابر ہی ایک چٹا میں کود جانا ہوتا تھا۔ مذہب اسلام نے یوگان کے نکاح کی نہ صرف اجازت دی بلکہ رغبت دلائی اور حکم دیا کہ اپنی بیواؤں کا نکاح کر دیا کرو۔ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیویاں تھیں جن میں سے سوائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب بیوائیں ہی تھیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام بیوہ عورتوں سے شادی کر کے اس کا رواج ڈالا کہ لوگ بیواؤں سے نکاح کریں۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اس لئے شادی کی کہ کہیں لوگ کنواریوں سے بالکل بے رغبت نہ ہو جائیں۔ نکاح یوگان کے بارے میں آیات قرآنی ذیل میں ملاحظہ ہوں:-

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲۵۹ ۲۶۰

۲- اور تم پر اس بات میں کچھ گناہ نہیں کہ ان (بیوہ) عورتوں کو نکاح کا پیغام اشارہ میں کہو یا اپنے

دل میں پوشیدہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم ضرور ان عورتوں کا ذکر کرو گے۔ لیکن ان سے پوشیدہ طور پر نکاح کا وعدہ نہ کر رکھو مگر یہی کہ ان سے کوئی بات رواج شریعت کے موافق کہہ دو۔ اور نکاح کا ارادہ نہ کرو جب تک کہ مقررہ مدت اپنی انتہا کو نہ پہنچ جائے اور جان رکھو کہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ اللہ کو معلوم ہے۔ پس تم اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور تحمل والا ہے۔

### (۹) حق مہر

ف: حق مہر ایک ایسا حق ہے جو دنیا کے کسی مذہب، کسی قانون اور کسی معاشرے نے عورتوں کو نہیں دلویا۔ یہ صریح اسلام ہی ہے جس نے عورت کے اس حق کو قائم کیا اور اس کی ادائیگی شوہر کے ذمے ایسی ہی لازمی رکھی جیسی کہ کسی قرضے کی ادائیگی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں احکام قرآنی ملاحظہ ہوں:-

۴۶۱۔ عورتوں کو ان کا ہر خوشی خوشی ادا کر دیا کرو۔ اور اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے تم کو کچھ چھوڑ دیں تو اس کو کھاؤ رچنا پچتا۔

۴۶۲۔ جن منکوحہ عورتوں کو تم اپنے کام میں لاکچے ہو (یعنی ان سے مباشرت کر چکے ہو) ان کو ان کے مقررہ مہر ادا کرو۔

اور تم یہ اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ (لکاح کے وقت) مہر مقرر ہونے کے بعد (میاں بیوی) آپس کی رضامندی سے مہر کو گھٹا بڑھالیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ علیم اور حکیم ہے۔

۵۔ جو کھانا لذیذ ہو اور طبیعت اس کو رغبت کے ساتھ قبول کرے اس کو ہنسی کہتے ہیں اور جو کھانا مضم ہو کہ بخوبی جز و بدن اور موجب صحت و قوت ہو مری ہے۔ ان دونوں لفظوں کا ترجمہ رچنا پچنا کیا گیا ہے۔



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۱۰) حُسن معاشرت			
۴۴۳	۱۔ عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے گزران کرو۔ اگر ان کی کوئی بات پسند نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی ایسی بات کو ناپسند کرو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت بھلائی رکھی ہو۔	۴	۳	۵
۴۴۴	۲۔ اور جن عورتوں کی طرف سے تم کو بد خوئی کا اندیشہ ہو تو ان کو سمجھاؤ (اگر وہ نہ مانیں تو) پھر ان کو خواب گاہوں میں الگ کر دو (اگر اس پر بھی نہ مانیں تو) پھر ان کو تار یا ہلکا مارو۔ پھر اگر وہ اطاعت پر آمادہ ہو جائیں تو ان پر الزام کی کوئی اور راہ تلاش نہ کرو (اور یاد رکھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ سب سے ادب پر بڑا ہے۔	۴	۴	۱
۴۴۵	۳۔ اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں خنڈ رکھتے ہیں تو ایک منصف مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک منصف عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو۔ اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں موافقت پیدا فرمادے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔	۴	۴	۲
۴۴۶	۴۔ (موافقت ہو جانے کی صورت میں) ان کو رکھ لو (اور اگر صلح نہ ہو سکے تو) ان کو لٹکی ہوئی مت چھوڑو بلکہ (ایسی صورت میں) طلاق دے دو۔	۴	۱۹	۳
۴۴۷	۵۔ طلاق کی صورت میں عدت کے بعد یا تو (بصورت طلاق جہی) ان کو دستور کے موافق رکھ لو یا دستور کے موافق چھوڑ دو۔	۴	۲۹	۳
		۴۵	۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اور ان کو اس نیت سے مت روکو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو تا وقتیکہ انہوں نے کوئی صریح بے حیائی نہ کی ہو۔ اور نہ ان کو (کسی اور طرح سے) سنا سننے کے لئے روکو کہ ان پر زیادتی کرنے لگو۔ اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ یقیناً اپنا ہی نقصان کرے گا اور اللہ کے احکام کو مذاق مت بناؤ۔ اور اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو اور اس کو یاد کرو جو کتاب و حکمت اس نے تم پر اتاری کہ اس کے ذریعے وہ تم کو نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

۲۷۸۔ ۶۔ اگر چھوڑنے ہی کی صورت پیدا ہو تو اپنے میں سے دو معتبر آدمی گواہ ٹھہراؤ اور گواہی کو اللہ کے لئے سیدھی رکھو۔ اس بات سے جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان و قیامت پر یقین رکھتا ہو گا وہ سمجھ جائے گا۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گزارہ کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ رکھا ہوا ہے۔

۲۷۹۔ ۷۔ اگر تم ایک عورت کو چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہو اور اس پہلی کو تم نے ڈھیروں مال دے رکھا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم وہ مال ناحق طریقے سے اور صریح گناہ کے ساتھ واپس لینا چاہتے ہو!

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

۴۷۰	۸۔ بھلا تم وہ مال کیسے لے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے سے لطف صحبت اٹھا چکے ہو اور وہ عورتیں (بوقت نکاح) تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔	۴	۳	۷
-----	--	---	---	---

ف: طلاق کے بارے میں مفصل احکام آگے چل کر عنوان "ج۔ طلاق" کے تحت ملاحظہ ہوں۔ ذیل میں جن معاشرت سے متعلق چند احادیث بھی یہی ناظرین ہیں:-

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:-

② "کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ حقیقتاً اچھے اخلاق کے وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اپنی بیویوں سے اچھے ہیں" (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

③ "بیوی سے ناراض ہونے میں جلدی نہ کرو۔ اگر ایک عادت پسند نہ آئے گی تو دوسری عادت پسند آ جائے گی" (مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

④ "عورت پسلی سے پیدا ہوتی ہے، اگر سیدھا کرے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ اس لئے محبت کا برتاؤ کرتا کہ زندگی بسر ہو" (ابن حبان)

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:-



”میں تمہیں عورتوں کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنا، یہ تمہاری مقید ہیں۔ تم صرف ایک ہی چیز کے مالک ہو۔ اگر عورتیں کھلا ہوا فحش کریں تو تم ان کو بستر سے علیحدہ کر سکتے ہو اور صرف خفیف ضرب کے ساتھ مار بھی سکتے ہو۔ اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو پھر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ تمہارا ان پر حق ہے اور ان کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی دوسرے کو نہ آنے دیں اور ان کا حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح روٹی کپڑا دو۔“ (ترمذی بطول)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے جو مال خرچ کیا جائے اس میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ کھانے کا بولچہ تو اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی صدقہ کا ثواب ہوتا ہے۔“ (بخاری۔ مسلم بطول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”لو نڈی، غلام اور فقیر، ان سب کو صدقہ دینے سے زیادہ ثواب اپنی بیوی پر خرچ کرنے کا ہے۔“ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی غلام کو



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا جائے، تو ان سب میں اجر و ثواب کے لحاظ سے افضل وہ دینار ہے جو اہل و عیال کے نان نفقہ میں خرچ کیا گیا ہو۔  
(مسلم)

## ۳۔ شوہر کے حقوق (یعنی عورت کے فرائض) (۱) مرد کی فضیلت

ف: غیر اسلامی سوسائٹی میں عورت کو جو درجہ حاصل ہے اس کے مقابلے میں اسلام نے عورت کو جو حقوق دلائے ہیں ان کا ذکر اوپر گزر چکا۔ اس کے بعد لازمی ہے کہ نظام معاشرت کو صحیح طور پر چلانے کے لئے مرد اور عورت کا درجہ قانونی طور پر متعین کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی ضرورت کے پیش نظر قرآن کریم میں بالکل صاف اور واضح قانون دنیا کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے:

۱	۴	۲	۱۔ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے (اس لئے کہ ایک تو) اللہ تعالیٰ نے مرد کا درجہ عورت پر فائق رکھا ہے۔	۲۷۱
۱	۴	۲	۲۔ (دوسرے) مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں (اور ان کے اخراجات کے کفیل ہوتے ہیں)	۲۷۲
۳	۲	۲۳	۳۔ (تیسرے) عورت گھنے پاتے (یعنی نزاکت) میں	۲۷۳

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	پرورش پاتی ہے اور وہ جھگڑے کی صورت میں سند دوسرے پر اپنی بات کو پوری طرح واضح کر سکتی ہے اور نہ طاقت اور قوت کا اظہار کر سکتی ہے۔			
۴۷۴	۴۔ پس میں چیز میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔ مردوں کو اپنی کمائی میں سے حصہ ملے اور عورتوں کو اپنی کمائی سے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بلاشبہ اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔	۴	۵	۷
۴۷۵	۵۔ نیک بخت بیویاں وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کی فرمانبرداری اور ان کی غیر حاضری میں بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے (ان کی عزت و آبرو اور مال و دولت کی) نگہبانی کرتی ہیں۔	۴	۶	۱
۴۷۶	۶۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مراتب میں فرق اس لئے رکھا ہے تاکہ وہ اپنے دئے ہوئے حکموں میں تمہاری آزمائش کرے کہ تم اس کے قائم کردہ فرق مراتب کو تسلیم کر کے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہو یا نہیں۔	۶	۳۰	۱۱
ف	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں دیے ناظرین ہیں :-			
①	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :-			
	» ایک بندہ مومن کے لئے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی شے نہیں ہے۔ نیک عورت کی صفات یہ ہیں کہ جب اس کو حکم دیا جائے تو وہ اس کی تعمیل کرے۔ جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اس کو			

نمبر شمار

مضمون

خوش کر دے۔ اگر کبھی اس کو قسم دی جائے تو اس کو پورا کر دے۔ اگر خاوند کہیں چلا جائے تو خاوند کے پیچھے اپنی عصمت اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔“ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی، رمضان کے روزے رکھے اور اپنے نفس کی حفاظت کی، اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی رہی تو عورت بہشت کے جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو جائے۔“ (ابن حبان)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورؐ سے دریافت کیا عورت پر سب سے بڑا کس کا حق ہے۔ فرمایا شوہر کا۔ پھر پوچھا۔ مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے۔ فرمایا اپنی ماں کا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت تمام عورتوں کی نمائندہ بن کر آئی اور عرض کیا:-

”حضور! اللہ تعالیٰ نے مردوں پر تو جہاد فرض کر دیا ہے، اگر ان کو جہاد فی سبیل اللہ میں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اجر عظیم کے مستحق ہو جاتے ہیں اور اگر قتل ہی کر دئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ رہتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور ہم عورتیں اپنے گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں، ہم کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کا ثواب جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہو۔“

سرکار نے ارشاد فرمایا: "تمام عورتوں کو یہ بات پہنچا دے کہ خاوند کی فرمانبرداری اور اس کا حق پہنچانا اور ادا کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "تم میں سے بہت کم عورتیں یہ کام کر سکیں گی۔" (طبرانی - بزار)

⑤ حضرت عبداللہ بن ابی ریحی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام سے واپس آئے تو انہوں نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "معاذ! یہ کیا کرتے ہو؟" معاذ بن جبل نے عرض کیا: "حضور! میں نے شام میں دیکھا تھا کہ لوگ اپنے بزرگوں اور مقتداؤں کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے بھی خیال کیا کہ آپ کو سجدہ کروں کیونکہ آپ ان سب سے بڑے اور اعلیٰ ہیں۔" سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے معاذ! تم ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ اگر مجھے یہ حکم دینا بھی ہوتا کہ کوئی مخلوق کسی کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے۔" (ابن ماجہ)

④ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی انصاری کا اونٹ بگڑ گیا اور اتنا بگڑا کہ کسی کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتا تھا۔ اونٹ والوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی۔ اس وقت اونٹ بلغ کے ایک کونے میں کھڑا تھا۔ آپ اس اونٹ کی طرف تنہا



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

تشریف لے جانے لگے۔ ان لوگوں نے عرض کی - ”وہ اونٹ کتے کی طرح باؤ لا رہا ہے، آپ تن تہنا نہ جائیے، سرکار نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ اور آپ تنہا اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے۔ جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف عاجزانہ بڑھا اور آپ کے سامنے آکر سر جھکا دیا اور پہلے سے بھی زیادہ نرم مزاج ہو گیا۔ آپ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کو کام پر لگا دیا۔ اونٹ کی یہ حالت دیکھ کر ان لوگوں نے عرض کیا - ”محمود یہ اونٹ حیوان پستے ہوئے آپ کو سجدہ کرتا ہے۔ ہم انسان ہیں، عقل بھی رکھتے ہیں، ہم زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔“ ارشاد فرمایا: ”کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی بھی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ عورت پر اس کے شوہر کا بہت بڑا حق ہے۔ اگر خاوند کا تمام جسم زخمی ہو اور عورت اپنے شوہر کے مخرج جسم کو زبان سے چاٹے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ (احمد)

## (۲) اجرائے نسل انسانی کے لئے عورت کا تعاون

۱۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے نفسوں کے لئے آئندہ کا بندوبست کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم اس سے ملنے والے ہو۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا کتا بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہارا

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	جوڑا تمہاری نسل سے پیدا کیا کہ تم اس کی طرف سکون پکڑو۔	۴۷	۲	۲
۴۷۹	۳۔ اور دونوں میں پیار و محبت ڈال دی کہ چین سے رہو۔	۳۰	۳	۲
۴۸۰	۴۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کیلئے لباس کی مانند بنایا۔	۲	۲۳	۵
۴۸۱	۵۔ اس سلسلے کو معروف طریقے سے جاری رکھنے کیلئے			
	ناتا اور سسرال بنائے۔	۱۵	۵	۱۰
۴۸۲	۶۔ اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور			
	پیتے پیدا کئے۔	۱۶	۱۰	۲
۴۸۳	۷۔ ایک دوسرے کی پہچان کے لئے خاندان اور قبیلے بنادئے۔	۴۹	۲	۳
۴۸۴	۸۔ تمہاری آسانی کے لئے وہ رشتے بالتفصیل قرآن میں			
	بیان فرمائے کہ جن سے تم نکاح کر سکتے ہو یا نہیں کر سکتے۔	۴	۴	۳-۱
۴۸۵	۹۔ اور صاف صاف بتا دیا کہ نکاح سے تمہارا مقصد مستی			
	نکالنا نہ ہو بلکہ معروف طریقے سے میاں بیوی بن کر رہنا ہو۔	۴	۴	۳-۲
۴۸۶	۱۰۔ ان تمام آسانوں کے باوجود اگر تم (اپنی خواہشات			
	نفسانی کو پورا کرنے کے لئے) کوئی اور طریقہ اختیار کرو			
	تو پھر تم ہی بتاؤ کہ اس سے زیادہ سرکشی اور ملامت	۲۳	۱	۵-۴
	کی بات کون سی ہوگی۔			

ف: اجرائے نسل کا قدرتی طریقہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کا تعلق دنیا میں بسنے والے تمام جانداروں سے ہے، لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ باقی تمام جانداروں کی صورت میں تو مقصود محض افزائش نسل ہے اور حضرت انسان کی صورت

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

میں اس کے ساتھ ساتھ نسب کی حفاظت بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر نسب کی حفاظت کا قانون حضرت انسان میں نہ ہو تو انسان اور جانوروں میں کوئی فرق نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انسانی حیثیت سے اس کی بعض خوبیوں کو اوجاگر کرنے کے لئے یہ مناسب سمجھا اور اس کو لازمی قرار دیا کہ اس کا نسب محفوظ رہے تاکہ اس کا معاشی نظام بہترین اصولوں پر قائم ہو سکے۔

نسب کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو قوانین نازل فرمائے ان کا ذکر قرآن کریم میں جگہ جگہ موجود ہے۔ اس سلسلے کی آیات کو آئندہ صفحات میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

### (۳) نسب کی حفاظت

#### (الف) نکاح

۱۔ حرام ہو میں تم پر تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں،  
 تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں،  
 تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ  
 پلایا ہے۔ اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، تمہاری بیویوں کی مائیں، اور تمہاری  
 بیویوں کی بیٹیاں جو (سابقہ خاوندوں سے ہیں اور) تمہاری پرورش میں ہیں،  
 بشرطیکہ تم ان بیویوں سے صحبت کر چکے ہو، اور اگر تم نے ان عورتوں سے  
 صحبت نہ کی ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اس نکاح میں (جو تم ان گیلو رکبوں



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	سے کر لو اور تمہارے صلیبوں کی بیٹیوں کی بیویاں بھی تمہارے لئے حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہے کہ تم دو بیہنوں کو یک وقت اپنے نکاح میں لو سوائے اس کے جو اس سے پیشتر ہو چکا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔			
۴۸۸	۲۔ اور جو عورتیں تمہارے باپ کے نکاح میں رہ چکی ہوں وہ بھی تمہارے لئے حرام ہیں۔	۴	۳	۸
۴۸۹	۳۔ اور عافند والی عورتیں بھی حرام ہیں سوائے ان عورتوں کے جو باندیاں ہو کر تمہارے قبضے میں آجائیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ ان کے سوا سب عورتیں تم کو حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کو اپنے مال (یعنی ہر) کے بدلے میں طلب کرو اور اس سے تمہارا مقصد معروف طریقے سے میاں بیوی بن کر رہنا ہو، مستی نکالنا نہ ہو۔	۴	۴	۲
۴۹۰	۴۔ اور مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ مسلمان لڑکی مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ مشرک (اپنے خن و جال کی وجہ سے) تم کو بھلی معلوم ہو۔ اسی طرح مسلمان عورتیں بھی مشرک مردوں سے نکاح نہ کریں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ مسلمان غلام بلاشبہ مشرک آزاد مرد سے بہتر ہے، اگرچہ وہ (مشرک کسی وجہ سے) تم کو اچھا ہی لگے۔ وہ (مشرک) تو تم کو دھنخ کی طسرت بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں کو بتلاتا ہے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔	۴	۲۷	۵
۴۹۱	۵۔ مسلمان عورتیں کافر مردوں کے لئے حرام ہیں اور کافر مرد مسلمان عورتوں کے لئے حرام ہیں۔	۴	۲	۴



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۴۹۲	۴۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں۔ (اسی طرح) پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔ ایسے مرد و عورت بہت دیر گندی باتوں سے مبرا ہوتے ہیں۔	۲۴	۳
۴۹۳	۷۔ زانی مرد بدکارہ یا مشرکہ عورت کے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرتا اور زانیہ عورت کو سوائے بدکار اور مشرکہ مرد کے کوئی اپنے نکاح میں نہیں لیتا اور یہ ایمانداروں پر حرام ہے۔	۲۴	۳
ف:	حضرت علامہ عثمانی نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-		

”جو مرد یا عورت اس عادت شنیع میں مبتلا ہیں، حقیقت میں وہ اس لائق نہیں رہتے کہ کسی عقیقت مسلمان سے ان کا تعلق از دواج و ہم بستری قائم کیا جائے۔ ان کی پلید طبیعت اور میلان کے مناسب تو یہ ہے کہ ایسے ہی کسی بدکار و تباہ حال مرد و عورت سے یا ان سے بھی بدتر کسی مشرکہ و مشرکہ سے ان کا تعلق ہو۔“

کند ہم جنس با ہم جنس پرہیز :۔ کبوتر با کبوتر باز با باز  
ان کی حرکت کا اصلی اقتضا تو یہی تھا، اب یہ جداگانہ امر ہے کہ حق تعالیٰ نے دوسری مصلحت و حکم کی بنیاد پر کسی نام نہاد مسلمان کا مشرکہ و مشرکہ سے عقد جائز نہیں رکھا یا مثلاً بدکار مرد کا پاکیزہ عورت سے نکاح ہو جائے تو بالکل باطل نہیں ٹھہرایا۔۔۔۔۔ زانیہ سے نکاح کرنا ان پاکیزہ مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے جو صحیح اور حقیقی معنوں میں مومنین کہلانے کے مستحق ہیں یعنی تکوینی طہارت پر۔  
ان کے پاک نفوس کو ایسی گندی جگہ کی طرف مائل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔“

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۲۹۴	۸۔ آج کے دن تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور تمہارے لئے حلال ہیں مسلمانوں کی پاکدامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جو تم سے پیشتر کتاب دے گئے، بشرطیکہ تم ان کو قید نکاح میں لا کر ان کا ہر ادا کر دو اور تمہارا مقصد مستی نکالنا یا دیر پرہ آشنانی کرنا نہ ہو۔ اور جو کوئی ایمان سے منکر ہوا (یعنی اہل کتاب عورتوں سے شادی کر کے ان کے عشق میں اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھا جیسا کہ آج کل عموماً ہوتا ہے) تو اس کی محنت ضائع ہو گئی اور وہ آخرت میں ٹوٹا پلنے والوں میں سے ہو گا۔	۵	۱	۵
ف:	حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-			
①	”یہاں طعام (کھانے) سے مراد ”ذبیحہ“ ہے۔ یعنی کوئی یہودی یا نصرانی (بشرطیکہ اسلام سے مرتد ہو کر یہودی یا نصرانی نہ بنا ہو) اگر حلال جانور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام نہ لے تو اس کا کھانا مسلمان کو حلال ہے۔ مرتد کے احکام جدا گانہ ہیں۔“			
②	”اہل کتاب کے ایک مخصوص حکم کے ساتھ دوسرا مخصوص حکم بھی بیان فرما دیا۔ یعنی یہ کہ کتابی عورت سے نکاح کرنا شریعت میں جائز ہے، مشرک سے اجازت نہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ ہمارے زمانہ کے نصاریٰ عموماً برائے نام نصاریٰ ہیں۔ ان میں بکثرت وہ ہیں جو نہ کسی کتاب آسمانی کے قائل ہیں نہ مذہب کے نہ خدا کے۔ ان پر اہل کتاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لہذا ان کے ذبیحہ اور نساء کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہو گا۔ نیز یہ ملحوظ رہے کہ کسی چیز کے حلال ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس میں فی حد ذاتہ کوئی وجہ تحریم کی نہیں لیکن اگر خارجی اثرات			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

حالات ایسے ہوں کہ اس حلال سے مستفیع ہونے میں بہت سے حرام کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ کفر میں مبتلا ہونے کا احتمال ہو تو ایسے حلال سے انتفاع کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ موجودہ زمانہ میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ کھانا پینا، بے ضرورت اختلاط کرنا، ان کی عورتوں کے حال میں پھنسنا، یہ چیزیں جو خطرناک نتائج پیدا کرتی ہیں وہ مخفی نہیں۔ لہذا بدی اور بد دینی کے اسباب و ذرائع سے اجتناب ہی کرنا چاہیے۔

”جن کتابی عورتوں سے نکاح کی اجازت ہوئی، اس کا فائدہ یہ ہونا چاہیے کہ مومن قانت کی حقانیت عورت کے دل میں گھر کر جائے نہ یہ کہ کتابیات پر مفتون ہو کر الٹا اپنی متلاع ایمانی ہی کو گنوا بیٹھا اور ”خسر الدنیا والآخرۃ“ کا مصداق ہو کر رہ جائے۔ چونکہ کافر عورت سے نکاح کرنے میں اس فتنہ کا قوی احتمال ہو سکتا ہے اس لئے ”ومن یكفر بالایمان فقد حبط عمله“ کی تہدید نہایت ہی بر محل ہے۔

۴۹۵	۹۔ اور متبہنی (گود میں لئے ہوئے بیٹے) کی بیوی بھی (اگر بیوہ ہو جائے یا وہ اس کو طلاق دیدے) تمہارے لئے حلال ہے۔	۳۳	۵	۳
۴۹۶	۱۰۔ پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں۔	۳۳	۱	۶
۴۹۷	۱۱۔ اس لئے پیغمبر کی بیویوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے۔	۳۳	۷	۱
۴۹۸	۱۲۔ اپنی بیواؤں اور نیک غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ	۳۳	۸	۶



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کشائش والا سب کچھ جانتا ہے۔

۴۹۹ ۱۳۔ بیوہ سے نکاح عدت پوری ہونے کے بعد کرو۔

۵۰۰ ۱۴۔ اگر آزاد عورت سے شادی کرنے کی قدرت نہ ہو تو

کسی لونڈی سے اس کے آقا کی اجازت کے ساتھ

نکاح کرو۔ اور ان کے ہر دستور کے موافق ادا کرو بشرطیکہ

وہ قید نکاح میں رہنے والی ہوں۔ مستی نکالنے والی

یا کسی اور سے درپردہ آشنائی رکھنے والی نہ ہوں۔

۵۰۱ ۱۵۔ (یہ اجازت بحالت مجبوری ہے) اور اگر اس سے بچو تو

بہتر ہے (کیونکہ لونڈی سے پیدا ہونے والی اولاد

لونڈی غلام ہی رہے گی)۔

۵۰۲ ۱۶۔ اور اگر نکاح کی استطاعت نہ ہو تو پاکدامن رہو حتیٰ کہ

اللہ تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔

۵۰۳ ۱۷۔ تم کو چار تک نکاح کرنے کی اجازت ہے بشرطیکہ تم

ان میں انصاف کر سکو ورنہ صرف ایک (ہی سے نکاح

کرو) یا وہ باندیاں جو تمہاری ملک ہوں (تمہارے

لئے حلال ہیں)

۵۰۴ ۱۸۔ (یاد رکھو!) تم عورتوں میں عدل نہ کر سکو گے چاہے

تم اس بات کی طرح رکھو۔

۵۰۵ ۱۹۔

۵۰۶ ۲۰۔

۵۰۷ ۲۱۔

۵۰۸ ۲۲۔

۵۰۹ ۲۳۔

۵۱۰ ۲۴۔

۵۱۱ ۲۵۔

۵۱۲ ۲۶۔

۵۱۳ ۲۷۔

۵۱۴ ۲۸۔

۵۱۵ ۲۹۔

۵۱۶ ۳۰۔

۵۱۷ ۳۱۔

۵۱۸ ۳۲۔

۵۱۹ ۳۳۔

۵۲۰ ۳۴۔

۵۲۱ ۳۵۔

۵۲۲ ۳۶۔

۵۲۳ ۳۷۔

۵۲۴ ۳۸۔

۵۲۵ ۳۹۔

۵۲۶ ۴۰۔

۵۲۷ ۴۱۔

۵۲۸ ۴۲۔

۵۲۹ ۴۳۔

۵۳۰ ۴۴۔

۵۳۱ ۴۵۔

۵۳۲ ۴۶۔

۵۳۳ ۴۷۔

۵۳۴ ۴۸۔

۵۳۵ ۴۹۔

۵۳۶ ۵۰۔

۵۳۷ ۵۱۔

۵۳۸ ۵۲۔

۵۳۹ ۵۳۔

۵۴۰ ۵۴۔

۵۴۱ ۵۵۔

۵۴۲ ۵۶۔

۵۴۳ ۵۷۔

۵۴۴ ۵۸۔

۵۴۵ ۵۹۔

۵۴۶ ۶۰۔

۵۴۷ ۶۱۔

۵۴۸ ۶۲۔

۵۴۹ ۶۳۔

۵۵۰ ۶۴۔

۵۵۱ ۶۵۔

۵۵۲ ۶۶۔

۵۵۳ ۶۷۔

۵۵۴ ۶۸۔

۵۵۵ ۶۹۔

۵۵۶ ۷۰۔

۵۵۷ ۷۱۔

۵۵۸ ۷۲۔

۵۵۹ ۷۳۔

۵۶۰ ۷۴۔

۵۶۱ ۷۵۔

۵۶۲ ۷۶۔

۵۶۳ ۷۷۔

۵۶۴ ۷۸۔

۵۶۵ ۷۹۔

۵۶۶ ۸۰۔

۵۶۷ ۸۱۔

۵۶۸ ۸۲۔

۵۶۹ ۸۳۔

۵۷۰ ۸۴۔

۵۷۱ ۸۵۔

۵۷۲ ۸۶۔

۵۷۳ ۸۷۔

۵۷۴ ۸۸۔

۵۷۵ ۸۹۔

۵۷۶ ۹۰۔

۵۷۷ ۹۱۔

۵۷۸ ۹۲۔

۵۷۹ ۹۳۔

۵۸۰ ۹۴۔

۵۸۱ ۹۵۔

۵۸۲ ۹۶۔

۵۸۳ ۹۷۔

۵۸۴ ۹۸۔

۵۸۵ ۹۹۔

۵۸۶ ۱۰۰۔

۵۸۷ ۱۰۱۔

۵۸۸ ۱۰۲۔

۵۸۹ ۱۰۳۔

۵۹۰ ۱۰۴۔

۵۹۱ ۱۰۵۔

۵۹۲ ۱۰۶۔

۵۹۳ ۱۰۷۔

۵۹۴ ۱۰۸۔

۵۹۵ ۱۰۹۔

۵۹۶ ۱۱۰۔

۵۹۷ ۱۱۱۔

۵۹۸ ۱۱۲۔

۵۹۹ ۱۱۳۔

۶۰۰ ۱۱۴۔

۶۰۱ ۱۱۵۔

۶۰۲ ۱۱۶۔

۶۰۳ ۱۱۷۔

۶۰۴ ۱۱۸۔

۶۰۵ ۱۱۹۔

۶۰۶ ۱۲۰۔

۶۰۷ ۱۲۱۔

۶۰۸ ۱۲۲۔

۶۰۹ ۱۲۳۔

۶۱۰ ۱۲۴۔

۶۱۱ ۱۲۵۔

۶۱۲ ۱۲۶۔

۶۱۳ ۱۲۷۔

۶۱۴ ۱۲۸۔

۶۱۵ ۱۲۹۔

۶۱۶ ۱۳۰۔

۶۱۷ ۱۳۱۔

۶۱۸ ۱۳۲۔

۶۱۹ ۱۳۳۔

۶۲۰ ۱۳۴۔

۶۲۱ ۱۳۵۔

۶۲۲ ۱۳۶۔

۶۲۳ ۱۳۷۔

۶۲۴ ۱۳۸۔

۶۲۵ ۱۳۹۔

۶۲۶ ۱۴۰۔

۶۲۷ ۱۴۱۔

۶۲۸ ۱۴۲۔

۶۲۹ ۱۴۳۔

۶۳۰ ۱۴۴۔

۶۳۱ ۱۴۵۔

۶۳۲ ۱۴۶۔

۶۳۳ ۱۴۷۔

۶۳۴ ۱۴۸۔

۶۳۵ ۱۴۹۔

۶۳۶ ۱۵۰۔

۶۳۷ ۱۵۱۔

۶۳۸ ۱۵۲۔

۶۳۹ ۱۵۳۔

۶۴۰ ۱۵۴۔

۶۴۱ ۱۵۵۔

۶۴۲ ۱۵۶۔

۶۴۳ ۱۵۷۔

۶۴۴ ۱۵۸۔

۶۴۵ ۱۵۹۔

۶۴۶ ۱۶۰۔

۶۴۷ ۱۶۱۔

۶۴۸ ۱۶۲۔

۶۴۹ ۱۶۳۔

۶۵۰ ۱۶۴۔

۶۵۱ ۱۶۵۔

۶۵۲ ۱۶۶۔

۶۵۳ ۱۶۷۔

۶۵۴ ۱۶۸۔

۶۵۵ ۱۶۹۔

۶۵۶ ۱۷۰۔

۶۵۷ ۱۷۱۔

۶۵۸ ۱۷۲۔

۶۵۹ ۱۷۳۔

۶۶۰ ۱۷۴۔

۶۶۱ ۱۷۵۔

۶۶۲ ۱۷۶۔

۶۶۳ ۱۷۷۔

۶۶۴ ۱۷۸۔

۶۶۵ ۱۷۹۔

۶۶۶ ۱۸۰۔

۶۶۷ ۱۸۱۔

۶۶۸ ۱۸۲۔

۶۶۹ ۱۸۳۔

۶۷۰ ۱۸۴۔

۶۷۱ ۱۸۵۔

۶۷۲ ۱۸۶۔

۶۷۳ ۱۸۷۔

۶۷۴ ۱۸۸۔

۶۷۵ ۱۸۹۔

۶۷۶ ۱۹۰۔

۶۷۷ ۱۹۱۔

۶۷۸ ۱۹۲۔

۶۷۹ ۱۹۳۔

۶۸۰ ۱۹۴۔

۶۸۱ ۱۹۵۔

۶۸۲ ۱۹۶۔

۶۸۳ ۱۹۷۔

۶۸۴ ۱۹۸۔

۶۸۵ ۱۹۹۔

۶۸۶ ۲۰۰۔

۶۸۷ ۲۰۱۔

۶۸۸ ۲۰۲۔

۶۸۹ ۲۰۳۔

۶۹۰ ۲۰۴۔

۶۹۱ ۲۰۵۔

۶۹۲ ۲۰۶۔

۶۹۳ ۲۰۷۔

۶۹۴ ۲۰۸۔

۶۹۵ ۲۰۹۔

۶۹۶ ۲۱۰۔

۶۹۷ ۲۱۱۔

۶۹۸ ۲۱۲۔

۶۹۹ ۲۱۳۔

۷۰۰ ۲۱۴۔

۷۰۱ ۲۱۵۔

۷۰۲ ۲۱۶۔

۷۰۳ ۲۱۷۔

۷۰۴ ۲۱۸۔

۷۰۵ ۲۱۹۔

۷۰۶ ۲۲۰۔

۷۰۷ ۲۲۱۔

۷۰۸ ۲۲۲۔

۷۰۹ ۲۲۳۔

۷۱۰ ۲۲۴۔

۷۱۱ ۲۲۵۔

۷۱۲ ۲۲۶۔

۷۱۳ ۲۲۷۔

۷۱۴ ۲۲۸۔

۷۱۵ ۲۲۹۔

۷۱۶ ۲۳۰۔

۷۱۷ ۲۳۱۔



چار نکاح کرنے کی اجازت دے کر اسلام نے عورت کی بڑی حق تلفی کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ معترضین اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اس مسئلہ کی نوعیت کیا تھی۔ ایک ایک مرد سو سو عورتوں سے بیک وقت شادی کرتا تھا اور اسی پر بس نہیں بلکہ ان کے علاوہ بے شمار عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتا تھا۔ ان کے سیلوں وغیرہ میں جو اجتماعات ہوتے تھے ان میں ایسی عورتوں کے نقشے فخراً بیان کئے جاتے تھے اور اکثر مواقع پر وہ عورتیں خود بھی ان مجالس میں موجود ہوتی تھیں۔ اور ان کو اس بات سے کوئی عار نہ آتی تھی۔ اسلام نے ان تمام بدعنوانیوں کو ختم کر کے سینکڑوں بیویوں کی تعداد کو کم کر کے چار تک محدود کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ طلاق و خلع کے قوانین جاری کر کے معاشرے میں اور کبھی خوش گواری کی صورتیں پیدا کر دیں تاکہ بوقت ضرورت ان قوانین کے تحت معاشرے کی بد مزگیوں کو مہذب اور جائز طریقے سے دور کیا جاسکے۔

و: جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ عورتوں نے حاضر ہو کر اس مسئلہ کی وضاحت چاہی کہ اسلام نے مرد کو تو بیک وقت چار نکاح کرنے کی اجازت دے دی مگر عورتوں کو اس حق سے محروم رکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے چن روز کے وقفے سے ان کو ایک وقت بتا دیا کہ اس وقت آکر اس مسئلہ کا جواب معلوم کر لیں۔ جوں جوں وہ وقت قریب آتا جاتا تھا حضرت امام رحمہ افسردہ و طول نظر آتے تھے۔ آپ کی صاحبزادی نے اس افسردگی کا سبب پوچھا تو بہت اصرار کے بعد آپ نے اصل بات بتائی۔ اور فرمایا کہ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ میں ان عورتوں کو یہ مسئلہ کس طرح سمجھاؤں گا۔

## مضمون

نمبر شمار

صاحبزادی نے عرض کیا۔ ابا جان! جب وہ عورتیں آئیں تو ان کو میرے پاس بھیج دیجئے گا میں خود ان کو سمجھا دوں گی۔ چنانچہ جب وہ عورتیں آئیں تو حضرت امام نے ان کو اپنی صاحبزادی کے پاس بھیج دیا۔ صاحبزادی نے ایک کٹورہ لے کر ان عورتوں سے کہا کہ اپنے اپنے پستانوں سے تھوڑا تھوڑا دودھ اس کٹورے میں دوہ دیں۔ سب نے تعمیل کی۔ صاحبزادی نے اس دودھ کو ہلا کر خوب ملا دیا اور ارشاد فرمایا کہ اب اس میں سے تم اپنا اپنا دودھ نکال لو۔ وہ سب حیران ہو کر صاحبزادی کا منہ تکنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ بس یہی جواب ہے تمہارے سوال کا۔ وہ عورتیں لا جواب ہو کر چلی گئیں۔

دنیا کی بڑھتی ہوئی نسوانی آبادی، مردوں کے ملکی دفاع کے کاموں میں شرکت کی وجہ سے اتلافِ جان اور دیگر معاشی حالات کے پیش نظر یہ بات زیادہ مناسب اور فطرت کے مطابق ہے کہ ایک مرد کو متعدد عورتوں سے نکاح کی اجازت ہو اور ایک عورت صرف ایک خاوند کی بیوی بن کر رہے۔

نکاح کے بارے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”نکاح انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ نکاح ایسی چیز ہے جو حضرت آدمؑ کے زمانہ سے لے کر اب تک برابر سنت چلی آتی ہے۔“ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا

## مضمون

## نمبر شمار

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جب بندہ نے نکاح کر لیا تو اس کا نصف دین محفوظ ہو گیا۔ باقی نصف کو بچانے کے لئے تقویٰ اختیار کرے۔“ (بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”اے نوجوانو! اگر نان نفقہ کی قدرت رکھتے ہو تو نکاح کرو۔ یہ آنکھ اور شرم گاہ کی حفاظت کا صحیح علاج ہے ورنہ پھر روزے رکھا کرو۔ یہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے کو خسی کرائے۔“ (بخاری۔ مسلم بطولہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:-

”عورت میں چار باتیں تلاش کی جاتی ہیں:- مال، نسب، جمال، دین۔ لیکن اسے مخاطب! تو تو فقط دین والی سے نکاح کر۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”ایک کالی اور نکلی مگر دین دار عورت زیادہ بہتر ہے بد دین اور خوبصورت سے۔“ (ابن ماجہ بطولہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:-

”تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالیٰ ضرور کرتا ہے: مجاہد فی سبیل اللہ۔ وہ مکات



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکیع	آیت
④	جو اپنے آقا کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔ وہ انسان ہو یا عمار اللہ سے بچنے کے لئے پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرے۔ (ترمذی) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جو شخص اپنی بصر گاہ کی حفاظت اور نگاہ کی شرم قائم رکھنے کے لئے یا رشتہ داری کے ملائے کی غرض سے کسی عورت سے نکاح کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نکاح میں برکت عطا فرمائے گا۔“ (طبرانی بطولہ)			
۵۰۵	۱۔ (اے میرے حبیب!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ حیض ناپاکی ہے۔ پس تم حیض کے دوران میں عورتوں سے الگ رہو، اور ان سے مباشرت نہ کرو حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔	۲	۲۸	۱
۵۰۶	۲۔ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے لئے آئندہ کا بندوبست کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم ان سے ملنے والے ہو۔	۲	۲۸	۲



تبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
ف:	حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-			
①	”پاک ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن پر موقوف ہوا تو اسی وقت سے جماعت درست ہے اور اگر اس دن سے پہلے ختم ہو گیا مثلاً چھ روز کے بعد اور عورت کی عادت بھی چھ روز کی تھی تو جماعت خون کے موقوف ہوتے ہی درست نہیں بلکہ جب عورت غسل کر لے یا نماز کا وقت ختم ہو جائے اس کے بعد جماعت درست ہوگی۔ اور اگر عورت کی عادت سات یا آٹھ دن کی تھی تو ان دنوں کے پورا کرنے کے بعد جماعت درست ہوگی۔“			
②	”جس موقع سے جماعت کی اجازت دی ہے یعنی آگے کی راہ سے کہ جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے دوسرا موقع یعنی لواطت حرام ہے۔“			
۵۰۷	۳۔ بیوی سے مباشرت کرنے کا طریقہ قرآن کریم نے نہایت ہی مہذب پیرائے میں بیان کیا ہے (لفظ غشیھا اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے) کہ اوپر کی جانب سے اس طرح پر جماع کیا جائے کہ مرد کے جسم سے عورت کا جسم ڈھکا جائے۔	۲۴	۱	۵۰۵
۵۰۸	۴۔ حج (یا عمرے) کا احرام باندھنے کے بعد احرام کی حالت میں بیویوں سے مباشرت جائز نہیں ہے۔	۲۵	۱	۵۰۶
۵۰۹	۵۔ جب تم مساجد میں اعتکاف میں ہو تو عورتوں سے مباشرت مت کرو۔ اور روزے کی حالت میں دن میں مباشرت مت کرو۔ البتہ رات کے وقت پو پھٹنے تک جائز ہے بشرطیکہ تم اعتکاف میں نہ ہو عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں جو وہ اس لئے	۲۳	۵	۵۰۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	بیان کرتا ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔			
۵۱۰	۶۔ ایک سے زائد عورتوں کی صورت میں لازم ہے کہ تم ان کے ساتھ حقوق میں برابری کرو۔ لیکن تم ایسا نہیں کر سکو گے چاہے تم اس کی طمع رکھو ایسی صورت میں ایسا تو نہ کرو کہ ایک ہی طرف جھک جاؤ اور دوسری کو معلقہ چھوڑ دو، کہ نہ رکھو نہ طلاق دو۔	۴	۱	۳
	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں دیے ناظرین ہیں :-	۴	۱۹	۳
①	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- "ابن آدم کی سعادت یہ ہے کہ نیک عورت ملے۔ اچھا گھر، اچھی سواری میسر آئے۔ شقاوت اور بد بختی ابن آدم کے لئے یہ ہے کہ بد عورت ملے۔ برے گھر اور بری سواری سے پالا پڑے۔" (احمد)			
②	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :- "خاوند کے خفا ہونے پر جو عورت خاوند سے کہتی ہے۔ جب تک تو راہی نہ ہو گا میں نہ سوؤں گی، یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو ایسی عورت جنتی ہے۔" (طبرانی بطولہ)			
③	حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :- "اگر شوہر عورت سے اس کا نفس طلب کرے اور عورت اونٹ کے			

## مضمون

## نمبر شمار

پالان پر بیٹھی ہو تب بھی منع نہ کرے۔ (ابن ماجہ)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے شوہر کے  
حقوق دریافت کئے تو سرکار نے ارشاد فرمایا:

”شوہر کے حقوق یہ ہیں کہ جب وہ بلائے تو وہ خواہ کتنی ہی مشغول ہو  
اس کی حاجت پوری کرے اور شوہر کو منع نہ کرے۔ بدون اس کی  
اجازت کے نفلی روزہ نہ رکھے۔ اس کے بلا اذن گھر سے باہر نہ جائے،  
اگر جائے گی تو آسمان کے تمام فرشتے اور عذاب و رحمت کے تمام فرشتے  
اس پر لعنت کریں گے۔“ (طبرانی)

حضرت طلق ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب خاوند اپنی حاجت کے لئے بلائے تو عورت اگرچہ روٹی پکائی ہو  
تب بھی روٹی کو چھوڑ کر اس کی حاجت کو پوری کرے۔“ (نسائی - ابن حبان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب مرد نے عورت کو بلایا اور عورت نے شوہر کا کہنا نہ مانا یہاں تک  
کہ وہ غصے میں سو رہا تو اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔“  
(بخاری - مسلم - ابوداؤد - نسائی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



”جب کوئی عورت اپنے خاوند کو ایذا پہنچاتی ہے تو اس شخص کے حصّہ کی جو رنجش میں کہتی ہے۔ خدا تجھ کو ہلاک کرے، اس کو تکلیف نہ پہنچا۔ نیزے پاس تو یہ چند روز ہے، یہ تو بہت جلد میرے پاس آنے والا ہے۔“  
(ابن ماجہ - ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، عورت کو اس کے شوہر نے بلایا اور عورت نے انکار کیا تو اس پر وہ ذات غصّہ ہوتی ہے جس کی حکومت آسمانوں میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اور اس عورت پر اللہ کا غصّہ اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ اس کا شوہر راضی نہ ہو جائے۔“  
(بخاری - مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جو عورت ایسی حالت میں سوئی کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔“

(ابن ماجہ - ابن حبان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جس نے کسی عورت سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا عورت کے غیر فطری مقام کو استعمال کیا یا کاہن اور بخوی کی تصدیق کی تو اس نے



قرآن کا انکار کیا۔ (ترمذی - نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”عورت سے بواہت کرنے والا کافر ہے۔“ (طبرانی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

”عورت کے غیر فطری مقام کو استعمال کرنے والا ملعون ہے۔“ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”جس شخص کے پاس دو عورتیں ہوں اور وہ ان میں مساوات نہ کرے۔

اور عدل و انصاف سے جی چرائے تو وہ شخص قیامت کے دن اس

حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہوگا۔“ (ترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ ”سب سے

بدا تر خدا کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے پاس

جاتا ہے اور بیوی اس کے پاس آتی ہے پھر ایک دوسرے کے بھید

لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں۔“ (مسلم - ابوداؤد)

حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں۔ کچھ مرد عورت حضور کے نزدیک بیٹھے

ہوئے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ شاید بعض آدمی وہ باتیں کر رہے ہیں

جو ان کے اور ان کی بیوی کے درمیان پوشیدہ ہیں اور شاید بعض عورتیں

بھی اپنے خاوندوں کے خفیہ تعلقات کا ذکر کر رہی ہیں۔ حضور کے اس

فرمانے پر ہم سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم یہ لوگ اسی قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: ”اس قسم کی باتوں کو ترک کر دو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطان سے مباشرت کرے اور سب لوگ دیکھ رہے ہوں۔“ (طبرانی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں لفظ سباع کا ذکر ہے۔ سباع سے مراد جماع پر فخر کرنا ہے۔ (احمد - ابوالعلی)

ف: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مثل کعبیتی کے قرار دے کر نہایت ہی شایستہ اور حکیمانہ انداز میں جماع کے مقصد اور اس کے آداب کی طرف متوجہ فرمایا ہے: ”تمہاری عورتیں تمہارے لئے کعبیتی ہیں۔ جس طرح کعبیتی کے لئے عمدہ زمین، عمدہ تخم، مناسب وقت، خاص طریقہ کاشت اور مابعد کی نگہداشت ضروری امور ہیں اسی طرح عورت کا صحیح اور تندرست ہونا جو بمنزلہ زمین کے ہے، پھر مرد کا صحیح و تندرست اور بمادات سے محفوظ ہونا جو بمنزلہ تخم کے ہے، پھر مناسب وقت پر مناسب طریقے سے جماع کرنا جو بمنزلہ موسم اور طریقہ کاشت کے ہے، پھر ایام حمل میں عورت کی نگہداشت جو بمنزلہ مابعد کی نگہداشت کے ہے۔ ضروری امور ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔“

نمبر شمار	مضمون	سورت	ذکر و آیت
	ج۔ طلاق		

ف: طلاق تین قسم کی ہے۔ ایک تو ایسی طلاق جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بغیر نکاح کئے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں۔ اگر پھر اس کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اس کو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا۔ ایسی طلاق کو طلاق بائن کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس میں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح کرنا بھی چاہیں تو کسی دوسرے سے اول نکاح کرنا پڑے گا۔ اور جب وہاں سے کسی بنا پر از خود طلاق ہو جاوے تب بعد عدت کے اس سے نکاح ہو سکے گا۔ ایسی طلاق کو طلاق مغلطہ کہتے ہیں۔ تیسری وہ جس میں نکاح ابھی نہیں ٹوٹا۔ صاف عقول میں ایک یا دو طلاق دینے کے بعد اگر مرد پشیمان ہوا تو پھر سے نکاح کرنا ضروری نہیں۔ بے نکاح کئے بھی اس کو رکھ سکتا ہے۔ پھر میاں بیوی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے۔ البتہ اگر مرد طلاق دے کر اس پر قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدت گزر جاوے گی تب نکاح ٹوٹ جاوے گا اور عورت جدا ہو جاوے گی۔ اور جب تک عدت نہ گزرے تب تک رکھنے یا نہ رکھنے دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ ایسی طلاق کو طلاق رجعی کہتے ہیں۔ البتہ اگر تین طلاقیں دے دیں تو اب اختیار نہیں۔ (بہشتی زیور بحوالہ ہدایہ جلد دوم)

طلاق کے بارے میں متذکرہ بالا احکام قرآن کریم میں اس طرح سے بیان کئے گئے ہیں :-

۵۱۱۔ (اگر مرد و عورت میں کھٹ پٹ ہو جائے اور صلح کی

۳ ۱۹ ۲



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کوشش بھی ناکام ہو جائے تو عورتوں کو لٹکی ہوئی مت چھوڑ دو۔ یا تو طلاق دے دیا رکھ لو۔			
۵۱۲	۲۔ طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس کے بعد چاہے دستور کے موافق رکھ لو یا عمدہ طریقے سے چھوڑ دو۔	۲	۲۹	۱
۵۱۳	۳۔ طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں اور جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اس کو نہ چھپائیں اگر وہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوندوں کو اس مدت میں لوٹالینے کا حق ہے اگر وہ سلوک سے رہنا چاہیں۔	۲	۲۸	۷
۵۱۴	۴۔ اگر پھر (تیسری مرتبہ) اس عورت کو طلاق دیدی تو اس کے بعد اس مرد کو وہ عورت حلال نہیں جب تک کہ اس خاوند کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر وہ دوبارہ خاوند طلاق دیدے تو ان دونوں پر (یعنی اس عورت اور پہلے میاں پر) کچھ گناہ نہیں کہ پھر باہم مل جاویں اگر وہ خیال کریں کہ وہ اللہ کے حکم کو قائم رکھیں گے یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں جو وہ جاننے والی قوم کے لئے بیان فرماتا ہے۔	۲	۲۹	۲
۵۱۵	۵۔ طلاق رجعی کی صورت میں عدت کے اندر اندر بھلا کر کے عورتوں کو دستور کے موافق روکنا چاہو تو اپنے میں سے دو معتبر آدمی گواہ کر لو اور گواہی کو اللہ کے لئے سیدھا رکھو۔	۲۵	۱	۲



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۱۶	۶۔ لیکن اس روکنے سے تمہارا مقصد یہ نہ ہو کہ جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو وہ ان سے واپس لے لو۔ سوائے اس صورت کے کہ انہوں نے کوئی صریح بے حیائی ہی کی ہو۔	۴	۳	۵
۵۱۷	۷۔ اور نہ ان کو ستانا اور ان پر زیادتی کرنا مقصود ہو۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ بلاشبہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور تم اللہ کے احکام کو مذاق مت بناؤ اور اللہ کا احسان یاد کرو جو اس نے تم پر کیا اور جو اس نے تم پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں کہ ان کے ذریعے تم کو نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔	۲	۲۹	۳
۵۱۸	۸۔ طلاق بائنہ کی صورت میں جب عورتیں عدت پوری کر چکیں اور وہ اور ان کے خاوند دستور کے موافق آپس میں نکاح پر رضامند ہوں تو ان کو نکاح سے مت روکو۔ یہ نصیحت اس کو کی جا رہی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس میں تمہارے لئے بڑی ستھرائی اور بہت پاکیزگی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔	۲	۳۰	۱
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-			
①	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مباح خدائے نزدیک طلاق ہے۔“ (البدائع)			

## مضمون

## نمبر شمار

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر، اور کسی کے غلام کو اس کے آقا، کے غلات بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (احمد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا:-

”دو میاں بیوی کی تفریق شیطان کے لئے انتہائی مسرت کی چیز ہے۔“ (مسلم)

ف: جیسا کہ اوپر مذکور ہوا طلاق مغلطہ کی صورت میں عورت اپنے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کر لے اور پھر وہ مرد اس کو طلاق نہ دے دے۔ اس حکم کو لوگوں نے مذاق بنا رکھا ہے اور ایسی صورت میں کسی شخص سے طلاق دینے کا وعدہ لے کر نکاح کر دیتے ہیں اور وہ ایک دو رات بیوی کو اپنے پاس رکھ کر اسے طلاق دیدیتا ہے تاکہ عدت کے بعد وہ اپنے پہلے میاں سے نکاح کر سکے۔ اس کو حلال کہتے ہیں۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی ہے۔ حکم خداوندی سے ہرگز یہ مقصود نہیں ہے۔ اس کی وضاحت ذیل کی احادیث سے ہوتی ہے:-

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”فواللعنت کرے حلال کرنے والے پر اور جس کے لئے حلال کیا جائے اس پر۔“ (احمد۔ نسائی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

⑤	ابن ماجہ نے صحیح استاد کے ساتھ نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم کو مستعار شوہر بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ سہرا کرنے ارشاد فرمایا۔ ”حلالہ کرنے والا۔ خدا لعنت کرے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر۔“ (ابن ماجہ)		
④	حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ حلالہ کرنا کیسا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”نکاح تو زینت کا کام ہے۔ کتاب اللہ سے استہزا کرنے کا نام نکاح نہیں ہے۔“ (ابو اسحاق الجرجانی)		

### د - عِدَّت

۵۱۹	۱۔ ایلا کی عِدَّت اگر کسی شخص نے بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہو تو اس کی عِدَّت چار ماہ ہے۔ اس عرصے میں چاہے رکھ لے اور چاہے چھوڑ دے۔	۲۸	۴-۵
۵۲۰	۲۔ مطلقہ کی عِدَّت اگر جلع (یا خلوت صحیحہ) سے پیشتر عورت کو طلاق دے دی ہو تو ایسی مطلقہ عورت کے لئے کوئی عِدَّت نہیں۔	۳۳	۹
۵۲۱	۳۔ (اور جو طلاق جلع یا خلوت صحیحہ کے بعد ہوا اور عورت کو حیض بھی آتا ہو تو) اس صورت میں عِدَّت تین حیض ہے۔	۲۸	۷



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۵۲۲	۴۔ جن مطلقہ عورتوں کو ابھی حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو یا حیض آنا بالکل بند ہو گیا ہو، ان کی عدت تین ماہ ہے۔	۴۵	۴
۵۲۳	۵۔ بیوہ کی عدت جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔	۲	۳۰
۵۲۴	۶۔ حاملہ کی عدت حاملہ عورت کی عدت (چاہے وہ مطلقہ ہو یا بیوہ) وضع حمل تک ہے۔	۴۵	۴
۵۲۵	۷۔ طہر میں طلاق جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت پر (یعنی پاکی کی حالت میں) طلاق دو۔ تاکہ آنے والا حیض گنتی میں آسکے اور عدت کو گنتے رہو۔ اور ان کو اپنے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کوئی صریح بے حیائی ہی کر بیٹھیں۔ اور جو کوئی اللہ کی عداوت سے بڑھے گا وہ اپنا ہی بُرا کرے گا۔ اس کو خبر نہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ اس طلاق کے بعد کوئی بہتر سورت پیدا فرمادے۔	۴۵	۱
۵۲۶	۸۔ نان نفقہ [اپنی مطلقہ بیویوں کو رہنے کے لئے گھر دو جہاں تم اپنے مقدور کے موافق خود رہتے ہو۔ اور ان کو تنگ کرنے کے لئے ایذا مت دو۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان کا خرچ (نان نفقہ) برداشت کرو۔ پھر (بچہ جننے کے بعد) اگر وہ تمہاری خاطر اس بچے کو دودھ پلائیں تو ان کو اس کی اجرت ادا کرو۔ اور آپس میں نیکی کی تلقین کرو اور اگر تم آپس میں تنگی محسوس کرو تو کسی دوسری عورت سے دودھ پلاؤ۔ چاہیے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس کی روزی نہ ملے ملتی ہے وہ جیسا اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے	۴۵	۷۰



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اس کے لحاظ سے خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر تکلیف نہیں رکھتا مگر اسی کے بقدر جتنا کہ اس کو دیا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد کشائشی کر دے گا۔

### ۴۔ مطلقہ کے مہر کی ادائیگی

۵۲۷۔ ۱۔ جن عورتوں کا مہر مقرر ہوا ہو اور طلع یا خلوت صحیح بھی ہو چکی ہو، ان کو پورا مہر ادا کرنا ہو گا۔

۵۲۸۔ ۲۔ جن عورتوں کا مہر تو مقرر ہوا ہو مگر طلع یا خلوت صحیح نہ ہوئی ہو، ان کو نصف مہر ادا کرنا ہو گا۔ مگر مناسب

یہ ہے کہ عورتیں معاف کر دیں (یعنی مہر بالکل نہ لیں) یا مرد درگزر کرے کہ اس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے (یعنی مرد پورا مہر ہی ادا کر دے) تو یہ پدمہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کو منت بھولو۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے۔

۵۲۹۔ ۳۔ اور جن عورتوں کا مہر بھی مقرر نہ ہوا ہو اور مجامعت یا خلوت صحیح بھی نہ ہوئی ہو تو ایسی عورتوں کو کچھ نہ کچھ دے کر بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔ کشائشی واللہ

اپنی کشائشی کے لحاظ سے دے اور تنگدست اپنی استطاعت کے لحاظ سے جو خرچ قاعدہ کے موافق ہو۔ یہ نیکیوں پر لازم ہے۔

۵۳۰۔ ۴۔ اس کو شرعی اصطلاح میں متعہ (یعنی فائدہ پہنچانا) کہتے ہیں۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۳۱	۵۔ خاوند کی طرف سے بیوی کو طلاق دینے پر یہ فائدہ پہنچانا مستقیماً پر لازم ہے۔	۲	۳۱	۶
فت:	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کی تعداد حیثیت خاوند کے مطابق کم از کم تین کپڑے ہے۔ اور خاوند پر لازم ہے کہ ہر مطلقہ عورت کو دے۔			
۵۳۲	۶۔ اگر تم نے اپنی کسی بیوی کو ڈھیروں مال دے رکھا ہو تو (طلاق کے بعد) اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم اس کو ناحق اور صریح گناہ کے ساتھ لینا چاہتے ہو۔	۴	۳	۶
۵۳۳	۷۔ اور تم وہ کیونکر واپس لے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے سے لطف صحبت اٹھا چکے ہو اور وہ (عورتیں) تم سے (بوقت نکاح) پختہ عہدے چکی ہیں۔	۴	۳	۷
۵۳۴	۸۔ نو مسلمہ عورتوں کا ہر اے ایمان دانو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کی جانچ کر لو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تم جان لو کہ وہ ایمان پر قائم ہیں تو ان کو کفار کی طرف مت لوٹاؤ۔ نہ یہ عورتیں ان کافروں کو حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کو حلال ہیں۔ ان کافروں کو جو کچھ ان کا خبیث ہوا ہے دے دو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو ان کے ہر ادا کر کے ان سے نکاح کر لو۔	۶۰	۲	۴
۵۳۵	۹۔ مرتدہ عورتوں کا ہر (جو عورتیں اسلام سے پھر جائیں تو ایسی) کافرہ عورتوں کے ناموں تم اپنے قبضے میں	۶۰	۲	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

مت رکھو۔ اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو وہ ان کافروں سے مانگ لو (جن کے ہاں وہ مرتد ہو کر گئی ہیں)۔ اور وہ کافر اپنی عورتوں کے بارے میں جو نو مسلم ہو کر تمہارے پاس آئی ہوں) تم سے مانگ لیں جو کچھ کہ انہوں نے خرچ کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

۱۰۔ اگر تمہارے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف چلی جائیں (جیسا کہ ۹۴ء کے انقلاب میں ہوا) } ۵۳۶  
 ۴۰ | ۲ | ۵  
 پھر تم بھی ہاتھ مارو تو (ان کی عورتیں جو تمہارے ہاتھ آجائیں ان کا ہر خرچہ) جتنا ان کافروں نے خرچ کیا ہو (بجائے ان کافروں کو دینے کے) ان مسلمانوں کو دے دو جن کی عورتیں جاتی رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم کو یقین ہے۔

## و۔ بچے کا حلالی یا حرامی ہونا

۱۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے } ۵۳۷  
 ۲۲ | ۱ | ۷-۷  
 (یا اپنے بچے کو کہے کہ یہ میرے لطفہ سے نہیں ہے) اور سوائے خاوند کی اپنی ذات کے کوئی دوسرا گواہ نہ ہو، تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ گواہی دے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی پھٹکار ہو۔

۲۔ اور عورت پر سے عذاب اس طرح ٹل سکتا ہے کہ وہ } ۵۳۸  
 ۲۲ | ۱ | ۹-۸  
 اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ یوں گواہی دے کہ وہ شخص



نمبر شمار

مضمون

جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔  
 حضرت علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :-  
 ”جو اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اولاً اس سے چار گواہ طلب کئے جائیں گے۔  
 اگر پیش کر دے تو عورت پر حد زنا کی جاری کر دی جائے گی۔ اور اگر گواہ نہ  
 لاسکا تو اس کو کہا جائے گا کہ چار مرتبہ قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ اپنے دعویٰ  
 میں سچا ہے (یعنی جو تہمت اپنی بیوی پر لگائی ہے اس میں جھوٹ نہیں بولا)  
 گویا چار گواہوں کی جگہ خود اس کی یہ چار حلفیہ شہادتیں ہوتیں اور آخر میں  
 پانچویں مرتبہ یہ الفاظ کہنے ہوں گے کہ ”اگر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے  
 تو اس پر خدا کی لعنت اور پھٹکار“۔ اگر الفاظ مذکورہ بالا کہنے سے انکار کرے  
 تو جس (قید) کیا جائے گا اور حاکم اس کو مجبور کرے گا کہ یا اپنے جھوٹے  
 ہونے کا اقرار کرے تو حد قذف لگے گی (یعنی اس کے اسٹی ڈرے مارے  
 جائیں گے) اور یا پانچ مرتبہ وہی الفاظ کہے جو اوپر مذکور ہوئے۔ اگر کہہ دے  
 تو پھر عورت سے کہا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کر بیان کرے کہ ”یہ  
 مرد تہمت لگانے میں جھوٹا ہے“ اور پانچویں دفعہ یہ الفاظ کہے کہ ”اللہ کا غضب  
 آوے اس عورت پر اگر یہ مرد اپنے دعویٰ میں سچا ہو“ تا وقتیکہ عورت یہ  
 الفاظ نہ کہے گی اس کو قید میں رکھیں گے اور مجبور کریں گے کہ یا عہد طور  
 پر مرد کے دعویٰ کی تصدیق کرے تب تو حد زنا اس پر جاری ہوگی اور یا  
 بالفاظ مذکورہ بالا اس کی تکذیب کرے۔ اگر اس نے بھی مرد کی طرح یہ الفاظ  
 کہہ دئے اور ”لعان“ سے فراغت ہوئی تو اس عورت سے صحبت اور دوا می  
 صحبت سب حرام ہو گئے۔ پھر اگر مرد نے اس کو طلاق دے دی فہما،



ورنہ قاضی ان میں تفریق کر دے، گو دونوں رضامند نہ ہوں۔ یعنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے ان میں تفریق کی۔ اور یہ تفریق طلاق بائن کے حکم میں ہوگی۔

”زوجین سے اس طرح الفاظ کہلوانے کو ’لعان‘ کہتے ہیں اور ’لعان‘ صرف قذف ازواج کے ساتھ مخصوص ہے۔ عام محسنات کے قذف کا وہی حکم ہے جو رکوع اول سورہ النور میں مذکور ہے۔“

(۲)

و: ہدایہ جلد دوم میں مذکور ہے کہ:

”جب دونوں قسم کھالیں تو حاکم دونوں میں جدائی کرادے گا اور طلاق بائن پڑ جاوے گی اور اب یہ بچہ باپ کا نہ کہلاوے گا بلکہ ماں کے حوالے کر دیا جاوے گا۔“

### (۴) عصمت کی حفاظت

و: اپنی عصمت کی حفاظت کرنا عورت کا سب سے بڑا فرض ہے۔ خاندان کی عزت کا دار و مدار عورت کے باعصمت ہونے پر ہے۔ مرد چاہے کتنا ہی بدکار ہو، اس کی بدکاریوں کا خاندان کی عزت پر اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا کہ عورت کی عزت پر ذرا سادھبہ آجانے سے پڑتا ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں ہمیشہ کے لئے سارا خاندان بدنام ہو جاتا ہے اور اس کا کوئی فرد کسی دوسرے کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتا۔ تھوڑے سے غور کے بعد یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہے کہ عورت کی عصمت کو محفوظ رکھنے کا آسان

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

اور واحد حل صرف یہ ہے کہ اس کو غیر مردوں سے آشنا اور خلط ملط نہ ہونے دیا جائے۔ چنانچہ یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جن لوگوں میں اپنی عورتوں کو غیر مردوں سے آشنا کرانے اور ان کے ساتھ سیر و تفریح میں شرکت کی اجازت دینے وغیرہ کا رواج ہے ان کی عورتوں کے چال چلن بمقابلہ دوسری عورتوں کے زیادہ مشکوک ہوتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں میں اغوا کے واقعات، عشق بازی کے قصے اور ناکامی کی صورت میں خودکشی کے واقعات زیادہ سننے اور دیکھنے میں آتے ہیں۔ آشنا نہ ہونے دینے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ عورت کا تعارف کسی دوسرے مرد سے نہ کرایا جائے بلکہ یہ کہ عورتوں کے جسم کا ہر وہ حصہ جس کو دیکھ کر خواہشات نفسانی خواہ مخواہ بھڑکتی ہوں غیر مردوں سے پوشیدہ رکھا جائے تاکہ وہ بات ہی پیدا نہ ہو جس سے آئندہ چل کر بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس طریقے کو غنڈہ گردی کے انسداد کا ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے اور اس کا مناسب بندوبست کرنے کے بعد غنڈوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لانے کا حکم ہے۔ اس سلسلے میں قرآنی احکام ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

### الف - نیک بخت بیویاں

۱۔ نیک بخت بیویاں وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کی فرمانبردار ہوں اور ان کی غیر حاضری میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ (یعنی اللہ کے حکم کے موافق) اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہوں۔

۴ ۶ ۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۴۰	۲۔ جو حکم بردار ہوں، ایمان والی ہوں، نماز میں کھڑی ہونے والی ہوں، توبہ کرتے والی ہوں، عبادت گزار ہوں اور روزے رکھنے والی ہوں۔	۴۶	۱	۵
۵۴۱	۳۔ بلاشبہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایماندار مرد اور ایمان دار عورتیں، عبادت گزار مرد اور عبادت گزار عورتیں،	۳۳	۵	۱

پس بچ بچنے والے مرد اور بچ بچنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

ف: اس آیت کی شان نزول کے بارے میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

”بعض ازواج مطہرات نے کہا تھا کہ قرآن میں اکثر جگہ مردوں کا ذکر ہے عورتوں کا کہیں نہیں۔ اور بعض نیک عورتوں کو خیال ہوا کہ آیات سابقہ میں ازواج نبی کا ذکر تو آیا عام عورتوں کا کچھ حال بیان نہ ہوا۔ اس پر یہ آیت اتری تاکہ تسلی ہو جائے کہ عورت ہو یا مرد کسی کی محنت اور کمائی اللہ کے یہاں ضائع نہیں جاتی اور جس طرح مردوں کو روحانی اور اخلاقی ترقی کرنے کے ذرائع حاصل ہیں عورتوں کے لئے بھی یہ میدان کشادہ ہے۔ یہ طبقہ اناتھ کی دلجمعی کے لئے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تصریح فرمادی ورنہ جو احکام مردوں کے لئے قرآن میں آئے وہی عموماً عورتوں پر عائد ہوتے ہیں۔ جداگانہ نام لینے کی ضرورت نہیں، ہاں خصوصی احکام الگ بتا دیئے گئے۔			
۵۴۲	۴۔ اللہ تعالیٰ نے منکروں کیلئے ایک مثال حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کی بیان فرمائی کہ وہ دنیا کی بندوں کے گھر میں تھیں۔ مگر انھوں نے ان سے خیانت کی۔ پھر وہ اللہ کے ہاں ان کے کچھ بھی کام نہ آ سکے اور ان دونوں عورتوں کو حکم ہوا کہ تم اور دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں چلی جاؤ۔	۴۶	۲	۳
۵۴۳	۵۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے ایک مثال فرعون کی بیوی کی بیان فرمائی ہے، جب اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے پاس بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھ کو فرعون سے اور اس کے عمل سے اور ظالم لوگوں سے بچا نکال۔	۴۶	۲	۴
۵۴۴	۶۔ اور مریم بنت عمرانؑ (کی مثال بیان فرمائی ہے) جس نے اپنی شرم گاہ کی محافظت کی۔ پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کو سچا جانا اور وہ فرماں برداروں میں سے تھی۔	۴۶	۲	۵
ب۔ پردہ				
۵۴۵	۱۔ اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو	۷	۳	۱



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تمہارے ستر کو بھی ڈھانکتا ہے اور تمہارے لئے زینت کا ذریعہ [			
	بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس (یعنی لباس کو اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے تقویٰ کے			
	اصولوں کے مطابق پہنتا) بہترین لباس ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں (جو			
	وہ بیان کرتا ہے) تاکہ لوگ ان میں غور و فکر کریں۔			
۵۴۶	۲۔ اے میرے حبیب! مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی	۲۴	۲	۴
	نگاہوں کو نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت			
	کریں۔ یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ اور یاد رکھیں			
	کہ ان کے ہر کام سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔			
۵۴۷	۳۔ اسی طرح مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں	۲۴	۲	۵
	کو نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔			
	اور اپنا بناؤ سنگار سوائے اس حصے کے جو کھلی چیز ہے کسی کو نہ دکھائیں اور			
	اپنی اور حسنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا بناؤ سنگار سوائے			
	اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خسرؤں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں			
	کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی آپس کی			
	عورتوں یا اپنی باندیوں کے یا اپنے ایسے غلام نگار مردوں کے جو عورتوں سے			
	بالکل غرض نہ رکھتے ہوں یا ان لوگوں کے جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں			
	سے واقف نہ ہوئے ہوں کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور اپنا پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں			
	کہ جس سے ان کی مخفی زینت ظاہر ہو۔			
۵۴۸	۴۔ اے ایمان والو! فجر کی نماز سے پیشتر اور ظہر اور عشا	۲۴	۸	۱
	کی نماز کے بعد کے اوقات تمہارے لئے خاص طور پر			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

پارہ کے اوقات ہیں۔ ان وقتوں میں تم اپنے کپڑے اتارے رکھتے ہو۔ پس ان اوقات میں تمہارے غلام بھی اور وہ نابالغ بچے بھی جو ابھی عقل کی حد کو نہ پہنچے ہوں تم سے اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ البتہ ان اوقات کے علاوہ ان پر کوئی تنگی نہیں۔ کیونکہ باقی اوقات میں تم ایک دوسرے کے پاس پھرا ہی کرتے ہو۔

۵۴۹	۱۔	اوجھب تمہارے بیٹے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اوروں کی طرح اجازت لے کر ہی آیا کریں۔	۲۴	۸	۲
۵۵۰	۲۔	اور جن عورتوں کو نکاح کی وقت ہی نہ رہی ہو اور وہ ایسی بھی نہ ہوں کہ اپنا بناؤ سنگار دکھاتی پھریں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ تھوڑے کپڑوں میں رہیں۔ البتہ اس سے بچنا ان کے لئے بہتر ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں تم پر کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔	۲۴	۸	۳

۵۵۱	۳۔	عورتوں کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں قرار پکڑیں اور زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق بناؤ سنگار کر کے دوسروں کو دکھاتی نہ پھریں۔ اور نماز کو قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں اور قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں جس میں دانائی اور حکمت کی باتیں درج ہیں (اس پر وگرام کے ذریعے) اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تمہاری گندیوں کو دور کر کے تم کو پاک و صاف کر دے۔	۳۳	۴	۴-۶
-----	----	---	----	---	-----

۵۵۲	۴۔	اگر کبھی کسی غیر مرد سے بات کرنے کا اتفاق ہو تو			
-----	----	---	--	--	--

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۵۳	نرم زبان سے بات نہ کریں کہ کوئی دل کا روگی ان کے ساتھ اپنی کوئی امید وابستہ کر لے اور بات معقول کہیں۔ ۹۔ (مردوں کو تاکید ہے کہ عام عورتیں تو درکنار) نبی کی بیویوں سے بھی (جو مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں) جب کوئی چیز مانگنا چاہے تو ہر دے کے پیچھے سے مانگ لیا کریں۔ یہ طرفین کے دلوں کی صفائی کی بات ہے اور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔	۳۳	۴	۵
۵۵۴	۱۰۔ البتہ عورتوں کو اپنے باپوں، بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجروں، اپنی آپس کی عورتوں اور اپنی باندیوں کے سامنے ہوئے میں کوئی گناہ نہیں ہے ان کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرتی رہیں اور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سب جگہ حاضر ہے۔	۳۳	۷	۳

### ج۔ اوباش لوگوں کا تدارک

۵۵۵	۱۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ کر لیا کریں تاکہ ان کی شرافت دور ہی سے معلوم ہو جائے اور کوئی ان کو ایذا نہ پہنچائے۔	۳۳	۸	۱
۵۵۶	۲۔ اگر اس پر بھی اوباش قسم کے لوگ باز نہ آئیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔ اور آپؐ کا انتظام یہ ممکن ان کے	۳۳	۸	۲-۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	پچھے لگ جائے (اگر اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو) پھر ان کو اس شہر سے جلا وطن کر دیا جائے۔ (اگر اس پر بھی ان کی بد معاشریاں کم نہ ہوں تو) پھر وہ جہاں ملیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ یہ اللہ کی سنت ہے جو بدلا نہیں کرتی۔ ف: یہ تمام کام حکومت کو کرنا ہو گا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر کوئی پکڑ دھکڑاؤ قتل کرنے لگے اور اس طرح فساد برپا ہو جائے۔		
۵۵۷	۳۔ (اور یاد رکھو) جو لوگ مسلمان مردوں یا عورتوں کو بغیر کسی گناہ کے ایذا دیں گے وہ صریح گنہگار ہوں گے اور ان کا ایسا کرنا صریح بہتان ہو گا۔	۳۳	۷
	د۔ پردہ سے متعلق مزید بحث		
	ف: پردے کے لحاظ سے عورت کے جسم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فرج۔ زینت۔ مظهر منہا۔ فرج وہ حصہ جسم ہے جو خاوند کے سوا کسی دوسرے کے سامنے نہیں کیا جاسکتا۔ زینت وہ حصہ جسم ہے جو خاص خاص رشتہ داروں کے سامنے کیا جاسکتا ہے اور مظهر منہا وہ حصہ جسم ہے جو ہر وقت ضرورت ہر کسی کے سامنے کیا جاسکتا ہے۔ ان تینوں حصوں کے بارے میں احکام مندرجہ ذیل آیات قرآنی میں الگ الگ موجود ہیں:-		
	۱۔ فرج   ۱۔ عورتوں کو چاہیے کہ اپنی فرج (شرم گاہوں) کی حفاظت کریں۔	۲۴	۵
۵۵۹	۲۔ بلاشبہ وہ نوجوان (مرد و عورت) فلاح یافتہ ہیں جو اپنی	۲۳	۱-۵



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۴۰	فروج (شرم گاہوں) کی حفاظت کرتے ہیں۔			
۵۴۱	۳- جو مرد و عورت اپنی فروج (شرم گاہوں) کی حفاظت کرتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔	۳۳	۵	۱
۵۴۱	۴- زوجین یا آقا اور باندی آپس میں اپنی فروج (شرم گاہوں) کو (تعلقات زوجیت کے لئے) استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنے میں ان پر کچھ الزام نہیں۔	۲۳	۱	۶
۵۴۲	۵- ہاں جو اس کے علاوہ کسی اور جگہ استعمال کریں، بس وہی لوگ سرکش ہیں۔	۲۳	۱	۷
۵۴۳	۴- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام نے اپنی فروج کی حفاظت کی۔	۲۱	۶	۱۶
۵۴۴	اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف قرآن کریم میں بیان فرمائی۔	۶۶	۲	۵
۵۴۴	۲- زینت ۱- عورتوں کو چاہیے کہ اپنی زینت کا اظہار سوائے اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خسران یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاندانوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی آپس کی عورتوں (زنسائٹھن) یا اپنے لونڈی غلاموں یا ایسے خدمت گار مردوں کے جو عورتوں سے بالکل بے غرض ہو چکے ہوں یا ایسے لڑکوں کے جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں سے واقف نہ ہوئے ہوں کسی اور کے سامنے نہ کریں۔	۲۳	۴	۵
۵۴۵	۲- اور کبھی باہر نکلنے کا موقع ہو تو اپنے اوپر اپنی چادروں کے			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	گھونگھٹ کر لیا کریں تاکہ دور ہی سے پتہ چل جائے کہ شریف عورتیں ہیں اور کوئی ان کو ایذا نہ پہنچائے۔	۳۳	۵	۱
۵۶۶	۳۔ اور اپنی اورڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال دیا کریں۔	۲۴	۴	۵
۵۶۷	۴۔ عورتوں کو چاہیے کہ جاہلیت کے دستور کے موافق بناؤ سنگار			
	کے دوسروں کو دکھاتی نہ پھرے اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیتی رہیں اور اللہ اور رسول کی اطاعت کریں۔	۳۳	۴	۶
۵۶۸	۵۔ اور غیر مردوں سے کبھی بات چیت کرنے کا موقع ہو تو نرم لہجے سے بات نہ کریں تاکہ کوئی دل کا روگ اپنی کوئی اُمید ان سے وابستہ نہ کر لے۔	۳۳	۴	۵
۵۶۹	۶۔ اور چلتے وقت اپنے پاؤں کو زمین پر مار کر نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہو۔	۲۴	۴	۵
۵۷۰	۳۔ ملاحظہ منہا! ہاں ایسی زینت جو انظار سی طور پر یا بسبب عدم قدرت یا بوجہ ضرورت کے کھلی رہے یا کھولنے کی ضرورت پڑے (تو وہ مذکور بالا حکم سے مستثنیٰ ہے)۔	۲۴	۴	۵
ول:	اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان میں دو صفات ملکیت (یعنی فرشتوں والی صفت) اور بہیمیت (یعنی جانوروں والی صفت) رکھی ہیں۔ ان دونوں میں سے وہ اپنے اعمال سے چاہے جس صفت کو کمزور کرے اور چاہے جس کو قوی بنائے۔ جو لوگ اپنے بد اعمال اور بُرے خیالات سے اپنی صفت ملکیت کو کمزور کر لیتے ہیں۔ اور ہر وقت ان پر صفت بہیمیت کا غلبہ رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چھوڑ کر تمام شریف انسانوں کے نزدیک (چاہے وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق			

رکھتے ہوں) یہ بات مسلمہ ہے کہ فروج (یعنی شرم گاہوں) کا استعمال صرف زوجین ہی کے درمیان ہونا چاہیئے ورنہ انسان اور جانور میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ جبکہ طہ اور اخلاص صرف زینت اور ماحظہر منہا کا ہے۔

جیسا کہ متذکرہ بالا آیات قرآنی سے ظاہر ہے، زینت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ زینت جو خود جسم کے اندر موجود ہے اور دوسری وہ جو بیرونی طور پر مصنوعی طریقے سے کی جاتی ہے۔ اول الذکر میں خاص طور پر عورت کا چہرہ، اس کی چھاتیاں اور اس کا لب و لہجہ شامل ہیں۔ اور ان تینوں کو چھپانے کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے جیسا کہ حوالہ جات نمبر ۵۶۵، ۵۶۶ اور ۵۶۸ سے بخوبی واضح ہے۔ مؤخر الذکر زینت میں عورت کا لباس، سرخی اور پاؤں، زیور، ہاتھوں کی ہندی وغیرہ شامل ہیں۔ اس زینت کو جاہلیت کے دستور کے موافق دکھانے پہلے سے حوالہ نمبر ۵۶ میں عام طور پر منع کر دیا گیا ہے۔ اور صرف اس چیز کو جو اضطراری طور پر کھل جائے حوالہ نمبر ۵۷ میں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، باقی کو ہرگز نہیں۔ ظاہر ہے کہ سرخی پاؤں اور چہرے کے زیور تو گھونگھٹ کے ساتھ چھپ ہی جاتے ہیں اور گلے کا زیور چھاتیوں کے ساتھ گریبانوں پر اور حنیاں ڈال لینے سے چھپ جائے گا۔ پاؤں کے زیور کی جھنکار کو پاؤں کو زمین پر مار کر چلنے سے منع کر کے حوالہ نمبر ۵۶۹ میں روک دیا گیا ہے۔ اب اس کے علاوہ جو کچھ باقی رہا وہ ماحظہر منہا میں شامل ہے۔ وہ عورت کا قد و قامت اور ہاتھ پاؤں ہیں۔ ظاہر ہے کہ چلتے وقت عورت کا قد و قامت تو ہر کوئی دیکھے گا ہی اور پاؤں بھی ضرور نظر آئیں گے۔ اسی طرح ہاتھ بھی دوسروں سے چیز لیتے یا دیتے وقت ظاہر ہوں گے۔ اور لباس کا وہ حصہ جو اتنے



پردے کے باوجود بھی نظر آئے وہ ظاہر ہو کر ہی رہے گا۔ پس یہی چیزیں ماحظہ منہا میں شامل ہیں۔

قرآن کریم میں ایک لفظ نسائیہت بھی وارد ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ زینت کا اظہار عورتوں میں سے صرت اپنی عورتوں کے سامنے کیا جاسکتا ہے۔ اپنی عورتوں سے یہاں مسلمان عورتیں یا اپنے رشتہ کنبے اور اپنے طبقے کی عورتیں مراد ہیں۔ ان کے علاوہ ہر قسم کی مشتبه چال چلن والی، آوارہ اور بدنام عورتیں اس اجازت میں داخل نہیں ہیں۔ ابن جریر نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر شام حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو لکھا تھا کہ مسلمان عورتوں کو اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ حماموں میں جلنے سے منع کر دو۔ تفسیر کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصریح موجود ہے کہ مسلمان عورتیں کفار اور اہل الذمہ کی عورتوں کے سامنے اس سے زیادہ ظاہر نہیں کر سکتیں جو اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہیں۔

## تنبیہ

ایک سلیم الفطرت انسان کے لئے تو قرآن کریم کے ایسے واضح احکام کے ہوتے ہوئے نہ ۱۱ دلیل کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے اور نہ ان احکام سے روگردانی کا کوئی موقع۔ ہاں جس کی فطرت ہی مسخ ہو چکی ہو اس کا فیصلہ تو قیامت ہی کے دن ہوگا۔

۱: پردے کے سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں بدریہ ناظرین ہیں:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پردہ کی آیت نازل ہوتی تو



مضمون

نمبر شمار

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں پردہ کرنے لگیں۔ (ترمذی)  
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "غیر عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔" تو لوگوں نے  
 پوچھا: کیا دیور اور جیٹھ سے بھی عورت پردہ کرے؟ سرکار نے ارشاد فرمایا:  
 "یہ تو عورت کے واسطے موت ہیں۔" (بخاری - مسلم)

حضرت جرید بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر غیر عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو کیا  
 ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "فوراً نظر پھیر لو۔" (مسلم)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ "ایک بار اگر اجنبی عورت پر  
 نظر پڑ جائے تو پھر اس کو نہ دیکھو، کیونکہ یہ دیکھنا گناہ کا سبب ہے۔"

(ترمذی - ابو داؤد - دارمی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا: "جس آدمی کی نظر غیر عورت پر پڑی اور اس نے فوراً  
 نظر پھیر لی تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت کا لطف عنایت فرماتا ہے۔"  
 (مسند احمد - مشکوٰۃ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عورت چھپانے کے قابل ہے۔ جب عورت  
 باہر نکلتی ہے تو شیطان اس عورت کی طرف دیکھنے کے لئے مردوں کو غائب  
 کرتا ہے۔" (ترمذی)

نمبر شمار	مضمون
۷	حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں بیٹھی تھیں کہ اتنے میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو بڑے پائے کے نابینا صحابی تھے) آگئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں سے فرمایا کہ ان سے پردہ کر لو، یعنی چھپ جاؤ۔ تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! عبداللہ ابن ام مکتوم تو نابینا ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم تو دیکھتی ہو۔ (مسند احمد - ترمذی - ابو داؤد - مشکوٰۃ)
۸	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر عورت کو دیکھنے والے مردوں اور غیر مردوں کو دیکھنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (شعب الایمان)
۹	حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مختت کو اپنے گھر میں نہ آنے دیا کرو۔" (بخاری - مسلم)
۱۰	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں رہتا ہے تو شیطان کو بیکار کرنے کا موقع ملتا ہے۔" (ترمذی)
۱۱	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ نہ لیٹے، مگر یہ عورت اس عورت کی غیباں اپنے شوہر سے بیان کر دے اور اتنا گنہگار ہو جتنا دیکھنے سے ہوتا۔" (بخاری - مسلم)

ضمیمہ شمار

مضمون

(۱۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مرد مرد کی شرم گاہ کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کی شرم گاہ کو دیکھے۔ نہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے اور نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے“ (تنگے ہو کر سونا مراد ہے)۔ (مسلم)

(۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ اول وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے وہ عورتیں جو لباس تو پہنے ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی۔ ناز سے شانوں کو گھما کر لچکدار چال سے چلیں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کے لچکدار کوہان کی طرح ہوں گے۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی باوجودیکہ جنت کی خوشبو اتنی راہ کے فاصلہ سے آئے گی۔“ (مسلم)

(۱۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک روز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں مزینہ قبیلہ کی ایک عورت سنگار کئے ہوئے بڑے انداز سے داخل ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں ناز کے ساتھ آنے کو بند کرو۔ کیونکہ بنی اسرائیل پر خدا کی لعنت اس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں نے بن سدر کے مسجدوں میں پانا شروع کیا تھا۔“ (ابن ماجہ)



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

ف: جب مسجدوں کے متعلق یہ حکم ہے تو پھر دوسری جگہوں میں اس کی کہاں اجازت ہو سکتی ہے؟

(۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔ ایک

دامی شراب پینے والا، دوسرے ماں باپ کا نافرمان، تیسرے وہ دیوث جو اپنی بیوی کے لئے ناجائز امور کا ارتکاب برداشت کرتا ہے۔“ (نسائی)

(۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین شخص ہیں جو کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ایک دیوث،

دوسرے شراب کا عادی، تیسرے عورتوں کی نقل اتارنے والا۔“ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! شراب کے عادی کو تو ہم سمجھ گئے لیکن دیوث کون

شخص ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ”وہ ہے حیا انسان ہے جسے اس بات کی پروا نہ ہو کہ اس کی بیوی کے پاس کون شخص آتا جا رہا ہے۔“ (طبرانی)

## (۵) خاوند کے مال کی حفاظت

۱۷۱ نیک بخت، بیویاں وہ ہیں جو اپنے خاوندوں کی غیظانی میں (اپنی عصمت اور خاوندوں کے مال و دولت) کی حفاظت کرتی ہیں۔

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ



نے ارشاد فرمایا: ”ایک بندہ مومن کے لئے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی شے نہیں۔ نیک عورت کی صفات یہ ہیں کہ جب اس کو حکم دیا جائے تو وہ اس کی تعمیل کرے۔ جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے۔ اگر کبھی اس کو قسم دی جائے تو اس کو پورا کر دے۔ اگر خاوند کہیں چلا جائے تو خاوند کے پیچھے اپنی عصمت اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔“ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جب عورت اپنے خاوند کی اجازت سے اس کے مال سے خرچ کرتی ہے تو عورت کو خیرات کرنے کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو کمائے کا ثواب ملتا ہے اور خادم کو اٹھا کر دینے کا ثواب ملتا ہے اور تینوں کے حصے میں کسی کا اجر کم نہیں ہوتا۔“

(بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سے قیامت میں تمہاری رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے اہل و عیال اور گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔ عورت اپنے خاوند کے مال کی ذمہ دار ہے۔“

(بخاری۔ مسلم)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

# باب ۵۔ احکام وراثت

## ۱۔ وصیت

### (۱) وصیت کرنے کا طریقہ

۵۷۲۔ ۱۔ تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ شخص (اپنے پیچھے کچھ) مال چھوڑنے والا ہو تو اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لئے انصاف کے ساتھ وصیت کر جائے۔ یہ حکم متقیوں پر لازم ہے۔

۵۷۳۔ ۲۔ اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے تو اسے چاہیے کہ وصیت کے وقت اپنے میں سے (یعنی مسلمان) دو معتبر آدمیوں کو گواہ کرے اور اگر یہ صورت سفر میں پیدا ہو تو اپنے علاوہ (یعنی غیر مسلموں کی) بھی گواہ ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

۵۷۴۔ ۳۔ حضرت علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے آیت مائدہ کے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:

”لوگوں میں دستور تھا کہ مردہ کا تمام مال اس کی بیوی اور اولاد بلکہ خاص بیٹوں کو ملتا تھا۔ ماں باپ اور سب اقارب محروم رہتے تھے۔ اس آیت میں ارشاد ہوا کہ ماں باپ اور جملہ اقارب کو انصاف کے ساتھ دینا چاہیے۔ مرنے والے پر اسی کے

نمبر شمار

مضمون

موافق وصیت فرض ہوئی اور یہ وصیت اس وقت فرض تھی جس وقت تک آیت میراث نہیں اُتری تھی۔ جب سورہ نساء میں احکام میراث نازل ہوئے سب کا حصہ خدا تعالیٰ نے آپ معین فرمادیا۔ اب ترک میت میں وصیت فرض نہ رہی۔ اس کی حاجت ہی جاتی رہی۔ البتہ مستحب ہے۔ مگر وراثت کے لئے وصیت جائز نہیں۔ اور تہائی ترکہ سے زائد نہ ہو۔ ہاں اگر کسی شخص کے متعلق دیون اور دوائع وغیرہ داد و ستد کا جھگڑا ہو اس پر وصیت اب بھی فرض ہے۔

وصیت کی اہمیت مندرجہ ذیل احادیث سے بھی خوب واضح ہو جاتی ہے:-  
حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:-  
”ہر مسلمان جس کے پاس وصیت کرنے کے قابل کوئی چیز ہو اس پر حق ہے کہ دو یا تین راتیں اس پر نہ گزریں مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس موجود ہو۔“

(مالک - مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:-  
”بعض مرد و عورت ستر سال تک بُرے اعمال میں مبتلا رہتے ہیں لیکن مرتے وقت وصیت میں انصاف کرتے ہیں اور اس عدل و انصاف کے باعث وہ جنت میں چلے جاتے ہیں۔“  
(ابوداؤد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	<b>(۲) وصیت میں رد و بدل</b>			
۵۷۲	۱۔ جو کوئی وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو اس کا گناہ انہی بدلنے والوں پر ہو گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔	۲	۲۲	۵
۵۷۵	۲۔ اگر کوئی شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے طرقداری یا گناہ کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان (ورثاء) میں باہم صلح کرادے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔	۲	۲۲	۶
۵۷۶	۳۔ اگر تم کو (گواہوں کے بیان میں) شبہ ہو جائے تو ان دونوں گواہوں کو نماز و جنازہ یا نماز عصر کے بعد تک روکے رکھو۔ وہ دونوں گواہ اللہ کی قسم کھا کر بیان دیں کہ ہم اس کے عین کوئی معاوضہ نہیں لیتے خواہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو چھپاتے ہیں مگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم گنہگار ہیں۔	۵	۱۷	۶
۵۷۷	۴۔ پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ گواہ حق بات دیا گئے ہیں تو ان کی جگہ دو گواہ دوسرے ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کا حق دیا یا ہے اور جو وصیت کے زیادہ قوی ہوں۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور اگر ہم نے زیادتی کی تو ہم بلاشبہ ظالم ہوں گے۔	۵	۱۷	۷



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

۵۷۸۔ ۶۔ اس طرح گواہی لینے میں امید ہے کہ وہ شہادت  
ٹھیک ٹھیک دیں گے۔ اور اس بات سے ڈریں گے  
کہ ان کی قسم کے بعد ہماری قسم الٹی نہ پڑ جائے۔ اور تم  
اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کے حکموں کی غور سے  
سنو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بدعہد لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

### (۳) بیوی کے لئے وصیت

۵۷۹۔ ۱۔ تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں  
چھوڑ جائیں (ان کو چاہیے کہ مرنے سے پیشتر) اپنی بیویوں  
کے لئے اس بات کی وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک برس تک گھر سے نکالے بغیر  
خرچہ دیا جائے۔ پھر اگر وہ عورتیں خود نکل جائیں اور اپنے حق میں کوئی بھلی بات  
(یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر (وصیت کے موافق خرچہ نہ دینے کا) کچھ گناہ  
نہیں۔

ف۔ یہ حکم اول تھا۔ اس کے بعد جب آیت میراث نازل ہوئی اور عورتوں کا  
حصہ بھی مقرر ہو چکا۔ اور عورت کی عدت چار مہینے و سبیل دن ٹھہرا دی  
گئی، تب سے اس آیت کا حکم موقوف ہوا۔  
(حواشی عثمانی)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## ۲۔ ورثہ کے حصے

### (۱) ذوی الفروض کے حصے

ذوی الفروض ان وارثوں کو کہتے ہیں جن کا حق شریعت میں کسی خاص مقدار میں معین ہے۔

۵۸۰	۱۔ جو کچھ (وراثت) ماں باپ اور قرابت دار چھوڑیں اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی۔ چاہے وہ ترکہ بھڑا ہو یا بہت۔ یہ حصہ (اللہ کا) مقرر کیا ہوا ہے۔	۴	۱	۷
-----	---	---	---	---

### الف۔ باپ کا حصہ

۵۸۱	۲۔ اگر میت کے اولاد نہ ہو تو باپ کو کل وراثت کا چھٹا حصہ ملے گا۔	۴	۲	۱
-----	--	---	---	---

اگر میت کے اولاد نہ ہو تو باقی ذوی الفروض مثلاً بیوی، ماں کو دے کر باقی سب وراثت باپ کو مل جائے گی۔

### ب۔ ماں کا حصہ

۵۸۲	۳۔ اگر میت کے اولاد نہ ہو تو ماں کو کل وراثت کا چھٹا حصہ ملے گا۔	۴	۲	۱
-----	--	---	---	---

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۸۳	۴۔ اگر میت کے اولاد نہ ہو اور کئی بھائی (بہنیں) موجود ہوں تو بھی ماں کو کل وراثت کا چھٹا حصہ ملے گا۔	۴	۲	۱
۵۸۴	۵۔ اگر میت کے اولاد (یا بھائی بہن کچھ بھی) نہ ہوں تو پھر ماں کو کل وراثت کا تیسرا حصہ ملے گا۔ (اور باقی دو تہائی باپ کو مل جائے گا)۔	۴	۲	۱
	ج۔ خاوند کا حصہ			
۵۸۵	۶۔ اگر بیوی کے اولاد ہو تو خاوند کو اس کی کل وراثت میں سے چوتھائی حصہ ملے گا۔	۴	۲	۲
۵۸۶	۷۔ اور اگر اس کے اولاد نہ ہو تو خاوند کو کل وراثت کا نصف ملے گا۔	۴	۲	۲
	د۔ بیوی کا حصہ			
۵۸۷	۸۔ اگر خاوند کے اولاد ہو تو بیوی کو اس کی تمام وراثت کا آٹھواں حصہ ملے گا۔	۴	۲	۲
۵۸۸	۹۔ اور اگر اس کے اولاد نہ ہو تو بیوی کو تمام وراثت کا ایک چوتھائی ملے گا۔	۴	۲	۲
	۱۰۔ اولاد کا حصہ			

ف: متذکرہ بالا ذوی الفروض کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو بچ جائے وہ اولاد کو ملے گا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۸۹	۱۰۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ بیٹے کا حصہ بیٹی کے حصے سے دو گنا ہوگا۔	۴	۲	۱
۵۹۰	۱۱۔ اور اگر بیٹیاں دو سے زیادہ ہوں تو ان سب کو دو تہائی ملے گا۔	۴	۲	۱
۵۹۱	۱۲۔ اور اگر فقط ایک بیٹی ہو تو وہ نصف کی مقدار ہوگی۔	۴	۲	۱
ون:	اور اگر صرف ایک بیٹا ہو تو وہ پوری جائیداد کا حقدار ہوگا۔			

## (۲) کلالہ کا حصہ

ف: کلالہ کے معنی کمزور اور ضعیف کے ہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کا باپ یا بیٹا کوئی نہ ہو تو اس کو قرآن کی اصطلاح میں کلالہ کہتے ہیں اور اس کے بہن بھائی کو وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ کلالہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں :-

(الف) عینی :- وہ بھائی بہن جو باپ اور ماں دونوں میں شریک ہوں۔

(ب) علاقائی :- وہ بھائی بہن جو صرف باپ میں شریک ہوں۔

(ج) اخستانی :- وہ بھائی بہن جو صرف ماں میں شریک ہوں۔

ان تینوں میں سے پہلے دو کا ایک ہی حکم ہے اور وہ ایسا ہے جیسا کہ اولاد کے بارے میں حکم ہے۔ اور تیسرے کا حکم اس سے مختلف ہے۔ ان کے حصے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں :-

(الف) عینی اور علاقائی بھائی بہن کا حصہ

۵۹۲	۱۔ اگر کوئی آدمی مر جائے اور اس کے کوئی بیٹا یا اس کا	۴	۲۴	۶
-----	---	---	----	---



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۵۹۳	باب) نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو اس بہن کو اس بھائی کے ترکے میں سے نصف حصہ ملے گا۔			
۵۹۴	۲۔ اور اگر کوئی عورت مرجائے اور اس کے کوئی بیٹا (یا اس کا باپ) نہ ہو تو اس عورت کا بھائی اس کے پورے مال کا وارث ہوگا۔	۴	۲۴	۶
۵۹۵	۳۔ اگر بہنیں دو ہوں تو ان (دونوں کو مجموعی طور پر) بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی ملے گا۔	۴	۲۴	۶
۵۹۵	۴۔ اور اگر میت کے بھائی بہن دونوں ہوں تو ہر بھائی کا حصہ بہن کے حصے سے دو گنا ہوگا۔	۴	۲۴	۶
۵۹۶	(ج) اخیانی بھائی بہن کا حصہ			
۵۹۶	۵۔ اگر کوئی ایسا آدمی ہو کہ اس کی وراثت تو ہو مگر اس کا باپ یا بیٹا کوئی (زندہ موجود) نہ ہو اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر وہ (تعداد میں) اس سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔	۴	۲	۲
۵۹۷	۶۔ اور اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ اس کی وراثت ہو مگر اس کا باپ یا بیٹا نہ ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔	۴	۲	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

### (۳) منہ بولے بھائی

۵۹۸۔ ۱۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے ہر کسی کے وارث اس مال میں مقرر کر دیے ہیں جو ماں باپ اور قرابت دار چھوڑیں۔ اور جن سے تمہارا معاہدہ ہوا ہے ان کا حصہ دے دو۔ بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

ف حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:-  
 ”اکثر لوگ حضرت کے ساتھ اکیلے اکیلے مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا سب کنبہ اور اقربا کافر چلے آتے تھے۔ تو اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا تھا۔ وہی دونوں آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے۔ جب ان کے اقربا بھی مسلمان ہو گئے تب یہ آیت اتری کہ میراث اب اقربا اور رشتہ داروں ہی کا حق ہے۔ اب رہ گئے وہ منہ بولے بھائی تو ان کے شریک میراث نہیں۔ ہاں زندگی میں ان کے ساتھ سلوک ہے اور مرتے وقت کچھ وصیت کر دے تو مناسب ہے مگر میراث میں کوئی حصہ نہیں۔“

### ۳۔ وراثت کی تقسیم

#### (۱) قرضہ اور وصیت

۵۹۹۔ ۱۔ وراثت کی تقسیم کے وقت سب سے پہلے قرضہ ادا کیا جائے اور وصیت پوری کی جائے۔ اس کے بعد بھائی ماند وراثت کی تقسیم کی جائے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۰۰	۱۔ بشرطیکہ اس میں وصیت کرنے والے نے اوروں کا نقصان نہ کیا ہو۔	۴	۲	۲
ف:	نقصان کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت ہو۔ دوسری یہ کہ جس وارث کو میراث میں سے حصہ ملے گا اس کے لئے کچھ وصیت بھی کر جائے۔ یہ دونوں صورتیں درست نہیں۔ البتہ اگر سب وارث اس کو قبول کر لیں تو خیر ورنہ یہ وصیتیں مردود ہیں۔ (حواشی علامہ عثمانی)			

## (۲) دیگر اقربا۔ یتامیٰ اور مساکین کی رعایت

۶۰۱	۱۔ تقسیم وراثت کے وقت اگر (دیگر) اقربا، یتامیٰ اور مساکین بھی موجود ہوں (جن کو وراثت میں حق نہیں پہنچتا) تو ان کو بھی کچھ کھلا دو اور ان سے منقول بات کہہ دو۔	۴	۱	۸
۶۰۲	۲۔ (اور جو) لوگ (موجود ہوں وہ اس بات سے ایسا ہی) ڈریں (جیسا) کہ اگر وہ اپنے پیچھے اپنی کمزور اولاد چھوڑیں تو ان کے بارے میں ان کو اندیشہ ہو۔	۴	۱	۹
۶۰۳	۳۔ پس چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں (اور یاد رکھیں کہ) جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔	۴	۱	۱۰
ف:	حضرت علامہ عثمانی نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :-			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

تقسیم میراث کے وقت برادری اور کنبہ کے لوگ جمع ہوں تو ورثہ دار ایسے ہوں جن کو میراث میں حصہ نہیں پہنچتا یا جو یتیم اور محتاج ہوں ان کو کچھ کھلا کر رخصت کر دیا کوئی چیز ترکہ میں سے حسب موقع ان کو بھی دے دو کہ یہ سونک کر نامستحب ہے اور اگر مال میراث سے کھلانے یا کچھ دینے کا موقع نہ ہو۔ مثلاً وہ یتیموں کا مال ہے اور میت نے وصیت بھی نہیں کی تو ان لوگوں سے معقول بات کہہ کر رخصت کر دو یعنی نرمی سے غلہ کر دو کہ مال یتیموں کا ہے اور میت نے وصیت بھی نہیں کی اس لئے ہم مجبور ہیں۔۔۔۔۔ تمام قرابت والے درجہ بدرجہ سلوک اور مراعات کے مستحق ہیں اور یتامیٰ اور مساکین بھی اور جو قریب یتیم یا مسکین بھی ہو تو اس کی رعایت اور بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اس لئے تقسیم میراث کے وقت ان کو حتی الوسع کچھ نہ کچھ دینا چاہیے۔ اگر کسی وجہ سے وارث نہ ہو تو حسن سلوک سے محروم نہ رہیں۔

### (۳) حدود کی پابندی

۱۔ (جتنے احکام اور پر بیان کئے گئے) یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلے گا، اللہ تعالیٰ اس کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہے گا اور یہ بہت بڑی مراد کو پالینا ہے۔



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۰۵	۲ - اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی قائم کردہ حدوں سے تجاوز کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں ڈالے گا، جن میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔	۴	۲	۴
۴۰۶	۳ - تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ اور بیٹوں میں سے کون تمہارے لئے زیادہ نفع کا ذریعہ ہے۔ اس لئے یہ حقے جو اللہ نے مقرر فرمائے ہیں (ان کی پابندی کرو) بے شک اللہ تعالیٰ عليم والا اور حکمت والا ہے۔	۴	۲	۱
۴۰۷	۴ - اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے خوب وضاحت کے ساتھ (احکام کو) بیان کر دیئے تاکہ تم راستے سے بھٹک نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔	۴	۲۳	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## باب ۶۔ کھانا پینا

### احلت و حرمت کے اصول

#### (۱) پاکیزہ اور گندی چیزیں

۴۰۸	۱۔	اے میرے حبیب! لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔	۵	۱	۴
۴۰۹	۲۔	وہ نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم جن کا ذکر تم تو ریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہو، وہ تم پر تمام پاکیزہ چیزیں حلال کہتے ہیں اور تمام گندی چیزیں حرام کرتے ہیں۔	۷	۱۹	۶
۴۱۰	۳۔	اور ان سے یہ بھی فرمادیجئے کہ پاکیزہ اور گندی چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں چاہے گندی چیزوں کی کثرت تم کو بھلی ہی معلوم ہو۔	۵	۱۳	۷
۴۱۱	۴۔	پاکیزہ چیزیں تو اس دنیا میں عموماً اور آخرت میں خصوصاً مومنوں ہی کے لئے ہیں۔	۷	۴	۱
۴۱۲	۵۔	تمام رسولوں کو بھی یہی حکم تھا کہ حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔	۲۳	۴	۱
۴۱۳	۶۔	پس تم حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا	۲	۲۱	۵-۱

المؤمنون

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	شکر کرو اور شیطان کی پیروی مت کرو اگر تم اللہ کے بندے ہو۔ شیطان تو تمہارا صریح دشمن ہے اور تم کو برائی کا حکم کرتا ہے اور اس بات کا حکم کرتا ہے کہ تم اللہ پر ایسی باتیں جھوٹ لگاؤ جو تم نہیں جانتے۔	۱۴	۱۵

## (۵) اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا

۱- ہر امت کے لئے ہم نے مناسب مقرر کئے تاکہ وہ لوگ اللہ کے دئے ہوئے جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام پڑھیں۔

۲- (اسی طرح سے مسلمانوں کو بھی ہم نے حکم دیا کہ وہ اپنے خاندے کی جگہوں پر پہنچیں اور مقررہ ایام (قربانی) میں جانوروں پر جو اللہ نے ان کو دئے ہیں اللہ تعالیٰ کا نام پڑھیں۔ پھر اس میں سے خود بھی کھائیں اور محتاج و خستہ حال لوگوں کو بھی کھلائیں۔

۳- اسی طرح اونٹوں پر بھی ان کو قتل میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھیں اور جب وہ اپنی گردلوں پر گر جائیں تو ان میں سے خود بھی کھائیں اور صبر سے بیٹھنے والے اور بے قرار سب کو کھلائیں۔

۴- پس تم اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا ہو۔ اگر تم کو اللہ کے حکم پر ایمان ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱۸	۵۔ کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا ہو جبکہ حلال اور حرام تم کو واضح کر کے بتا دئے گئے۔	۴	۱۴	۹
۱۹	۶۔ اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ پڑھا گیا ہو اس میں سے مت کھاؤ یہ کھانا فسق (گناہ) ہے۔	۴	۱۴	۱۱

## ۲۔ مخالفین اسلام کی افراط و تفریط

### (۱) یہودی

و: یہودیوں نے حرام چیزوں کو بھی اپنے لئے حلال کر لیا۔

۴۲۔	۱۔ تورات کے نزول سے پیشتر سوائے اس کھانے کے جو حضرت اسرائیل (یعقوب) علیہ السلام نے اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا باقی سب کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے۔	۳	۱۰	۲
-----	--	---	----	---

و: حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النسا کے درد کی تکلیف تھی۔ آپ نے منت مانی تھی کہ اگر میری یہ تکلیف جاتی رہے تو میں اونٹ کا گوشت کبھی نہ کھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف کو دور فرما دیا۔ انہوں نے منت کو پورا کرنے کے لئے اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۲۱	۲۔ پھر یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان پر حلال تھیں اس وجہ سے حرام کر دیں کہ وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس وجہ سے کہ وہ سود لیتے تھے حالانکہ ان کو اس کی ممانعت ہو چکی تھی۔ اور اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے تھے۔	۴	۲۲	۹-۸
۶۲۲	۳۔ چنانچہ ان پر تمام ناخن والے جانور اور گلے، بکری اور بھیڑ کی چربی ہوائے اس چربی کے جو پیٹھ یا انتڑیوں یا بڈیوں سے لپٹی ہوئی ہو حرام کر دی گئی تھی۔ یہ حکم ان کی سرکشی کی وجہ سے ہوا تھا اور یہ سزا ان کو ان کی سرکشی کی وجہ سے دی گئی تھی۔ اور ہم یقیناً سچ کہتے ہیں۔ ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔	۴	۱۸	۲
۶۲۳	۴۔ وہ ان گناہ کے کاموں، ظلم اور حرام خوری میں بڑی سرعت سے لگے رہے۔	۵	۹	۹
۶۲۴	۵۔ ان کے علماء اور درویش بھی ان کو گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع نہ کرتے تھے۔	۵	۹	۷
۶۲۵	۶۔ اور ان کے اس رویے پر کہ وہ نافرمان تھے، حد سے گذر گئے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو بے کاموں سے منع نہ کرتے تھے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی۔	۵	۱۱	۲-۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## (۲) نصرانی

ف: نصرانیوں نے حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کر لیا اور رہبانیت نکال لی۔

۴۲۶ ۱۔ (ابتداءً) نصرانیوں میں عالم اور درویش پیدا ہوئے۔  
ان میں تکبر نہ تھا۔

۴۲۷ ۲۔ جب وہ قرآن کو سنتے تو ان کی آنکھوں سے آنسو ابل پڑتے بسبب اس کے کہ وہ حق کو پہچانتے تھے۔

۴۲۸ ۳۔ اور ان کے قلوب میں ہم نے رحمت و رافت بھی رکھی تھی  
(لیکن ان باتوں میں انھوں نے اس درجے غلو کیا کہ رہبانیت

ایجاد کرنی۔ یہ (رہبانیت) ہم نے ان پر فرض نہ کی تھی۔ اس سے ان کا مقصد اگرچہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہی تھا لیکن وہ اس کے حق کی رعایت نہ کر سکے۔

۴۲۹ ۴۔ انھوں نے اپنے دین میں غلو کیا اور اپنی خواہشات  
انسانی پر چلنے لگے۔

ف: انھوں نے غلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور لباس اور زینت کے بارے میں بھی اپنی طرف سے بہت سی باتیں ایجاد کر لیں، اور اس پر یہ سمجھتے رہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوگا۔ لیکن باری تعالیٰ نے ان کے اس رویے کی قرآن کریم میں صاف تردید فرمائی اور ارشاد فرمایا:-

۴۳۰ ۵۔ (اے میرے حبیب!) آپ ان سے پوچھئے کہ اللہ کی  
زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا اور کھانے

کی پاکیزہ چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ یہ سب نعمتیں تو اس

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	دنیا کی زندگی میں بالعموم اور قیامت کے دن بالخصوص یا غباروں ہی کے لئے ہیں۔			
۶۳۱	۶۔ آپ فرمادیجئے کہ میرے رب نے تو صرف بے حیائی کی باتوں کو چاہا ہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق کی زیادتی کو اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے کو اور اللہ کے ذمے ایسی باتیں لگانے کو جو تم کو معلوم نہیں، حرام کیا ہے۔	۵	۱۲	۲
۶۳۲	۷۔ پس اے ایمان والو! تم (نصرانیوں کی طرح) ان پاکیزہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام مت کرو جو اللہ نے تم پر حلال کر دی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔	۵	۱۲	۱
۶۳۳	۸۔ اور اللہ کے دے میں سے جو چیزیں حلال پاکیزہ ہوں وہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔	۵	۱۲	۲
۶۳۴	۹۔ اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنی آرائش کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ مت کرو۔ بے شک بیجا خرچ کرنے والے اللہ کو نہیں بھاتے۔	۲	۳	۴
(۳) کفار				
۶۳۵	۱۰۔ کفار نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کھیتی اور جانوروں میں اپنے معبودوں کا بھی ایک حصہ ٹھہراتے اور اپنے خیال میں	۴	۱۶	۷

ف: کفار کھانے پینے کے معاملے میں اس درجے حد سے بڑھے کہ مردار بھی کھانے لگے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

کہتے کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے شریکوں کا ہے۔ پھر جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا وہ تو اللہ کی طرف نہ پہنچتا اور جو حصہ اللہ کا ہوتا وہ ان کے شرک کی طرف پہنچ جاتا۔

ف: کفار اپنی کھیتی میں سے اور مویشی کے بچوں میں سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتوں کی بھی نیاز نکالتے۔ پھر بعض جانور اللہ کے نام کا بہتر دیکھا تو بتوں کی طرف بدل دیا۔ مگر بتوں کی طرف کا اللہ کی طرف نہ کرتے۔ اس سے زیادہ ڈرتے۔

(حواشی عثمانی بحوالہ موضح القرآن)

۴۳۶ ۲۔ اسی طرح بہت سے مشرکوں کے خیال میں ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کے قتل کو حزنین کر دیا تاکہ وہ ان کو ہلاک کریں اور ان پر ان کے دین کو رلا ملا دیں۔

۴۳۷ ۳۔ اور وہ یہ بھی کہتے کہ یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے اس کو کوئی نہ کھائے سوائے اس کے کہ جس کو ہم چاہیں اور بعض مویشی کی پیٹ پر سواری کرنا حرام کر دیتے اور بعض مویشی کے ذبح کے وقت اللہ پر بہتان باندھ کر اللہ کا نام نہ لیتے۔

۴۳۸ ۴۔ اور کہتے کہ جو بچہ ان مویشی کے پیٹ میں ہے اس کو تو خاص ہمارے مرد ہی کھائیں اور وہ بیماری عورتوں پر حرام ہے اور جو بچہ مردہ ہوتا اس کے کھانے میں سب برابر کے شریک ہوتے۔

۴۳۹ ۵۔ بلاشبہ وہ لوگ خسارہ پا گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو نادانی سے بغیر سمجھے بوجھ قتل کیا، اور اللہ پر بہتان



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

باندھ کر اس رزق کو جو اللہ نے ان کو دیا حرام ٹھہرا لیا۔  
وہ بلاشبہ راستے سے ہٹک گئے اور سیدھی راہ پر نہ رہے۔  
۴۔ اللہ تعالیٰ نے تو بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حاتی کچھ بھی  
مقرر نہیں کئے لیکن کافر ہی اللہ پر بہتان باندھتے  
ہیں اور ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے۔

۴۴۰

ف: حضرت علامہ عثمانی نے اس آیت کے سلسلے میں سعید بن المسیب کی تفسیر  
صحیح بخاری سے اسی طرح نقل فرمائی ہے :-

”بحیرہ، جس جانور کا دودھ بتوں کے نام کر دیتے تھے، کوئی اپنے کام  
میں نہ لاتا تھا۔ سائبہ، جو جانور بتوں کے نام پر ہمارے زمانے کے سانڈھ کی  
طرح چھوڑ دیا جاتا تھا۔ وصیلہ، جو اونٹنی مسلسل مادہ پچے جنے درمیان میں  
نر پچہ پیدا نہ ہوا اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ حاتی، نر اونٹ جو  
ایک خاص عدد سے جفتی کر چکا ہوا اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے۔  
علاوہ اس کے یہ چیزیں شعائر شرک سے تھیں جس جانور کے گوشت یا  
دودھ یا سواری وغیرہ سے منتفع ہونے کو حق تعالیٰ نے جائز رکھا اس کی  
حلت و حرمت پر اپنی طرف سے قیود لگانا، گویا اپنے لئے منصب تشریع  
تجزیہ کرنا تھا۔ اور بڑی ستم ظریفی یہ تھی کہ اپنی ان مشرکانہ رسوم کو حق تعالیٰ  
کی خوشنودی اور قربا کا ذریعہ تصور کرتے تھے۔ اسی کا جواب دیا گیا کہ اللہ  
نے ہرگز یہ رسوم مقرر نہیں کیں۔ ان کے بڑوں نے خدا پر بہتان باندھا اور اکثر  
بے عقل عوام نے اسے قبول کر لیا۔“

۴۴۱ :- (اے حبیب!) فرما دیجئے کہ بھلا دیکھو تو،

خبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۴۲	۸۔ اللہ تعالیٰ نے بوجھ اٹھانے والے اور زمین سے لگے ہوئے جانور پیدا کئے (تم کو چاہیے کہ) اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔	۱۰	۶	۶
۴۴۳	۹۔ اللہ تعالیٰ نے چوپایوں میں سے آٹھ نر و مادہ پیدا فرمائے۔ بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو۔ ان (کفار) سے پوچھئے کہ کیا دونوں نر اللہ نے حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو ان دونوں مادوں کے رحموں میں ہے؟ اس کی سند پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔	۳۹	۱	۶
۴۴۴	۱۰۔ اور اونٹ میں سے دو جوڑے (پیدا کئے) اور گائے میں سے دو۔ ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ نے دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو ان دونوں مادوں کے رحموں میں ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے یہ حکم دیا تھا؟ پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر ہتان باندھ کر لوگوں کو بلا تحقیق گمراہ کرے؟ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔	۶	۱۴	۴
۴۴۵	۱۱۔ فرمادیجئے کہ لاؤ اپنے گواہ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے۔ پھر اگر وہ ایسی	۶	۱۸	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

گواہی دیں بھی تو آپ ان کا اعتبار نہ کیجئے گا اور ان لوگوں کی خواہشات پر نہ چلئے گا جنہوں نے ہمارے حکموں کو جھٹلایا اور جو آخرت کا یقین نہیں کرتے اور وہ دوسروں (غیر اللہ) کو اپنے پروردگار کے برابر قرار دیتے ہیں۔

## ۳۔ حلال و حرام کی تفصیل

### (۱) جانور

۱۔ آپ فرمادیجئے کہ میں تو اس وحی میں جو مجھ کو پہنچی ہے ۶۴۶  
کھانے والے پر سوائے ان چیزوں کے کسی چیز کو حرام نہیں  
پاتا۔ وہ چیزیں یہ ہیں: مردار، بہتا ہوا خون (جو رگوں  
میں سے نکلتا ہے) سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے، ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے  
سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ پھر جو کوئی بھوک کی شدت سے بے قرار  
ہو جائے اور وہ ناقرمانی اور زیادتی کرنے والا بھی نہ ہو، تو اس پر کوئی گناہ  
نہیں (کہ اس میں سے اپنی جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت کھالے)

۲۔ (ان کو ذرا اور تفصیل سے بتا دیجئے کہ) تم پر حرام ۶۴۷  
کیا گیا مردار جانور اور خون اور سور کا گوشت اور  
جس جانور پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو گلا گھونٹنے سے  
یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینک مارنے سے مر گیا ہو یا جس کو درندے  
نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جس کو تم نے ذبح کر لیا ہو۔ اور حرام ہے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	وہ جانور جو کسی استھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو۔ یہ گناہ کے کام ہیں۔ آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے۔ پس تم ان سے مت ڈرو اور اللہ مجھ ہی سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور تم پر اپنے الطامات کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔ پھر جو کوئی بھوک کی وجہ سے لاچار ہو لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو وہ ان میں سے بقدر ضرورت کھا سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔			
۴۴۸	۳۔ متذکرہ بالا جانوروں کے علاوہ مویشی جو پائے تمہارے لئے حلال ہیں۔		۵	۱
۴۴۹	۴۔ (اے میرے حبیب!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیزیں ان کے لئے حلال ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ اور جو شکاری جانور تم شکار کے لئے سداؤ، وہ جن جانوروں کو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اور تم ان پر اللہ کا نام پڑھ کر ذبح کر لو وہ حلال ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک وہ جلد حساب لینے والا ہے۔		۵	۲
۴۵۰	۵۔ آج پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہوئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔		۵	۵
۴۵۱	حضرت علامہ غسانی نے حاشی میں تحریر فرمایا ہے کہ:- ”یہاں طعام (کھانے) سے مراد ذبیحہ ہے۔ یعنی کوئی یہودی یا نصرانی (بشرطیکہ اسلام سے مرتد ہو کر یہودی یا نصرانی نہ بنا ہو) اگر حلال جانور ذبح کرتے وقت			



صفحہ نمبر	مضمون	سورۃ	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

غیر اللہ کا نام نہ لے تو اس کا کھانا مسلمان کو حلال ہے۔ مرتد کے احکام جدا گانہ ہیں۔  
 مگر یہ یاد رہے کہ ہمارے زمانہ کے نصاریٰ عموماً برائے نام نصاریٰ ہیں۔  
 ان میں بکثرت وہ ہیں جو نہ کسی کتاب آسمانی کے قائل ہیں، نہ مذہب کے،  
 نہ خدا کے۔ ان پر اہل کتاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لہذا ان کے ذبح اور  
 نساء کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہو گا۔ نیز یہ ملحوظ رہے کہ کسی چیز کے حلال  
 ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس میں فی حد ذاتہ کوئی وہ تحریم کی نہیں۔ لیکن اگر  
 خارجی اثرات و حالات ایسے ہوں کہ اس حلال سے منتفع ہونے میں بہت  
 سے حرام کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے بلکہ کفر میں مبتلا ہونے کا احتمال ہے تو ایسے  
 حلال سے امتناع کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ موجودہ زمانہ میں یہود و  
 نصاریٰ کے ساتھ کھانا پینا، بے ضرورت اختلاط کرنا، ان کی عورتوں  
 کے جال میں پھنسنا، یہ چیزیں جو خطرناک نتائج پیدا کرتی ہیں وہ  
 مخفی نہیں۔ لہذا بدی اور بددینی کے اسباب و ذرائع سے اجتناب  
 ہی کرنا چاہیئے۔

۷	۱۲	۵	۴۔ اسے ایمان والا زمانہ کفر کی کھانے ہوتی حرام چیز تو ایمان لانے پر معاف ہو جاتی ہے۔	۴۵۱
۵	۲۱	۲	۷۔ (لیکن اب آئندہ) تم حلال اور پاکیزہ چیزیں ہی کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کے بندے ہو اور اس کی عبادت کرتے ہو۔	۴۵۲
۶	۱۵	۱۶		

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۲) شکار			
۶۵۳	۱۔ جن شکاری جانوروں کو تم اللہ کے دے ہوئے علم سے شکار پر دوڑانے کے لئے سدھاؤ، پھر وہ جانور تمہارے لئے شکار کو پکڑ رکھیں اور تم اس پر اللہ کا نام پڑھ لو تو وہ شکار تمہارے لئے حلال ہے اور تم اس میں سے کھا سکتے ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ ف: حضرت علامہ عثمانیؒ نے خواشی میں تحریر فرمایا ہے :- "شکاری کتے یا باز وغیرہ سے شکار کیا ہوا جانور ان شرط سے حلال ہے: (۱) شکاری جانور سدھایا ہوا ہو (۲) شکار پر چھوڑا جائے (اس نے از خود جا کر شکار کو نہ پکڑا ہو)۔ (۳) اسے اس طریقہ سے تعلیم دی گئی ہو جس کو شریعت نے معتبر رکھا ہے یعنی کتے کو سکھایا جائے کہ شکار کو پکڑ کر کھائے نہیں اور باز کو یہ تعلیم دی جائے کہ جب اس کو بلاؤ گو شکار کے پیچھے جا رہا ہو فوراً چلا آئے۔ اگر کتا شکار کو خود کھائے لگے یا ہانڈ بلانے سے نہ آئے تو سمجھا جائے گا کہ جب اس کے کہنے میں نہیں تو شکار بھی اس کے لئے نہیں پکڑا بلکہ اپنے لئے پکڑا ہے۔ اسی کو حضرت شاہ (عبد القادر) صاحب لکھتے ہیں کہ جب اس نے آدمی کی خوشیکسی تو گویا آدمی نے ذبح کیا۔ (۴) چھوڑنے کے وقت اللہ کا نام بولیں بسم اللہ کہہ کر چھوڑو۔ ان چار شرطوں کی تشریح تو نص قرآنی میں ہو گئی۔ (۵) پانچویں شرط جو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک معتبر ہے کہ شکاری جانور شکار کو زخمی بھی کر دے کہ خون بہنے لگے اس کی طرف لفظ "جوارح"			

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

اپنے مادہ ہرج کے اعتبار سے مشرہ ہے۔ ان میں سے اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو شکاری جانور کا مارا ہوا شکار حرام ہے۔ ہاں اگر مراد ہو اور ذبح کر لیا جائے تو ما اکل السبع الا ما ذکیتہ کے قاعدہ سے حلال ہے۔

۲- دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور سب مسافروں کے فائدے کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ مگر جب تم احرام میں ہو تو خشکی کا شکار تمہارے لئے حرام کیا گیا ہے۔ تم اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم جمع ہو گے۔

۳- اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تم کو ایسے شکار کے ذریعے ضرور آزمائے گا جس پر تمہارے ہاتھ اور تیر پہنچتے ہوں گے تاکہ اللہ تعالیٰ (عملی طور پر) معلوم کرے کہ تم میں سے کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے۔ پھر جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۴- اے ایمان والو! جب تم احرام میں ہو تو شکار کو حلال مت سمجھو۔

۵- اور احرام کی حالت میں شکار کو مت مارو۔ اگر ایسی حالت میں تم میں سے کسی نے شکار کو مارا تو اس کا

بدلہ چوپائے جانوروں میں سے اسی شکار کے برابر ہو گا۔ جو دو صاحب عدل تم میں سے (یعنی مسلمان) فیصلہ کر دیں۔ یہ بدلے کا جانور نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے یا اس کی قیمت سے مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تعداد مساکین کے برابر روزے رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ وہ (شکار کرنے والا) اپنے کئے کی سزا پائے۔ جو کچھ پہلے ہو چکا وہ تو اللہ نے معاف کر دیا۔ اور جو کوئی پھر ویسا ہی

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ زہد و ستہ استقام لینے والا ہے۔			

## (۳) شراب

۴۵۸	۱-۵	۱	۱	۱	کے میرے حبیب!) لوگ آپ سے شراب اور جوئے
					کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ ان دونوں
					میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں۔ لیکن
					اس کا گناہ اس کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔
۴۵۹	۲-۱	۲	۲	۲	کے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز
					کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو۔
۴۶۰	۳-۱	۳	۳	۳	اے ایمان والو! بلاشبہ شراب اور جوا اور بت اور
					فال کے تیرنا پاک ہیں اور شیطانی کاموں میں سے
					ہیں۔ پس تم ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔
۴۶۱	۴-۱	۴	۴	۴	شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے
					تم میں دشمنی اور بیزاری ڈال دے اور تم کو یاد الہی اور
					نماز سے روک دے۔ پس کیا اب بھی تم اس سے باز نہ آؤ گے۔
۴۶۲	۵-۱	۵	۵	۵	ختم کو چاہیے کہ) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور بچتے ہو
					پھر اگر تم اس سے پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ
					تو صرف (احکام کا) واضح طریقہ سے پہنچا دینا ہے۔



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۶۳	۶۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو پہلے کھاپی چکے جبکہ وہ آئندہ کو ڈر گئے اور ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ پھر ڈرتے رہے اور لعین کیا۔ پھر ڈرتے رہے اور فکی کی اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔	۵	۱۲	۷
۱	حضرت علامہ عثمانی نے حاشی میں تحریر فرمایا ہے کہ :- ”اول یہ آیت نازل ہوئی ..... (جو اوپر عطا پر مذکور ہے) گو اس سے نہایت واضح اشارہ تحریم خمر کی طرف کیا جا رہا تھا مگر چونکہ صاف طور پر اس کے چھوڑنے کا حکم نہ تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر کہا: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا بَيَانًا شَافِيًا“ (یعنی اے اللہ ہمارے لئے کافی و شافی طریقے سے واضح فرمائیے)۔ اس کے بعد دوسری آیت آئی ..... (جو اوپر عطا پر مذکور ہے)۔ اس میں بھی تحریم خمر کی تصریح نہ تھی، گوشت کی حالت میں نماز کی ممانعت ہوئی اور یہ قرینہ اسی کا تھا کہ غالباً یہ چیز عنقریب کلیتہً حرام ہونے والی ہے۔ مگر چونکہ عرب میں شراب کا رواج اتنا کو پہنچ چکا تھا اور اس کا دفعتاً چھڑانا مخاطبین کے لحاظ سے سہل نہ تھا اس لئے نہایت حکیمانہ تدریج سے اولاً قلوب میں اس کی نفرت بٹھلائی گئی اور آہستہ آہستہ حکم تحریم سے مانوس کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دوسری آیت کو سن کر بھی وہی لفظ کہے: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا بَيَانًا شَافِيًا“ (یعنی اے اللہ ہمارے لئے کافی و شافی طریقے سے واضح فرمائیے)۔ آخر ماندہ کی یہ آیتیں ..... (جو عطا پر مذکور ہیں) نازل کی گئیں جس میں صاف صاف بت پرستی کی طرح اس گندی چیز سے بھی اجتناب کرنے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں مُنْتَهَوَات			

## مضمون

نمبر شمار

(یعنی کیا اب بھی باز نہ آؤ گے؟) سنتے ہی چلا آگئے۔ اِنْتَهٰیْنَا اِنْتَهٰیْنَا  
(یعنی ہم باز آگئے۔ ہم باز آگئے) لوگوں نے شراب کے ٹکے توڑ ڈالے، ختم کرنے  
برباد کر دئے، مدینہ کی گلی کو چوں میں شراب پانی کی طرح بہتی پھرتی تھی۔ سارا  
عرب اس گندی شراب کو چھوڑ کر معرفت ربانی اور محبت و اطاعت نبوی کی  
شراب طہور سے مخمور ہو گیا اور اُمّ الخبائث کے مقابلہ پر حضور کا یہ جہاد ایسا کامیاب  
ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

② نہایت صحیح اور قوی احادیث میں ہے کہ جب تحریم خمر کی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ  
رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ان مسلمانوں کا کیا حال ہوگا جنہوں نے  
حکم تحریم آنے سے پہلے شراب پی اور اسی حالت میں انتقال کر گئے۔ مثلاً بعض  
صحابہ جو جنگ احد میں شراب پی کر شریک ہوئے اور اسی حالت میں شہید ہو گئے  
کہ پیٹ میں شراب موجود تھی۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (جو ۵۳ پر مذکور  
ہیں) عموم الفاظ اور دوسری روایات کو دیکھتے ہوئے ان آیات کا مطلب یہ ہے  
کہ زندہ ہوں یا مردہ، جو لوگ ایمان اور عمل صالح رکھتے ہیں ان کے لئے کسی مباح  
چیز کے وقت اباحت کھالینے میں کوئی مضائقہ نہیں، خصوصاً جبکہ وہ لوگ عام  
احوال میں تقویٰ اور ایمان کے خصال سے متصف ہوں۔ پھر ان خصال میں برابر  
ترقی کرتے رہے ہوں حتیٰ کہ مدارج تقویٰ و ایمان میں ترقی کرتے کرتے مرتبہ احسان  
تک جا پہنچے ہوں جو ایک مومن کے لئے روحانی ترقیات کا انتہائی مقام ہو سکتا ہے،  
جہاں پہنچ کر حق تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ خصوصی محبت کر لے، ورنہ  
حدیث جبریل الاحسان ان تعبد اللہ کافلاً تراء (یعنی حدیث  
جبریل میں آیا ہے کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے

گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس جو پاکباز صحابہ ایمان و اتقان میں عمر گزار کر اور نسبت احسان حاصل کر کے خدا کی راہ میں شہید ہو چکے ان کی نسبت اس طرح کے خلیجان اور توہمات پیدا کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں کہ وہ ایک ایسی چیز کا استعمال کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے ہیں جو اس وقت حرام نہ تھی مگر بعد کو حرام ہوئی۔ محققین نے لکھا ہے کہ تقویٰ یعنی مضار دینی سے مجتنب ہونے کے کئی درجے ہیں اور ایمان و یقین کے مراتب بھی بلحاظ قوت و ضعف متفاوت ہیں۔ تجربہ اور نصوص شرعیہ سے ثابت ہے کہ جس قدر آدمی ذکر و فکر، عمل صالح اور جہاد فی سبیل اللہ میں ترقی کرتا ہے اسی قدر خدا کے خوف اور اس کی عظمت و جلال کے تصور سے قلب معمور اور ایمان و یقین مضبوط و مستحکم ہوتا رہتا ہے۔ مراتب سیرالی اللہ کی اس ترقی و ترویج کی طرف اس آیت میں تقویٰ اور ایمان کی تکرار سے اشارہ فرمایا۔ اور سلوک کے آخری مقام احسان اور اس کے ثمرہ پر بھی تنبیہ فرمادی۔ اور جن حضرات صحابہ کے متعلق سوال کیا گیا تھا اس کا جواب ایک عام و تام ضابطہ بیان فرما کر ایسے عنوان سے دے دیا گیا جس میں ان مرحومین کی فضیلت و منقبت کی طرف بھی لطیف اشارہ ہو گیا۔

و:

①

حرمت شراب کے تسلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”ہر نشہ کی چیز حرام ہے اور جس سے سکر ہو جائے وہ حرام ہے“  
(اصحاب السنن)



نمبر شمار	مضمون
۲	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے۔" (حاکم)
۳	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم علیہ التسمیہ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: "زانی زنا کے وقت، چور چوری کے وقت، اور شرابی شراب پینے کے وقت مومن نہیں ہوتے۔" (صحیح)
۴	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جس نے زنا کیا یا شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایمان اس طرح چھین لیتا ہے جس طرح کسی سے اس کے کپڑے اتر والے جائیں۔" (حاکم)
۵	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر کوئی شراب پی کر مر گیا تو کافر مرا۔" (نسائی)
۶	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "اگر کوئی شراب پی کر اسی حالت میں مر گیا تو جہنم میں گیا۔" (ابن حبان)
۷	حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ نے یہ عہد کیا ہے کہ شرابی کو طینۃ الجنّال پلائے گا۔" کسی نے پوچھا کہ طینۃ الجنّال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا سچ لہو اور پسینہ۔" (مسلم۔ نسائی)
۸	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت کی ہوا پانچ سو برس کی رات تک پہنچتی ہے۔"



لیکن شرابی، مان بپ کا نافرمان اور احسان جتانے والا اس سے محروم رہتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "چار شخصوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ان کو جنت میں نہ بھیجے گا اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں میں سے کچھ حصہ ملے گا۔ (۱) شراب کا عادی۔ (۲) سود خوار۔

(۳) یتیم کا مال کھانے والا۔ (۴) مان بپ کا نافرمان۔ (عاکم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "شراب پر، پینے اور پلانے والے پر، خریدنے اور بیچنے والے پر، بنانے والے اور بنوانے والے پر، اکٹھا کر لے جانے والے اور جس کے لئے لے جائی جاوے اس پر اور جو اس کی آمدنی کھائے ان سب پر اللہ کی لعنت ہے۔" (ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"اس امت کے بعض افراد رات دن شراب اور لہو و لعب میں گزاریں گے تو ایک دن صبح کو یہ لوگ بندر اور سوڑ کی صورتوں میں مسخ کر دئے جائیں گے۔ ان میں خسف بھی ہوگا (یعنی وہ زمین میں دھنسا دئے جائیں گے)۔ ان پر آسمان سے پتھر بھی برسیں گے۔ لوگ کہیں گے۔ آج کی رات فلاں محلہ دھنس گیا۔ آج کی رات فلاں گھاؤں زمین میں دھنس گیا۔ ان پر لوط کی قوم کی طرح پتھر برسیں گے اور قوم عاد کی طرح آندھیوں سے تباہ کئے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پیئیں گے اور سود کھائیں گے۔ ریشمی لباس

مضمون

نمبر شمار

استعمال کریں گے، گلانے والیاں ان کے پاس جمع ہوں گی اور قلع رحم کریں گے۔“ (احمد - ابن ابی الدنیا)

حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب حضور مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

”کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پیئیں گے، ان کے پاس گلانے والیوں کا اجتماع ہوگا، مزا میر سنتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور سورا اور بند کی شکل میں مسخ کر دے گا۔“

(ابن ماجہ - ابن حبان)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جب میری امت میں پانچ باتیں شروع ہو جائیں گی تو یہ تباہ کر دی جائے گی۔ (۱) آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۲) شراب کا بکثرت پینا۔ (۳) ریشمی کپڑوں کا پہننا۔ (۴) گلانے والیوں کی کثرت اللہ ان کا اجتماع۔ (۵) مردوں کا مردوں اور عورتوں کا عورتوں سے اپنی خواہش پوری کر لینا۔“ (بیہقی)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :- ”تین بار سزا دینے کے بعد اگر پھر کوئی شراب پیئے تو اس کو قتل کر ڈالو۔“ (ترمذی)

ف۔ یہ قتل کرنے کا حق صرف حاکم وقت کو ہے، ورنہ فساد برپا ہو جائے گا۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## ۴۔ قسم کے احکام

### (۱) قسم کے ذریعے حلال کو حرام ٹھہرانا

۱۔ اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں ان کو حرام مت ٹھہراؤ اور حد سے مت بڑھو۔ بلاشبہ حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

۲۔ اور اپنی زبانوں سے حلال و حرام مت مقرر کرو۔ یہ کذب و افتراء ہے اور کذب و مفتری فلاح نہیں پاتا۔

۳۔ اپنی بیویوں (یا دوست احباب وغیرہ) کو خوش کرنے کے لئے بھی کوئی حلال چیز اپنے اوپر حرام نہ کرو۔

و: جب حلال کو حرام ٹھہرانے کی مانعت ہے تو حرام کو حلال ٹھہرانے کی مانعت بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گئی۔

و: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:۔

”آپ (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی عادت تھی کہ عصر کے بعد سب ازواج کے ہاں مکتوڑی دیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک روز حضرت زینبؓ کے یہاں کچھ دیر لگی۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے شہد پیش کیا تھا، اس کے نوش فرمانے میں وقفہ ہوا۔ پھر کئی روز یہ معمول رہا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے مل کر تدبیر کی کہ آپ وہاں شہد پینا چھوڑ دیں۔ آپ نے چھوڑ دیا اور حفصہؓ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	سے فرمایا کہ میں نے زینب کے باں شہد پیا تھا مگر اب قسم کھاتا ہوں کہ پھر نہیں پیوں گا۔			
۳۱	باری تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع فرمایا اور			
۴۴۷	۴۔ اس قسم کو توڑ کر (اس کا کفار ادا کرنے کا) حکم دیا۔	۴۴	۱	۲

## (۲) نیکی سے رک جانے کی قسم کھانا

۴۴۸	۱۔ تم اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کے لئے نشانہ مت بناؤ کہ کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اور پرہیزگاری کے کاموں سے اور لوگوں میں صلح کرانے سے رک جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنا جانتا ہے۔	۲	۲۸	۳۰
۴۴۹	۲۔ تم میں سے وہ لوگ جو صاحب فضل (بڑے درجے والے) اور کشائش والے ہوں وہ اس بات پر قسم نہ کھائیں کہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی امداد نہ کریں گے۔ ان کو چاہیے کہ ایسے لوگوں (سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان) کو معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے اور اللہ بخشنے والا ہرمان ہے۔	۲۴	۳	۲

ان آیات کی تفسیر میں حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے:

یعنی کسی اچھے کام نہ کرنے پر خدا کی قسم کھا بیٹھے۔ مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا یا فقیر کو کچھ نہ دوں گا یا باہم کسی میں مصالحت نہ کراؤں گا۔ ایسی



قسموں میں خدا کے نام کو برے کاموں کے لئے ذریعہ بنانا ہوا۔ سو ایسا ہرگز مت کرو۔ اور اگر کسی نے ایسی قسم کھائی تو اس کا توڑنا اور کفارہ دینا واجب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر طوفان اٹھانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شریک ہو گئے۔ ان میں سے ایک حضرت مسطح تھے جو ایک مفلس ہاجرہ ہونے کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں۔ قحطہ افک سے پہلے حضرت صدیق اکبر ان کی امداد اور خبر گیری کیا کرتے۔ جب یہ قحطہ ختم ہوا اور عائشہ صدیقہ کی برأت آسمان سے نازل ہو چکی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہ کروں گا۔ شاید بعض دوسرے صحابہ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی تم میں سے جن کو اللہ نے دین کی بزرگی اور دنیا کی وسعت دی ہے انہیں لائق نہیں کہ ایسی قسم کھائیں۔ ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں۔ بڑی جہاں مردی تو یہی ہے کہ بڑائی کا بدلہ بھلائی سے دیا جائے۔ محتاج رشتہ داروں اور خدا کے لئے وطن چھوڑنے والوں کی اعانت سے دست کش ہو جانا بزرگوں اور بہادروں کا کام نہیں۔ اگر قسم کھالی ہے تو ایسی قسم کو پورا مت کرو۔ اس کا کفارہ ادا کرو۔ تمہاری شان یہ ہونی چاہیے کہ خطا کاروں کی خطا سے انماض اور درگزر کرو۔ ایسا کرو گے تو حق تعالیٰ تمہاری کوتاہیوں سے درگزر کرے گا۔ کیا تم حق تعالیٰ سے عفو و درگزر کی امید اور خواہش نہیں رکھتے؟ اگر رکھتے ہو تو تم کو اس کے بندوں کے معاملہ میں یہی اختیار کرنی چاہیے۔ گویا اس میں تمہاری تخلیق باخلاق اللہ کی تعلیم ہوئی۔ احادیث میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	جب سنا اَلَا تَجْعَلُونَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے؟) تو فوراً بول اٹھے، بَلٰی يَا رَبَّنَا اِنَّا نَحْبُوكَ (ہیشک اسے پروردگار! ہم ضرور چاہتے ہیں)۔ یہ کہہ کر مسطح کی جو امواد کرتے تھے۔ بدستور جاری فرمادی بلکہ بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے ڈگنی کر دی۔ رضی اللہ عنہ		

### (۳۳) دنیوی مفاد کے لئے جھوٹی قسمیں کھانا

۱۴۰	۱۔ تم اپنے کاموں میں قسموں کو دخیل مت بناؤ کہ اس طرح ایک گروہ دوسرے گروہ پر فوقیت حاصل کرے۔	۱۶	۱۳	۳
	اللہ تعالیٰ اس طرح سے تمہارا امتحان لیتا ہے اور قیامت کے دن یہ سب باتیں کھول دے گا جن میں تم جھگڑا کرتے تھے۔			
۱۴۱	۲۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکا مت ٹھہراؤ ورنہ جم جانے کے بعد تمہارا قدم ڈلگایا جائے گا اور تم کو اللہ کی راف سے روکنے کی سزا کا مزا چکھنا پڑے گا اور تم کو برا عذاب ملے گا۔	۱۶	۱۳	۵
۱۴۲	۳۔ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر حقیر قیمت وصول کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔	۳	۸	۶
	نہ اللہ تعالیٰ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا۔			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۱	دُنیا کی تمام چیزیں حقیر ہی ہیں چاہے وہ لاکھوں یا کروڑوں روپے کی مالیت ہی کی کیوں نہ ہوں۔			
۲	قسم کے سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-			
①	حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:-			
②	”جس شخص نے کسی مسلمان کے مال کو جھوٹی قسم کھا کر اپنا بتالیا وہ خدا تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا جبکہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا۔“ (صحاح)			
③	حضرت عمار بن برصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر حضورؐ کو یہ فرماتے سنا کہ ”جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“ (عاکم)			
④	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ”جھوٹی قسم سے شہر کے شہر ویران کر دیئے جاتے ہیں۔“ (بیہقی)			

### (۴) زیادہ قسمیں کھانا منافق کی نشانی ہے

۴	۹	۲	۱۔ زیادہ قسمیں کھانا تو منافق کی نشانی ہے۔	۶۷۳
۱۲	۷	۹		
۷-۶	۱۲	۹		
۳	۳	۵۸	۲۔ منافق اپنی قسموں کو اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے دھمال بناتے ہیں۔	۶۷۴
۲	۱	۶۳		

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۶۷۵	۳۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی قسمیں ہی کھائیں گے (کہ شاید اس سے رہائی ہو جائے)۔	۵۸	۳	۵
۶۷۶	۴۔ پس تم قسمیں کھانے والے ذلیل کا کھامت مانو۔	۶۸	۱	۱۰

### (۵) اچھی قسمیں

۶۷۷	۱۔ (اگر کبھی قسم کھانا ہی پڑے تو) اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ جو تمہارا پالنے والا ہے۔	۱۰	۱	۱۳
۶۷۸	۲۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا گواہ ہے۔	۶	۲	۹
۶۷۹	۳۔ (اور یاد رکھو کہ نیک کاموں کے لئے) پختہ قسم کھا کر اس سے پھر جانے سے اعمال ناپید ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔	۵	۸	۳
۶۸۰	۴۔ پس تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم آپس میں عہد کرو۔ اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ جو کچھ تم کہتے ہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔	۱۶	۱۳	۲
۶۸۱	۵۔ اور اس عورت کی طرح مت ہو جاؤ جس نے نعمت سے سوت کاٹا اور پھر اسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔	۱۶	۱۳	۳

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری شے

①



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

- (۲) کی قسم کھائی تو وہ کافر ہوا یا مشرک ہے۔ (ترمذی)
- حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے سوا کسی شے کی قسم کھانا مشرک ہے۔" (حاکم)
- (۳) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک شخص کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ ارشاد فرمایا: "اپنے باپوں کی قسم مت کھاؤ۔ اگر قسم کھانی ہو تو اللہ کے نام کی قسم کھاؤ جو شخص اللہ کی قسم کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا وہ اللہ کا نہیں ہے۔" (ابن ماجہ)

## (۶) قسم کا کفارہ

- ۴۸۲ ۱۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری بیمین لغو پر نہیں پکڑتا بلکہ ان قسموں پر پکڑتا ہے جو تم اپنے دلوں کے پختہ ارادے سے کھاتے ہو۔
- ف: قسم کی تین قسمیں ہیں:۔

① ۱۔ بیمین لغو (الف) مثلاً تقویٰ اور صلح کاری کے غلات قسم کھا بیٹھنا یا گزشتہ

بات پر جس پر اس کو ظن غالب ہے قسم کھا بیٹھنا۔

(ابن عباسؓ و ابو حنیفہؒ) یا

(ب) بلا قصد عادت کے طور پر یوں ہی باللہ، واللہ، خدا کی قسم

وغیرہ الفاظ زبان سے نکلنا۔ (عائشہؓ و شافعیؒ)

(ج) لغو اور بیہودہ قسم وہ ہے کہ منہ سے عادت اور عرف کے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

موافق بے ساختہ اور نا خواستہ نکل جائے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔  
ایسی قسم کا کفارہ ہے نہ اس میں گناہ ہے۔ البتہ اگر کوئی بالقصد  
الفاظ واللہ اور باللہ کہے اور اس سے محض تاکید مقصود ہو،  
قسم کا قصد نہ ہو تو اس پر ضرور کفارہ لازم ہوگا۔

(حواشی علامہ عثمانی)

② **یمین غموس** جو کسی گزشتہ بات پر عذابان بوجہ کر جھوٹی قسم کھائی جائے۔ ایسی

قسموں کا مواخذہ ہو گا حتیٰ کہ انسان توبہ استغفار کیے اللہ سے معاف نہ کرالے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرورِ

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یمین غموس کو شرک کے ساتھ ذکر فرمایا۔ میں نے

دریافت کیا غموس کیا ہے؟ فرمایا کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر ہتھیا لینا۔

(بخاری - ترمذی - نسائی)

③ **یمین منعقدہ** جو آئندہ کسی معاملے کے لئے کھائے۔ اگر یہ قسم ایسی ہو کہ اس

کے خلاف کرنے میں بہتری ہو تو

۲ | ۱ | ۶۶

۳ | ۱۲ | ۵

۲۔ اس قسم کا توڑ ڈالنا فرض ہے۔ ۴۸۳

۳۔ یمین منعقدہ کو توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس ۴۸۴

مسکینوں کو (دو وقت پیٹ بھر کر) اوسط درجے

کا کھانا کھلاؤ جیسا تم اپنے گمروالوں کو کھلاتے ہو۔ یا دس مسکینوں کو کپڑا

پہنا دو۔ یا ایک غلام آزاد کراؤ۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے

لگا کر رکھے۔ یہ تمہاری ان قسموں کا کفارہ ہے جن کو تم حلف اٹھا کر پختہ

کر چکے ہو۔ پس تم اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ

نمبر شمار	مضمون	سمت	رکوع	آیت
-----------	-------	-----	------	-----

اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

## ۵۔ کھانے پینے کے آداب

### (۱) اسراف سے بچو

۱۔ اے بنی آدم! کھاؤ اور پیو مگر اسراف مت کرو۔  
بلاشبہ اسراف (یعنی لے جا خرچ) کرنے والے اللہ  
کو نہیں بھاتے۔

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں:-

① حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے جد امجد سے روایت کرتے ہیں کہ  
جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”کھاؤ پیو، صدقہ خیرات کرو جب تک اسراف اور تکبر و عجب پیدا نہ ہو۔“

(نسائی - ابن ماجہ)

② ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اتفاق سے

دن میں دو دفعہ کھانا کھالیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے عائشہ! کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تجھے کوئی شغل سوائے کھانے کے نہ ہو۔“

دن میں دو بار کھانا اسراف ہے۔ اللہ تعالیٰ مسرف کو دوست نہیں رکھتا۔“

③ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- ”مجملہ اولد باتوں کے یہ بھی اسراف ہے کہ جس

چیز کو تیرا جی چاہے وہی تو کھانے کی کوشش کرے۔

(ابن ماجہ - ابن ابی الدنیا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان ایک آنت سے کھاتا ہے اور کانسر سات آنتوں سے کھاتا ہے" (مالک - بخاری - مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا: "خوراک کی کثرت ایمان سے دوری کی علامت ہے"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پیٹ کے برتن کو ضرورت سے زیادہ بھرنے والے بدترین ہیں۔ ابن آدم کو اس قدر خوراک کافی ہے جو اس کو سیدھا رکھ سکے۔ چند لقموں پر اکتفاء کر کے تو پیٹ کے تین حقے کرے۔ ایک کھانے کے لئے، ایک پانی کے لئے، ایک سانس کے لئے" (ترمذی - ابن ماجہ - ابن حبان)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں خوب کھانا کھا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں ڈکار لینا چاہتا تھا تو آپ نے فرمایا: "ڈکار کو روکو۔ دنیا میں سب سے زیادہ کھانے والے قیامت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تیس سال ہو گئے میں نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(بزار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ایک بڑے پیٹ والے کو دیکھ کر فرمایا: "اگر یہ محنت اور شغف کسی دوسرے کام میں ہوتا تو کیا اچھا ہوتا؟" (طبرانی - ابن ابی الدنیا)



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

⑨ حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک بڑے پیٹ والے کو جو دنیا میں خوب کھاتا پیتا تھا۔ قیامت میں لاشیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی وقعت پتھر کے برابر بھی نہ ہوگی۔ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔" وَلَا تَقِمْ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا " (یعنی قیامت کے دن ہم ان کے لئے ترازو بھی قائم نہ کریں گے۔ مطلب یہ کہ ان کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی جو ان کے اعمال کو تولنے کی ضرورت پڑے۔) (بخاری - مسلم)

⑩ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا:۔ "مجھے تم پر ڈر نہیں مگر گمراہ خواہشات کا جو پیٹ اور شرم گاہ سے تعلق رکھتی ہیں۔" (احمد - طبرانی)

⑪ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "دیکھو! زیادہ چین اور مزے نہ کرنا۔ اللہ کے اچھے بندے چین نہیں کیا کرتے۔" (احمد - بیہقی)

## (۲) مل کر یا الگ الگ کھانا

۴۸۶ ۱۔ اندھے، ٹنگے، بوئے اور بیمار پر کوئی تنگی نہیں اور نہ تم لوگوں پر اس بات میں کوئی تنگی ہے کہ تم کھاؤ اپنے گھروں سے، یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائی

مضمون

نمبر شمار

کے گھر سے یا اپنی بہن کے گھر سے یا اپنے چچا کے گھر سے یا اپنی پھوپھی کے گھر سے یا اپنے ماموں کے گھر سے یا اپنی خالہ کے گھر سے یا جن گھر کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوست کے گھر سے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ۔ پھر جب بھی گھروں میں جلنے لگو تو اپنے گھر والوں پر سلام کرو۔ یہ اللہ کے ہاں سے نیک اور برکت والی دعا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی باتیں واضح کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

ول: حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے :-

”جاہلیت میں اس قسم کے محتاج و معذور آدمی اغنیاء اور تندرستوں کے ساتھ کھانے سے رکتے تھے۔ انہیں خیال گذرنا تھا کہ شاید لوگوں کو ہمارے ساتھ کھانے سے نفرت ہو اور ہماری بعض حرکات و اوضاع سے ایذا پہنچتی ہو اور واقعی بعضوں کو نفرت و وحشت ہوتی بھی تھی۔ نیز بعض مومنین کو غایت اتقا سے یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے معذوروں اور مریموں کے ساتھ کھانے میں شاید اصول عدل و مساوات قائم نہ رہ سکے۔ اندھے کو سب کھانے نظر نہیں آتے، لنگڑا ممکن ہے دیر میں پہنچے اور مناسب نشست سے نہ بیٹھ سکے، بیمار کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اس بنا پر ساتھ کھانے میں احتیاط کرتے تھے کہ ان کی حق تلفی نہ ہو۔ دوسری ایک اور صورت پیش آتی تھی کہ یہ معذور و محتاج لوگ کسی کے پاس گئے۔ وہ شخص استطاعت نہ رکھتا تھا، ازراہ بے تکلفی ان کو اپنے باپ، بھائی، بہن، چچا، ماموں وغیرہ کسی عزیز و قریب کے گھر لے گیا۔ اس پر ان حاجت مندوں کو خیال ہوتا تھا کہ ہم تو آئے تھے اس کے پاس، یہ دوسروں کے ہاں لے گیا۔ کیا معلوم وہ ہمارے

کھلانے سے کارہ اور ناخوش تو نہیں۔ ان تمام خیالات کی اصلاح آیت حاضرہ میں کر دی گئی کہ خواہی نہ خواہی اس طرح کے اداہام و وساوس میں مت پڑو۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں وسعت رکھی ہے۔ پھر تم خود اپنے اوپر تنگی کیوں کرتے ہو؟

اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-  
 ① حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”اللہ تعالیٰ کو وہ کھانا زیادہ محبوب ہے جس پر بہت سے ہاتھ پڑیں“  
 (ابو یعلیٰ)

② حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”اگھے مل کر کھانے سے“ ایک شخص کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے“  
 (ابو یعلیٰ)

③ حضرت وحشی بن الجرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ نے فرمایا۔ تم مل کر کھاتے ہو یا علیحدہ علیحدہ۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم سب الگ الگ کھاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”ایک دسترخوان پر مل کر کھایا کرو اور کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ تمہارے کھانے میں برکت ہوگی“  
 (ابو داؤد)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	(۳) دعوت کے آداب			
۶۸۷	۱۔ کسی کے ہاں کھانے کے لئے اس وقت جاؤ جب تم کو دعوت دی جائے۔	۳۳	۷	۱
۶۸۸	۲۔ جب دوسرے کے ہاں جاؤ تو مکان کے پرے ہی سے چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ صاحب خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو۔	۴۹	۱	۵-۴
۶۸۹	۳۔ پھر اجازت لے کر اور سلام کر کے اندر داخل ہو۔	۲۷	۴	۱
۶۹۰	۴۔ جب کھانا کھا چکو تو وہاں سے چلے آؤ اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھو۔ شاید اس سے صاحب خانہ کو تکلیف ہوتی ہو اور وہ شرم کے مارے تم سے نہ کہتا ہو۔	۳۳	۷	۱

ف: اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چڑھتی ہیں۔ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔ اگر دعوت دے تو اسے قبول کرے۔ ملاقات ہو تو اسے سلام کرے پھینکے اور الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے اور حاضر و غائب (ہر حال میں) اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔“

(نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

(۲)



نمبر شمار

مضمون

نے ارشاد فرمایا: "بن بلائے طفیلی بن کر کسی دعوت میں گھس جانا ایسا ہے جیسے کوئی چمہ اور لیٹر این کر باہر نکلا۔" (البوداؤد)

۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ فخر کے لئے کھانا کھلاتے ہیں ان کا کھانا نہیں کھانا چاہیے۔" (البوداؤد)

۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بدترین طعام وہ طعام ولیمہ ہے جس میں اغنیاء اور مالدار بلائے جائیں اور غربا و مساکین دھتکارے جائیں۔" (بخاری - مسلم)

## (۴) کھانا کھانے کا طریقہ

### الف - شروع میں ہاتھ دھونا

۱

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا موجب برکت ہے۔" (البوداؤد)

### ب۔ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا

۲

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی شخص تم میں سے کھانا کھائے تو بسم اللہ

کہہ لیا کرے۔ اگر اتفاقاً ابتدا میں کسی کو بسم اللہ یاد نہ رہے تو بیچ میں جب یاد آئے تو یہ الفاظ کہہ لے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا (ابن حبان) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا، شیطان اس کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے" (مسلم - نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جب کھانے پر کوئی شخص بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا نہیں کہتا تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ آج تم نے کھانے کو بدوں کسی مزاحمت کے حاصل کر لیا"۔

۵۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کھانے میں صحابہؓ بھی ساتھ تھے۔ اتفاقاً ایک اعرابی بھی آکر کھانے میں شریک ہو گیا اور دو ہی لقموں میں سارا کھانا صاف کر دیا۔ آپ نے اس اعرابی کی اس حرکت کو دیکھ کر فرمایا۔ اگر یہ بسم اللہ کہہ کر کھانا کھاتا تو یہ کھانا ہم سب کیلئے کافی ہو جاتا۔ (ابوداؤد)

۶۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے کھانے اور پینے میں شیطان کی شرکت نہ ہو تو وہ جب گھر میں آئے بسم اللہ کہہ لیا کرے اور جب

کھانا کھائے تو بسم اللہ کہہ کر کھانا کھائے (بخاری - مسلم)

## ج - دائیں ہاتھ سے کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص تم میں سے بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھایا کرے کیونکہ شیطان اٹھے ہاتھ سے کھانا پیتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا، لینا دینا نہیں چاہیے۔" (مسلم - ترمذی)

## د - برتن کے کنارے سے کھانا

حضرت عبداللہ بن مسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا: "تم رکابی کے کنارے سے کھایا کرو، بیچ کی چوٹی سے مت کھایا کرو۔ اس چوٹی میں برکت ہے۔" (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "برکت کھانے کے بیچ میں نازل کی جاتی ہے۔ اس لئے تم برتن کے کنارے سے کھاؤ، بیچ میں سے مت کھاؤ۔" (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ رکابی کے اوپر سے

نہ کھائے بلکہ کنارہ سے کھائے کیونکہ اوپر کے حصے میں برکت نازل ہوتی ہے۔  
(البوداؤد)

### ۴۔ سر کے استعمال

- ① حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: ”سر کہ اچھا سالن ہے۔“ (مسلم)
- ② حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس گھر میں سر کہ ہوتا ہے وہ گھر کبھی محتاج نہیں ہوتا۔“ (ترمذی)

### ۵۔ چھری کانٹے سے مت کھاؤ

- ③ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگو! گوشت کو چھری سے کاٹ کر مت کھایا کرو یہ غیر مسلموں کی عادت ہے۔ بلکہ دانتوں سے یا ہاتھوں سے لپچ کر کھایا کرو۔ یہ طریقہ خوشگوار بھی ہے اور زود ہضم بھی۔“ (البوداؤد)

### ۶۔ جو لقمہ گر جائے اسے اٹھا کر کھا لو

- ④ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر اتفاقاً کبھی لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو



اس کو صاف کر کے کھا لیا کرو، شیطان کے لئے مت چھوڑا کرو۔ (ابوداؤد)

## ح۔ رکابی کو صاف کرنا

### ط۔ انگلیاں چاٹنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کھانا کھانے کی رکابی کو صاف کر لیا کرو۔ انگلیوں کو چاٹ لیا کرو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کے کس حصے میں برکت رکھی ہے؟" (مسلم)

ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ "کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کرو، نہ معلوم کس کھانے میں برکت ہے؟" (ابوداؤد)

### ی۔ پانی پینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پیٹھ سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ سانس لے کر پانی پیا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ "اس طریقہ سے پانی پینا اچھی طرح پیاس بجھاتا ہے، کھانا خوب ہضم کرتا ہے اور صحت کو قائم رکھتا ہے؟" (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے

سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے کہ حضورؐ نے پانی کے  
برتن میں سانس لینے کو منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

### ک۔ خدا کی حمد بیان کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ارشاد ہے: ”جو شخص کھانے کا کوئی لقمہ کھا کر اور پانی کا ایک گھونٹ پی کر  
خدا کی حمد کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس بندے سے بہت خوش ہوتا ہے۔“ (مسلم)  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جس نعمت کے اوّل میں بسم اللہ اور آخر میں  
الحمد لہ ہو اس نعمت سے قیامت میں سوال نہیں ہوگا۔“

(ابن حبان بطولہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: ”کھانا کھانے کے بعد جن نے حسب ذیل الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ  
اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا  
الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ“ (سب تعریف اس  
اللہ کے لئے ہے جس نے یہ کھانا مجھ کو کھلایا اور مجھ کو رزق دیا بغیر میری طرف سے کسی  
طاقت اور قوت کے)۔“ (ابوداؤد)

### ل۔ اخیر میں ہاتھ دھونا

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:۔

”کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا موجب برکت ہے۔“  
(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

”شیطان بڑا حساس ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھا کر سو رہا اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی تھی، پھر کچھ آفت اس کو پہنچ گئی تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کیے۔“  
(ترمذی۔ حاکم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”کھانا کھا کر جو شخص بغیر ہاتھ دھوئے سو رہے اور ہاتھ میں چکنائی لگی رہ گئی تو برص کا مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔“  
(طبرانی)

.....

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

# باب۔ لباس

## ۱۔ مقصد لباس

۱۔ اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا۔ جو

۱ ۳ ۷ { (۱) تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے اور  
(۲) تمہارے لئے زینت کا ذریعہ بھی ہے اور  
تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔

و: اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ لباس کا مقصد ستر کو چھپانا اور زینت ہے۔ لیکن وہ زینت جو تقویٰ کے اصولوں کے مطابق ہو اور اس میں تفاخر و تکبر شامل نہ ہو۔

و: اس کی مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل احادیث بھی بدیہ ناظرین ہیں:-  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جو شخص شہرت کے لئے کپڑا پہنتا ہے، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ہی کپڑا پہنا کر اس میں آگ لگا دے گا۔“ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص غرور اور تکبر سے اپنا کپڑا لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

روز اس کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھے گا۔ (البوداؤد بطولہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالص اطلس کا ایک بڑا بازار میں بکتا دیکھا اس کو لے کر خدمت گرامی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کو خرید لیجئے اور عید کے دن نیز اس روز جبکہ نمائندے آتے ہیں اس کو بطور زینت پہنا کیجئے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا:۔ ”یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔“ (مسلم بطولہ)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے ریشم کا ایک چوٹہ جس میں گریبان پیچھے کو تھا پیش کیا گیا۔ حضور نے اس کو پہن کر نماز پڑھی، لیکن جو نہی فارغ ہوئے فوراً تیزی سے کراہیت کے ساتھ اتار ڈالا اور ارشاد فرمایا:۔ ”اہل تقویٰ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔“ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک موٹے کپڑے کا تہ بند اور ایک کبل جس کو ملبدہ کہتے تھے نکال کر میں دکھایا اور قسم کھا کر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان ہی دو کپڑوں میں ہوئی تھی۔ (البوداؤد)

## ۲۔ لباس آدم

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دیا تو ارشاد فرمایا کہ تم دونوں جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	تمہارا جی چاہے کھاؤ، مگر اس درخت کے قریب مت جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔	۷	۲	۹
۴۹۳	۲۔ دیکھو! شیطان تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ ایسا کہ ہو کہ یہ تم کو جنت سے نکلوا دے پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ اس جنت میں تم نہ بھوکے رہو گے نہ تنگے، نہ تم یہاں پیاس کی تکلیف اٹھاؤ گے اور نہ دھوپ کی۔	۲۰	۷	۲۰-۲۱
.....				
<b>۳۔ شیطان کی چال</b>				
۴۹۴	۱۔ پھر شیطان نے ان کو بہکایا تاکہ ان کی شرم گاہیں جو ان کی نظروں سے پوشیدہ تھیں ان کے سامنے کھول دے۔	۷	۲	۱۰
۴۹۵	۲۔ کہنے لگا۔ اے آدم! کیا میں تجھ کو ایسا درخت بتاؤں جس کو کھا کر تمہیں حیات جاودانی حاصل ہو اور ایسی بادشاہت ملے جو کبھی پُرانی نہ ہو۔	۲۰	۷	۵
۴۹۶	۳۔ دیکھو! تمہارے رب نے تم کو اس درخت سے محض اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا حیات جاودانی حاصل نہ کر لو۔	۷	۲	۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۹۷	۴۔ اور دونوں کے سامنے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔	۷	۲	۱۱
۴۹۸	۵۔ اور دھوکا دے کر دونوں کو مائل کر لیا۔	۷	۲	۱۲
۴۹۹	۶۔ پس جب دونوں نے اس درخت میں سے چکھا اور کھالیا تو فوراً ان کی شرم گاہیں کھل گئیں اور وہ شرم کے مارے جنت کے پتے اپنے گرد لیٹنے لگے۔	۷	۲	۱۲
۷۰۰	۷۔ ان کے رب نے ان کو پکار کر کہا۔ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا اور یہ نہ بتلادیا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔	۷	۲	۱۲
۷۰۱	۸۔ وہ دونوں (آدم و حوا) بولے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔	۷	۲	۱۳
۷۰۲	۹۔ ارشاد خداوندی ہوا۔ تم یہاں سے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین میں ایک مدت مقررہ تک رہنا اور وہاں کی چیزوں سے نفع اٹھانا ہوگا۔	۷	۲	۱۴
۷۰۳	۱۰۔ تم اسی زمین میں زندہ رہو گے، اسی میں مرو گے اور اسی میں سے پھر نکالے جاؤ گے۔	۷	۲	۱۵
۷۰۴	شیطان کا پروگرام اب بھی یہی رہتا ہے کہ انسان کو تنگ کر دے۔ چنانچہ جو			

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	لوگ اللہ کی راہ سے ہٹ کر شیطان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، ان کے ہاں عریانی روز افزوں ترقی پر ہے۔ آئندہ سطور میں شیطان کی اسی چال کا ذکر ہے۔			

## ۴۔ شیطان کا آئندہ پروگرام

۷۰۴	۱۔ اے اولادِ آدم! کہیں شیطان تم کو بھی نہ بہکا دے	۱	۲	۳	۴
	جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ (آدم و حوا) کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ ان کے کپڑے اتر وادئے اور ان کی شرم گاہیں کھلوادیں۔ وہ (شیطان) اور اس کا قبیلہ تم کو ایسی جگہ سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اس کو نہیں دیکھتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا رفیق کر دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔				

۷۰۵	۲۔ اور جب وہ فحش (بے حیائی کے) کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آبا و اجداد کو اسی طرح کرتے دیکھا اور اللہ نے ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ باتیں لگاتے ہو جو تم کو معلوم نہیں؟	۱	۲	۳	۴
۷۰۶	۳۔ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اس بات کا کہ تم ہر ناز کے وقت اپنا چہرہ سیدھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو، خالص اس کے فرمانبردار ہو کر پکارو۔ اس نے جس طرح تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔	۱	۲	۳	۴



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۰۷	۴۔ ایک گروہ کو ہدایت ملی اور ایک گروہ پر مگر اسی مقدر ہو چکی (کیونکہ) انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنایا اور وہ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔	۷	۳	۵
۷۰۸	۵۔ اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی آرائش کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ مت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔	۷	۳	۶

## ۵۔ لباس تقویٰ

۷۰۹	۱۔ اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور تمہارے لئے زینت کا ذریعہ بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ غور کریں۔	۷	۳	۱
۷۱۰	یعنی تمہارا لباس ایسا ہونا چاہیے جو تقویٰ کے اصولوں کے مطابق ہو۔ تم اپنے باطن کو تقویٰ کے جوہر سے اور اپنے ظاہر کو اس لباس سے جو شرعاً جائز ہو مزین کرو۔ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو کہ وہ تم کو بھی اسی طرح تنگ کر دینا چاہتا ہے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت میں تنگ کر دیا تھا۔	۷	۳	۲
۷۱۱	لباس تقویٰ کو پوری طرح سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل اصول ملاحظہ ہوں :-	۷	۳	۳

## لباس تقویٰ کے اصول

### (۱) سادگی

حضرت ابو امامہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ایک دن دنیا کا ذکر کر رہے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا :-

”لباس کی سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔“ (ابوداؤد)  
ایک صحابی کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جس شخص نے محض تواضع کے لئے بڑھیا لباس ترک کر دیا تو خدا تعالیٰ اس کو شرافت اور بزرگی کے لباس سے آراستہ فرمائے گا۔“ (ابوداؤد)  
حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”جس شخص نے باوجود قدرت اور استطاعت کے محض عاجزی کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے بھرے مجمع میں اس بندہ کو اختیار دے گا کہ ایمانی عتوں میں سے جس عتے کو چاہے پسند کر لے۔“

(ترمذی)  
حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”سفید لباس پہنا کر وکیلہ نکوہ زیادہ پاک و صاف ہوتا ہے اور مردوں کو کفن بھی سفید ہی دیا کرو۔“ (مسند احمد - ترمذی - نسائی)

⑤ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا :-  
”لوگو! تم سفید کپڑے پہنا کرو۔ سفید کپڑا ایک اچھی چیز ہے۔ اسی میں اپنے مردوں کو دفن کیا کرو۔“ (البیہاود)

## (۲) تکبر و غرور سے پاک

① حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس آدمی نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا، اللہ پاک قیامت میں اس کو ذلت و حقارت کا لباس پہنائے گا۔“ (مسند احمد - ابو داؤد - ابن ماجہ)

② حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ”جو آدمی تکبر و غرور کا لباس پہنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا۔“ (بخاری - مسلم)

③ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک اور روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی غرور کی وجہ سے پا جامہ کو زمین پر گھیٹتا چلا جا رہا تھا تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ شخص زمین میں دھنسیا جائے گا اور قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔“ (بخاری)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ٹخنوں سے نیچے پا جامہ پہننا یا تہ بند باندھنا

دورخ میں جانے کا سبب ہے۔ (بخاری)  
 ⑤ حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 - لو کاننا پا جا سہ تہ بندہ کرتے اور صلے میں بھی ہو سکتا ہے۔ جو آدمی تکبر کے خیال سے پا جامہ، تہ بند، کرتہ یا صلے کا شلہ زیادہ نیچا لٹکائے گا اس کی طرف اللہ پاک نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔  
 (ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

(۳) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کا لباس

① حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ بہت پسند تھا۔ (ابوداؤد)

② ائمہ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کے جسم مبارک پر کملی کا ایک کرتہ تھا جس میں بیوند لگے ہوئے تھے۔ اور موٹے کھدڑ کی ازار تھی۔ (بخاری - مسلم)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پھوننا اور آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں (بجائے روئی کے) کھجور کے دخت کی چٹاں بھری ہوئی تھی۔ (مسلم)

④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم



صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق جل مجدہ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا ہے اس وقت آپ کا لباس یہ تھا۔ صوت کی کسلی، صوت کا جبہ اور صوت کا پاجامہ۔ پاؤں میں گدھے کی کھالی کا جوتا پہنے ہوئے تھے۔“ (ترمذی)

⑤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انبیاء علیہم السلام تین چیزوں کو دوست رکھتے تھے۔ صوت کا پہنتا، دودھ کا دوہنا اور گدھے کی سواری۔ (عاکم)

### (۴) تحذیر نعت

① حضرت عمرو بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک اپنے بندے پر اس کے نعت کا اظہار کرنے سے خوش ہوتا ہے۔“ (ترمذی)

② حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری ملاقات کو تشریف لائے تو آپ نے (میری مجلس میں) ایک آدمی کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ پریشان حال تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس کو اتنی بھی توفیق نہیں کہ اپنی حالت درست کرے۔ اور ایک آدمی کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تو ارشاد فرمایا کیا اس کو کپڑے دھونے نہیں آتے یا پانی نہیں ملتا؟ (مسند احمد۔ نسائی)

③ حضرت ابوالاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی روایت بیان کی ہے کہ

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے میلے تھے۔ پس حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا تم مالدار ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں (مالدار ہوں)۔ آپ نے دریافت فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام عطا فرمائے ہیں۔ یہ سن کر سرکارؐ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم کو اللہ تعالیٰ نے مالدار بنایا ہے تو تم سے اس کی نعمت و کرامت کے آثار نمایاں ہونے چاہئیں۔“ (ابوداؤد)

۱۰۔ پس تم کو چاہیئے کہ اپنے پروردگار کی نعمتوں کا (زبانِ مال و مال سے) ذکر کیا کرو۔

### (۵) ریشمی لباس مت پہنو

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ریشم اور سونا میری امت کی

عورتوں پر حلال کیا گیا اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔“ (نسائی - ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد ہے: ”چاندی سونے کے برتنوں میں نہ کھایا پیا کرو اور ریشم

اور دیباچ نہ پہنا کرو اور ریشم و دیباچ کے گتوں پر بھی نہ بیٹھو۔“

(بخاری - مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دنیا میں ریشم پہن لیا وہ آخرت میں کسی رحمت کا حق دار نہیں۔“  
(بخاری - مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ مجھ کو عنایت فرمادیا۔ میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور مجھ پر ناراض تھے اور ارشاد فرمایا: اے علی! میں نے تم کو پہننے کے واسطے تو نہیں دیا تھا بلکہ اس واسطے دیا تھا کہ اس کو بچا کر عورتوں کو دے دو تاکہ وہ دوپٹے بنالیں۔

(بخاری - مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی مگر اس قدر کی اجازت دی اور حضور نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر دکھائی (یعنی دو انگلی بھر)۔

(بخاری - مسلم)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جبہ ایرانیوں کا سا نکالا جس میں گلے کی پٹی وغیرہ ریشم کی تھی اور اس کے چاروں طرف بھی ریشم لگا ہوا تھا۔ اسماء نے کہا: یہ وہ جبہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو میں نے وہ جبہ لے لیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبے کو پہنا کرتے تھے۔ میں اس جبہ کو دھو کر بیماروں کو پلاتی ہوں اور اللہ پاک بیماروں کو شفا دیتا ہے۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ اور عبد الرحمن

بن عوفؓ کے کھجلی ہو گئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

### (۶) باریک لباس سے اجتناب

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : دونہیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں گلے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے وہ عورتیں جو لباس تو پہنے ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی۔ ناز سے شانوں کو گھما کر لچکدار چال سے چلیں گی۔ ان کے سر سختی اونٹوں کے لچکدار گوان کی طرح ہوں گے (یعنی سروں پر مصنوعی بال لگا کر جو ٹوٹے باندھیں گی جس کی وجہ سے سر اونچے معلوم ہوں گے) ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی! اور دیکھ جنت کی خوشبو اتنی راہ کے فاصلہ سے آئے گی۔ (مسلم)

② حضرت وحید بن خلیفۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مصری سفید اور باریک کپڑے آئے جن میں سے حضور نے ایک کپڑا مجھے عنایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑے کا (اپنا) کرتا بنالو اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دو، دوپٹہ بنائے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وحیدؓ نے پشت پھیری تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنی عورت کو حکم دینا کہ اس کے نیچے اور



کپڑا لگائے تاکہ اس سے اس کا جسم ظاہر نہ ہو سکے۔ (البوداؤد)

## (۷) دوسری قوموں کی مشابہت سے بچو

۱۱۱	۱	جو شخص صحیح راستہ واضح ہو جانے کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے طریقے کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرے تو ہم بھی اس کو اسی کے حوالے کر دیں گے۔ اس نے اختیار کیا اور اس کو دوزخ میں ڈالیں گے جو بہت بُری جگہ ہے۔	۳	۱۷	۴
۱۱۲	۲	شیطان (جنت سے نکلنے وقت) اللہ تعالیٰ کو چیلنج کر آیا تھا کہ میں انسانوں کو ضرور بہکاؤں گا اور ان کو اُمیدیں دلاؤں گا اور ان کو سکھلاؤں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلیں۔ پس جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ صریح نقصان میں جائے گا۔	۴	۱۸	۴
۱۱۳	۳	(اسی چیلنج کی بنا پر) شیطان لوگوں کو وعدے دیتا ہے اور ان کو اُمیدیں دلاتا ہے اور اس کا وعدہ سوائے فریب کے کچھ نہیں۔	۵	۱۸	۴
۱۱۴	۴	(جو لوگ اس کے فریب میں آئیں گے) ان کا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور وہ وہاں سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔	۶	۱۸	۴
۱۱۵	۵	(ذرا سوچو تو یہی کہ) اس شخص سے بہتر طریقہ اور کس کا ہو سکتا ہے جس نے اپنی پیشانی اللہ کے حکموں پر رکھ دی اور وہ	۱۰	۱۸	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	نیک کاموں میں لگا ہوا ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر چلتا ہو جو ایک ہی طرف کے ہو گئے تھے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا غلیل بنایا تھا۔			
۷۱۶	۴۔ پس تم کو جو حکم ملا ہے اسی پر قائم رہو۔	۱۱	۱۰	۳
۷۱۷	۵۔ اور ظالموں کی طرف مت جھکو۔ ورنہ تم کو آگ مس کرے گی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا۔	۱۱	۱۰	۴
ف	اس سلسلے میں مندرجہ ذیل احادیث بھی ملاحظہ ہوں:-			
①	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-			
	”جو آدمی لباس یا دوسرے کاموں میں کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اسی قوم میں سے ہے“ (مسند احمد - ابوداؤد)			
②	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور فرمایا کہ: ”یہ لباس کافروں کا سلسلہ ہے تم نہ پہنو“ (مسلم)			
③	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں کسی ایسی چیز کو جس پر صلیب کی شکل بنی ہوتی تھی، توڑے یا کٹے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔ (ابوداؤد)			
④	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزح کی مانعت فرمائی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے والد) نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قزح کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا:- قزح کے معنی یہ ہیں کہ بچے کے سر کا کچھ حصہ منڈوا دیا جائے			

اور کچھ حصہ رہنے دیا جائے :

(مسلم)

### (۸) نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

① ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :-  
”جس کسی بندے نے نیا کپڑا خریدا اور اس کو پہن کر اللہ کی حمد بیان کی تو وہ کپڑا اس شخص کے زانو تک نہیں پہنچنے پاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو بخش دیتا ہے“

(ابن ابی الدنیا۔ بیہقی)

② حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا :-

”جس شخص نے کوئی نیا کپڑا پہنا اور حسب ذیل کلمات پڑھے تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں :-

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ  
مِّنِّي وَلَا قُوَّةَ“

(ترجمہ) ”سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری سعی اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا“

(ابوداؤد بطول)

(۳)

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو چاہیے اگر قدرت رکھتا ہو تو پرانے کپڑے خیرات کر دے اور نیا کپڑا پہنتے وقت یہ کلمات کہے :-  
 ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي“

”سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا جس سے ستر بھی ڈھانکنا ہوں اور اس زندگی میں اس سے زینت بھی حاصل کرتا ہوں۔ جو شخص نئے لباس کو تبدیل کرتے وقت یہ کلمات کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو زندگی اور موت کے بعد اپنی عنایت و حفاظت میں رکھے گا۔“  
 (ترمذی)





نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

## باب - دوستی کے اصول

### ۱- دوستی اور دشمنی محض اللہ کے لئے ہو

۱- مومنوں کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں سب سے زیادہ محبت ہوتے ہیں۔

۴۱۸

۲- ان کی شان کے شایاں نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفوں سے دوستی کریں چاہے وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا رشتے کننے کے اور لوگ ہوں۔

۴۱۹

۳- پس اسے ایمان والو! تم اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی رفیق مت بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابلے میں عزیز رکھتے ہوں۔ اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو کوئی ان کی رفاقت کرے گا بس وہی ظالم ہے۔

۴۲۰

۴- اس معاملے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ تمہارے سامنے ہے جب انھوں نے اپنی قوم سے اور ان کے معبودان باطل سے بیزاری کا اعلان کر دیا تھا کہ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔

۴۲۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۲	۵۔ اور (خوب کان کھول کر سن لو کہ) اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بھویاں اور برادری کنبے کے لوگ اور مال جو تمہارے کمائے ہیں تم کو زیادہ پیارے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تو اللہ کے حکم کا استظار کرو۔ اس سلسلے میں چند امادیں بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میرے لئے لوگوں سے محبت کیا کرتے تھے؟ آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔“ (مسلم بطولہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”قیامت کے دن عرش الہی کے سایہ میں سات قسم کے آدمی ہوں گے۔ ایک ان میں وہ لوگ ہیں جو آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے تھے۔“ (بخاری - مسلم بطولہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا :- ”جو شخص ایمان کی حقیقی لذت سے آشنا ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ کسی کو دوست نہ رکھے مگر اللہ کے لئے۔“ (حاکم) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- ”جس نے کسی کو دوست رکھا تو اللہ کے لئے،	۹	۳	۸
۱	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-			
۲	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-			
۳	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا :-			
۴	حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-			

دشمن رکھا تو اللہ کے لئے، کسی کو کچھ دیا تو اللہ کے لئے، نہ دیا تو اللہ کے لئے، اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا۔ قیامت کب ہوگی؟ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا۔ تیاری تو کچھ بھی نہیں کی، صرف اتنی بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا۔ ”قیامت میں ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔“ (بخاری۔ مسلم بطولہ)

۵

۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! ایک شخص کسی نیک آدمی سے اس کے نیک اعمال کے باعث محبت کرتا ہے مگر خود نیک اعمال ایسے نہیں کرتا جیسے اس نیک آدمی کے اعمال ہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ ”کچھ مضائقہ نہیں آدمی قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔“ (بخاری)

۳

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”اچھے بُرے دوست کی مثال ایسی ہے جیسے مشک والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔ مشک والے کے پاس ہمیشہ خوشبو ملتی ہے اور بھٹی والے کے پاس بیٹھنے والے کے کپڑے جل جلتے ہیں۔“ (بخاری۔ مسلم)

نمبر شمار	مضمون	عورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## ۲۔ کفار و مشرکین سے دوستی مت رکھو

۴۲۳	۱۔ اے مسلمانو! تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو بنا دوست مت بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صریح الزام تم پر قائم ہو جائے۔	۴	۲۱	۳
۴۲۴	۲۔ یہ لوگ تمہارے دین اور اذان کا مذاق اڑاتے ہیں۔	۵	۹	۲-۱
۴۲۵	۳۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان کے ذریعے تم کو عزت مل جائے گی (خوب سن لو کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ کے لئے ہے۔	۴	۲۰	۵
۴۲۶	۴۔ مسلمانوں کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنائیں۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔	۳	۳	۸
۴۲۷	۵۔ اگر تم نے کفار کا کہنا مانا تو وہ تم کو تمہارے دین سے مرتد کر دیں گے اور تم خسارے میں جا پڑو گے۔ تمہارا مددگار تو بس اللہ ہی ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ہے۔	۳	۱۶	۲-۱
۴۲۸	۶۔ کفار تو اللہ کے بھی دشمن ہیں اور تمہارے بھی۔ تم ان کی طرف مودت کا ہاتھ بڑھاتے ہو اور وہ دینِ حق سے کفر کرتے ہیں اور انھوں نے تم کو محض اس لئے تمہارے گمروں سے نکالا کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔	۶۰	۱	۱



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۲۹	۷۔ پس تم ایسے لوگوں سے دوستی مت کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا اور جو قیامت سے آس توڑ چکے اور بعثت سے بھی منکر ہیں۔	۴۰	۲	۷

### ۳۔ یہود و نصاریٰ کو بھی دوست مت بناؤ

۷۳۰	۱۔ یہودی اور نصرانی تم سے کبھی خوش نہ ہوں گے جب تک کہ تم ان کا دین اختیار نہ کر لو۔	۲	۱۴	۸
۷۳۱	۲۔ اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ ان ہی میں سے سمجھا جائے گا۔	۵	۸	۱
۷۳۲	۳۔ یہ لوگ تمہارے دین اور اذان کا مذاق اڑاتے ہیں۔	۵	۹	۲-۱
۷۳۳	۴۔ تم دیکھو گے کہ ان میں سے اکثر گناہ، ظلم اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں اور یہ بہت بُرے کام ہیں جو یہ کر رہے ہیں اور ان کے علماء اور درویش بھی ان کو گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے نہیں روکتے بہت ہی بُرے کام ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔	۵	۹	۷-۴
۷۳۴	۵۔ البتہ ان میں سے نصاریٰ مقابلہ مسلمانوں کے ساتھ محبت میں زیادہ قریب ہیں۔ کیونکہ ان میں عالم اور	۵	۱۱	۷-۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	درویش بھی ہیں اور یہ لوگ تکبر بھی نہیں کرتے اور قرآن کو سن کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھی آجاتے ہیں اور وہ ایمان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔			

ف: اس آخری آیت میں تجاشی شاہ حبشہ اور اس کے ساتھیوں کا ذکر ہے۔ حضرت علامہ عثمانیؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

”ان آیات میں اسی جماعت کا حال بیان فرمایا ہے، قیامت تک کے لئے کوئی خبر نہیں دی گئی کہ ہمیشہ عیسائیوں اور یہود و مشرکین وغیرہ کے تعلقات کی نوعیت اسلام و مسلمین کے ساتھ یہی رہے گی۔ آج جو لوگ عیسائی کہلاتے ہیں ان میں کتنے قسینین درمیان اور متواضع و منکسر المزاج ہیں اور کتنے ہیں جن کی آنکھوں سے کلام الہی سن کر آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ جب اقربہم مودۃ کی علت ہی جو ذلک بان منهم قسینین الخ سے بیان کی گئی، موجود نہیں تو معلول یعنی ”قرب مودت“ کیوں موجود ہوگا۔ بہر حال جو اوصاف مہر نبوی کے عیسائیوں اور یہود و مشرکین کے بیان ہوئے وہ جب کبھی اور جہاں کہیں جس مقدار میں موجود ہوں گے۔ اسی نسبت سے اسلام و مسلمین کی محبت و عداوت کو خیال کر لیا جائے۔“

۴۔ منافق اور فاسق و فاجر سے بھی دوستی مت رکھو

۱۳۵	۱۔ اے ایمان والو! تم ان لوگوں سے بھی دوستی مت رکھو جنہوں نے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور اذان کا مذاق	۵	۹	۲-۱
		۴	۸	۱۰

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

اڑاتے ہیں اور دنیا کی زندگی کے فریب میں آئے ہوئے ہیں، اچاہے وہ اہل کتاب میں سے ہوں یا کفار میں سے (اور چاہے وہ آج کل کے مدعی اسلام ہوں جو کلمہ پڑھ کر بھی دین کا مذاق اڑاتے ہیں) اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔

۴۳۶ ۲۔ جو دین کی باتوں کا مذاق اڑائیں، ان کے پاس بھی منت بیٹھو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) تم بھی ان ہی کے ساتھی سمجھے جاؤ گے۔

۴۳۷ ۳۔ اور اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لیکر آئے تو بلا تحقیق اس کا اعتبار نہ کرو، کہیں تم کسی قوم پر لاعلمی میں جا پڑو اور پھر تم کو اپنے کئے پر پچھاوا ہو۔

۴۳۸ ۴۔ منافق مرد و عورت سب کی ایک چال ہے۔ بُری باتیں سکھانا اور بھلی باتوں سے روکنا ان کا شیوہ ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنی ہٹھی بند رکھتے ہیں۔ انھوں نے اللہ کو بھلا رکھا ہے اور اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا ہے۔

### ۵۔ صحیح دوست کون ہیں ؟

۴۳۹ ۱۔ تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مومن ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں (یاد رکھو!)

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

جو کوئی اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو دوست رکھے تو (یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں اور) اللہ کی جماعت ہی غالب رہے گی۔

۴۰۔ ۲۔ مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔  
وہ نیک باتیں سکھاتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز کو قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔  
اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔

۴۱۔ ۳۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس تم اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کر دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔  
۴۲۔ ۴۔ کافر سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اگر تم (مسلمانوں کی رفاقت اختیار کر کے آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو گے تو زمین میں فساد مچا ہو جائے گا اور بڑی خرابی ہوگی۔

نوٹ: (تکلیف مولانا کے حوالے سے) اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین پر نہ لڑے ہوں اور تم کو تمہارے گمروں سے نہ نکالا ہو، بلکہ وہ تم کو صرف ان لوگوں کی دوستی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین پر لڑے ہوں اور تم کو تمہارے گمروں سے نکالا ہو یا تمہارے نکالنے میں شریک ہوئے ہوں۔ ایسے لوگوں سے جو کوئی دوستی کرے گا تو اس کا شمار ظالموں میں ہوگا۔ (۶۰/۲)



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## باب ۹۔ احکام متعلقہ حصص جسمانی

### ۱۔ دل و دماغ

#### (۱) ایمان اور جذبہ شکر

۱	۵	۲۳	۱۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو دل و دماغ عطا کئے تاکہ اس کی آیات تمزلیہ اور آیات تکوینیہ کو سمجھو اور اس کا شکر ادا کرو، مگر تم میں شکر گزار بہت کم ہیں۔	۴۴
۹	۲	۶۷	۲۔ تم کو چاہیے کہ اللہ پر بن دیکھے ایمان لے آؤ۔ سابقہ کتابوں اور قرآن پر ایمان لے آؤ اور آخرت کا یقین کرو تاکہ تم متقی بن کر قرآن سے ہدایت حاصل کر سکو۔	۴۴
۴-۱	۱	۲		

#### (۲) خوف

۲	۱	۸	۱۔ مومن (کامل) تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب ڈرجائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ اپنے رب پر توکل کریں۔	۴۵
---	---	---	--	----

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۷۶	۲۔ پس تم لوگوں سے مت ڈرو۔ بلکہ اللہ سے ڈرو تاکہ وہ تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دے اور تم ہدایت پانا جاؤ۔	۲	۱۸	۳
۴۷۷	۳۔ اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (زندگی اس طرح گزارو کہ تمہارا خاتمہ اسلام پر ہو جائے۔)	۳	۱۱	۱
۴۷۸	۴۔ اللہ سے اپنی طاقت بھر ڈرو۔ اس کی باتوں کو سنو اور مانو۔	۴۷	۲	۶
۴۷۹	۵۔ شیطان تم کو اپنے ساتھیوں سے ڈراتا ہے۔ تم ان سے مت ڈرو بلکہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔	۳	۱۸	۴

### (۳) ہمت اور صبر

۴۵۰	۱۔ مصیبتوں میں صبر کرو۔	۲	۲۲	۱
۴۵۱	۲۔ لوگوں کے کار و فریب پر تنگ دل نہ ہوا و نہ غم کھاؤ۔ بلکہ صبر کرو۔	۱۶	۱۶	۸-۹
۴۵۲	۳۔ مصیبت میں صبر کرنا ہمت کے کاموں میں سے ہے۔	۳۱	۲	۶

### (۴) تکبر و استکبار۔ احتال و تفاخر

۴۵۳	۱۔ اللہ تعالیٰ غمّال (اتمانے والے) اور مخور (دشمنی غورے) کو پسند نہیں کرتا۔	۴	۶	۳
		۳۱	۲	۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۴۵۴	۲۔ ہر متکبر اور سرکش دل پر اللہ تعالیٰ ہر کر دیتا ہے۔	۴۰	۴	۸
۴۵۵	۳۔ اور متکبروں کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے۔	۱۶	۴	۴
		۳۹	۶	۸
		۳۹	۸	۲
		۴۰	۸	۸
۴۵۶	۴۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے قلوب منکر ہیں اور وہ لوگ متکبر ہیں۔	۱۶	۳	۱
۴۵۷	۵۔ اللہ تعالیٰ متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔	۱۶	۳	۲
۴۵۸	۶۔ جو شخص اللہ کی آیتوں کو سن کر متکبر ہو کر پیٹھ پھیرے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں اور گویا کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں، اس کو دردناک عذاب کی تباہت دیدو۔	۳۱	۱	۷
		۴۵	۱	۸

ف: متکبر اس کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو بڑا سمجھے۔ یہ دل سے ہوتا ہے۔ اور متکبر وہ ہے جو اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرے۔ اس کا اظہار دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک، تو افعال سے اور دوسرے اقوال سے۔ جب تکبر کا اظہار افعال اور چال وصال سے ہو تو اس آدمی کو غمخاں کہتے ہیں۔ اور جب زبان سے بھی ظاہر ہونے لگے تو ایسے آدمی کو فخور کہتے ہیں۔

### (۵) غصہ، سخت دلی اور تند خوئی

۴۵۹	۱۔ غصے کو پی جاؤ اور لوگوں کو ان کے قصور معاف کر دیا کرو۔	۳	۱۴	۵
-----	---	---	----	---

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۰	۲۔ سخت دل اور تند خومت بنو ورنہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے۔	۳	۱۷	۴
(۴) بدگمانی اور تجسس				
۷۱	۱۔ بدگمانی سے بچو۔ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔	۴۹	۲	۲
۷۲	۲۔ اور تجسس مت کرو (یعنی ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولو)۔	۴۹	۲	۲
(۷) تذکر				
۷۳	۱۔ لوگوں کو چاہیے کہ قرآن میں تذکر (غور و فکر) کریں۔	۴	۱۱	۶
۷۴	۲۔ جو لوگ اپنے قلوب سے سمجھتے نہیں وہ جانور ہیں۔ بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں (کیونکہ جانور اپنے مالک کی فرماں برداری تو کرتے ہیں)۔	۷	۲۲	۸
۷۵	۳۔ (ان کو یہ خبر نہیں کہ) دل سے بھی جواب طلبی ہوگی۔	۱۷	۴	۶
۷۶	۴۔ ان کو چاہیے کہ اپنے جی میں دھیان کریں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ان کے درمیانی چیزوں کو حق کے ساتھ (یعنی کسی مقصد سے) بنالیا ہے اور یہ تمام کارخانہ ایک مدت تفرہ تک کیلئے ہے۔	۳۰	۱	۸



مضمون

نمبر شمار

آیت

سورت

رکوع

## (۸) خشوع و رقت قلب

۴۷۷۔ ۱۔ مومنوں کی تو یہ شان ہونی چاہیے کہ جب ان کے سامنے

اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب ڈرجائیں اور جب

ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کے ایمان

میں اضافہ ہو اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کریں۔

۴۷۸۔ ۲۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے تو قرآن سن کر

رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی کھالیں اور قلوب

اللہ کی یاد کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔ بس یہی اللہ کی ہدایت ہے۔ وہ جسے

چاہے عطا فرمائے۔

۴۷۹۔ ۳۔ کیا ابھی ایمان داروں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان پر جو

سچا دین اتر رہا ہے۔ اس سے ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے

گرا گرائیں اور وہ اہل کتاب کی طرح نہ ہو جائیں کہ جن پر

مدت دراز ہو گئی تھی، پھر ان کے قلوب سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہو گئے۔

## (۹) اطمینان قلبی

۴۸۰۔ ۱۔ مومنوں کی تو شان ہی یہ ہوتی ہے کہ ان کے قلوب ذکر الہی

سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ خوب غور سے سن لو! اللہ کی

یاد ہی سے قلوب کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۷۱	۲۔ پس تم کو چاہیے کہ اپنے رب کو اپنے دل میں گڑ گڑاتے اور	۷	۲۲	۱۷
	ڈرتے ہوئے آہستہ آواز کے ساتھ صبح و شام (بالخصوص اور			
	باقی اوقات میں بالعموم) یاد کیا کرو اور اس سے غافل نہ ہو۔			
۷۷۲	۳۔ یقیناً وہ شخص فلاح یافتہ ہے جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ	۹۱	۱	۹-۱۰
	کر لیا اور وہ شخص نامراد ہے جس نے اس کو خاک میں ملا چھوڑا۔			
ف	نفس کا سنوارنا اور پاک کرنا یہ ہے کہ قوت شہویہ اور قوت غضبیہ کو عقل کے تابع کرے			
	اور عقل کو شریعت اسلامیہ کا تابع رہائے تاکہ روح اور قلب دونوں تجلی			
	الہی کی روشنی سے منور ہو جائیں۔ (حواشی عثمانی ج			

## ۲۔ کان

### (۱) سماعت اور احسان خداوندی

۷۷۳	۱۔ اللہ نے تم کو سماعت دی ہے کہ تم اس کی آیات تنزیلیہ	۲۳	۵	۱
	کو سنو) لیکن تم میں سے شکر گزار بہت کم ہیں۔	۴۷	۲	

### (۲) نہ سننے والوں کا حال

۷۷۴	۱۔ جو لوگ اپنے کانوں سے (حق بات) نہیں سنتے وہ جانوروں	۷	۲۲	۸
	کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔			

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۷۷	۲۔ جو شخص اللہ کی آیتوں کو سن کر تکبر اور ضد سے پیچھے پھیرتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں اور گویا کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں اس کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔	۳۱	۷
۷۸	۳۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں کو سن کر ایمان لانے کی بجائے انکار کرتے ہیں، اُن کے کانوں میں لچھ ہے۔ اور ان کے کان ان کے کسی بھی معرف کے نہیں ہیں۔	۴۵	۸
۷۹	۱۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموش ہو کر سُنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔	۲۴	۱۶
۸۰	۲۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور سن کر مت پھرو۔	۳	۱
۸۱	۳۔ اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے زبان سے تو کہہ دیا کہ ہم نے سُن لیا اور حقیقت میں وہ (توجہ سے) سنتے نہیں ہیں۔	۸	۲
۸۲	۴۔ خوب یاد رکھو کہ تمام جانداروں میں اللہ کے نزدیک بدترین وہ لوگ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے۔	۸	۳

### (۳) توجہ سے سُنو

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۸۱	۱۔ اللہ کے بندے تو وہ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی باتیں سوچ جائی جائیں تو ان پر پہرے ہو کر نہیں گرتے۔	۲۵	۶	۱۳
۷۸۲	۲۔ جن بات کا علم نہ ہو، اس کے پیچھے مت پڑو۔ کانوں سے بھی جواب طلبی ہوگی۔	۱۷	۲	۶
.....				
<b>(۴) سرگوشی</b>				
۷۸۳	۱۔ کان پھوسی کرنا منع ہے۔ اور پھر کان پھوسی میں گناہ، سرگوشی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے مشورے کرنا اور بھی بڑا ہے (اس لئے اس سے بچو)	۵۸	۲	۳۰۲
.....				
<b>(۵) عبرت</b>				
۷۸۴	۱۔ زمین میں پھر کر اپنے کانوں سے (سابقہ لوگوں کی باتیں) سُنو اور عبرت حاصل کرو۔	۲۲	۶	۸
۷۸۵	۲۔ سابقہ قوموں کی ہلاکت میں اس شخص کے لئے سوچنے کا مقام ہے جو دل لگا کر کان دھرے (اور بات کو سن کر اس میں غور کرے)۔	۵۰	۳	۸



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۷۸۶	۳۔ (قیامت کے دن دوزخی پچھا کر نہیں گئے) کاش! ہم سنتے تو دوزخیوں میں سے نہ ہوتے۔	۹۷	۱۰

## ۳۔ آنکھیں

### (۱) بینائی اور احسانِ خداوندی

۷۸۷	۱۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو آنکھیں دیں (تا کہ تم اس کی آیاتِ تکوینیہ اور آیاتِ تنزیلیہ کو دیکھ کر اس پر ایمان لاؤ اور اس کا شکر ادا کرو) مگر تم میں شکر گزار بہت کم ہیں۔	۲۳	۵	۱
۷۸۸	۲۔ اللہ ہی نے تو تم کو بینائی دی ہے مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو۔	۹۷	۲	۹
۷۸۹	۳۔ بھلا بتاؤ تو یہی! کیا اللہ نے تم کو دوا آنکھیں نہیں دیں؟	۹۰	۱	۸

### (۲) نہ دیکھنے والوں کا حال

۷۹۰	۱۔ جو لوگ اپنی آنکھوں سے (حق کو) نہیں دیکھتے وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔	۷	۲۲	۸
۷۹۱	۲۔ زمین و آسمان میں کتنی نشانیاں ہیں جن پر تمہارا گذر	۱۲	۱۳	۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۹۲	ہوتا ہے اور تم ان سے اعراض کرتے ہو (ان میں خود کے اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے)	۴۱	۵	۳
۷۹۳	۳۔ جو لوگ (ان نشانیوں کو دیکھ کر) ایمان نہیں لاتے، قرآن ان کے حق میں اندھا پا ہے۔ ۴۔ اور جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کی آنکھیں بھی ان کے کام نہیں آئیں۔	۴۶	۳	۶

### (۳) آنکھوں کا غلط استعمال

۷۹۴	۱۔ تم اپنی آنکھوں کو ان قسم قسم کی چیزوں کی طرف مت پسارو جو اللہ تعالیٰ نے ان کافروں اور مختلف قسم کے لوگوں کو دنیا کی زندگی کی رونق بنا کر برتنے کو دی ہیں کہ ان کے ذریعے ان کی آزمائش کرے۔ اور ان پر عملگین مت ہو۔	۱۵	۶	۹
۷۹۵	۲۔ جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔ آنکھوں سے بھی جواب طلبی ہوگی۔	۱۷	۶	۶

### (۴) آنکھوں کا صحیح استعمال

۷۹۶	۱۔ مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھائیں اور اپنی شرم نگاہوں کی حفاظت کریں۔	۲۴	۴	۴
-----	--	----	---	---

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۷۹۷	۲۔ مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنی زینت دوسروں کو نہ دکھاتی پھریں، بلکہ اپنے گھروں میں رکھی رہیں۔	۲۴	۴	۵
۷۹۸	۳۔ اللہ کے بندے تو وہ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی باتیں سوجھائی جائیں تو ان پر اندھے ہو کر نہیں گرتے۔	۲۵	۶	۱۳
۷۹۹	۴۔ (ذرا تم اوپر کی طرف نظر پھرا کر تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے سات آسمان تہ بہ تہ بنائے۔ کیا رحمان کے بنانے میں تم کو کوئی فرق نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ اپنی نظر کو پھراؤ، کیا کہیں کوئی شکاف نظر آتا ہے؟ پھر لوٹا کر نگاہ کو دوبارہ پھراؤ تمہاری نگاہ عاجز ہو کر اور تھک کر واپس لوٹ آئے گی لیکن اس میں کوئی نقص نہ نکال سکے گی۔	۶۷	۱	۴۳
۸۰۰	۵۔ کیا تم اپنے اوپر اڑنے والے پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پر کھولے ہوئے اور پر جھپکتے ہوئے اڑتے ہیں۔ ان کو رحمان ہی نے تو تمام رکھا ہے جس کی نگاہ میں ہر چیز ہے۔	۶۷	۲	۵
۸۰۱	۶۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کو دیکھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اوپر سے پانی برسایا، پھر زمین کو بچاڑا، پھر اس میں راج آگایا اور انگوڑا ترکاری، کھجوریں، گھنے باغات، میوے اور گھاس تمہارے اور تمہارے جانوروں کے کام چلانے کو پیدا کئے۔	۵۶	۴	۲۹-۲۵
		۸۰	۱	۳۲-۲۷

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۰۲	۷۔ کیا تم اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اس کو کیسے بنایا اور آسمان کو کہ اُسے کیسے بلند کیا اور پہاڑوں کو کہ انھیں کیسے گاڑ دیا اور زمین کو کہ کیسے بچھا دی؟	۸۸	۱	۲۰-۱۷
۸۰۳	۸۔ کیا تم پانی کو نہیں دیکھتے جو تم پیتے ہو؟ کیا بادل میں سے تم نے اس کو اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری بنادیں (کہ تم پی بھی نہ سکو) پھر تم کیوں احسان نہیں ملتے؟	۵۶	۲	۳۲-۳۰
۸۰۴	۹۔ بھلا آگ کو تو دیکھو کہ جسے تم سلگاتے ہو۔ کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟ ہم ہی نے تو وہ درخت تم کو یاد دلانے اور تمہارے برتنے کو بنایا ہے۔	۵۶	۲	۳۵-۳۳
۸۰۵	۱۰۔ پس تم (ان تمام نشانیوں کو دیکھ کر) اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بڑا ہے۔	۵۶	۲	۳۶

### (۵) عبرت

۸۰۴	۱۔ زمین میں چل پھر کر پیہیروں کی تکذیب کرنے والوں کا حشر دیکھو۔	۶	۲	۱
۸۰۷	۲۔ سابقہ قوموں کے کھنڈرات سے عبرت حاصل کرو۔ یہ کچھ تم دیکھتے ہو۔ تمہاری آنکھیں تو اندھی نہیں ہیں بلکہ وہ دل اندھے ہو گئے ہیں۔ سلیموں میں ہیں۔	۲۲	۶	۸



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	۴۔ منہ			
	(۱) کیا کھاؤ			
۸۰۸	۱۔ اللہ کی دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اس کا شکر کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔	۲	۲۱	۱
		۲	۲۱	۵
		۵	۱۲	۲
۸۰۹	۲۔ اللہ کی نعمتوں کا شکو کرو اگر تم اس کے بندے ہو۔	۱۴	۱۵	۴
۸۱۰	۳۔ سب سینہ بروں کو اور پھر ان کے ذریعے ان کی امتوں کو بھی ایسی حکم تھا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔	۲۳	۴	۱
۸۱۱	۴۔ کھانے پینے میں اسراف مت کرو۔ ایسے لوگوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔	۷	۳	۶
۸۱۲	۵۔ کافروں کی طرح مت کھاؤ کہ ان کا کھانا ایسا ہے جیسے جانور کھاتے ہیں۔ کہ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں، جو سامنے آیا کھا گئے۔	۴۷	۲	۱
	(۲) کیا نہ کھاؤ			
۸۱۳	۱۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ اور نہ اس طرح پر کہ عداوتوں میں دعوے کر کے غلط طریقے سے اپنے حق میں فیصلے کر اگر ظلم کے ساتھ دوسروں کا مال کھا جاؤ۔	۲	۲۳	۶
		۴	۵	۴

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۱۳	۱۔ یتیموں کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ۔ یہ بہت بڑا اوبال ہے۔	۴	۱	۲
۸۱۵	۳۔ جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے بیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ یتیم کے مال کے تو قریب بھی مت جاؤ سوائے احسن طریقے کے، حتیٰ کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں۔	۹	۱۹	۲
۸۱۴	۴۔ شراب، جو آ اور فال کے تیر شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔	۱۲	۱۲	۴
۸۱۷	۵۔ شراب ادا دھوئے کے ذریعے تو شیطان تم میں بغض و عداوت ڈالنا چاہتا ہے اور تم کو ذکر خداوندی ادا نماز سے روکنا چاہتا ہے۔ کیا تم اب بھی باز نہ آؤ گے؟	۱۲	۱۲	۵
۸۱۸	۶۔ یاد رکھو! گندی اور پاکیزہ چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں چاہے گندی چیزوں کی کثرت تم کو بھلی ہی معلوم ہو۔	۱۳	۱۳	۷
ف	حلال و حرام کی تفصیل کے لئے "باب کھانا پینا" ملاحظہ ہو۔			

## (۳) چہرہ

۸۱۹	۱۔ اپنے گال (رخسار) لوگوں کی طرف (طنز یا تکبر سے) مت پھلاؤ۔	۳۱	۲	۷
۸۲۰	۲۔ اپنے چہرے کو دین حنیف اور دین قیسم پر سیدھا کرلو۔	۱۰	۱۱	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور شرکوں میں سے مت بنو۔	۳۰	۴	۳
		۳۰	۵	۴
۸۲۱	۳۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کی نشانیاں تو یہ ہیں کہ وہ کافروں کے مقابلے میں سخت اور آپس میں نرم دل ہوتے ہیں۔ تم ان کو رکوع و سجود کرتے ہوئے اور اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی تلاش کرتے ہوئے دیکھو گے۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر نشان ہوں گے۔ ان کی یہ شان تو ریت میں بھی درج ہے اور ان کی یہ شان انجیل میں بھی مذکور ہے۔	۲۸	۴	۳

## ۵۔ زبان

### (۱) گویائی اور احسان خداوندی

۸۲۲	۱۔ رحمان نے انسان کو پیدا کر کے بات کرنا اور قرآن سکھایا۔	۵۵	۱	۱-۲
۸۲۳	۲۔ اور بات کرنے کے لئے انسان کو زبان اور دو ہونٹ عطا فرمائے۔	۹۰	۱	۹

### (۳) زبان کے آداب

۸۲۴	۱۔ جو لفظ بھی تم زبان سے نکالتے ہو، اللہ کے مقرر کردہ فرشتے اس کو لکھتے رہتے ہیں (اس لئے بہت سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہیے)۔	۵۰	۲	۳
-----	---	----	---	---

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۲۵	۲۔ تم بات کو چسپا کر کرو چاہے ظاہر کر کے کرو۔ اللہ تعالیٰ تو جی کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔	۶۷	۱	۱۳
الف۔ لب و لہجہ				
۸۲۶	۳۔ اپنی آواز کو پست رکھو۔ سب سے رومی آواز تو گدھے کی آواز ہے۔	۳۱	۲	۸
۸۲۷	۴۔ سوائے مظلوم کے کسی کو مناسب نہیں کہ بات چلا کر کہے یا کسی کی بڑائی کو ظاہر کرے۔	۴	۲۱	۷
۸۲۸	۵۔ اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔	۲۴	۹	۲
۸۲۹	۶۔ اپنے بڑوں کے سامنے بات چیت میں بھی سبقت مت کرو اور ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھو۔	۴۹	۱	۳-۱
۸۳۰	۷۔ جب کسی سے ملنے جاؤ تو مکان کے پرے ہی سے چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ صاحب خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو۔	۴۹	۱	۵-۴
۸۳۱	۸۔ عورتوں کو چاہیے کہ اگر کسی غیر مردوں سے بات کرنے کا اتفاق ہو تو نرم اور دلکش لہجے میں کلام نہ کریں۔	۳۳	۴	۵
ف: احکام متذکرہ بالا قرآن کریم میں جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور ہم آپ کی ازواج مطہرات کے لئے مذکور ہیں۔ یہاں پر ان کا ذکر استنباط احکام کے درجے میں کیا گیا ہے۔				



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکعت	آیت
	<b>ب۔ معقولیت</b>			
۸۳۲	۹۔ لوگوں سے اچھی باتیں کہو۔	۲	۱۰	۱
۸۳۳	۱۰۔ زبان کو موڑ (طنزیہ و تکبرانہ انداز میں دور رکھی)	۲	۱۳	۱
	بات مستکرو۔ ایسا کرنا تو یہودیوں کا شیوہ ہے۔	۲	۷	۲
۸۳۴	۱۱۔ رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں (غرض سب)	۲	۱	۸
	معقولیت سے بات کرو۔			
۸۳۵	۱۲۔ دوسروں کو جواب میں ایسی بات کہو جو ان کی بات سے بہتر ہو۔ پھر تم دیکھ لو گے کہ تم میں اور تمہارے دشمن میں بھی ایسے تعلقات قائم ہو جائیں گے کہ گویا وہ تمہارا گہرا دوست ہے۔ لیکن یہ بات صبر کرنے والوں اور نصیبے والوں کو ملتی ہے۔	۲۱	۵	۲-۲
	<b>ج۔ انکساری</b>			
۸۳۶	۱۳۔ اپنے آپ کو پاکیزہ مت کہو۔	۲	۷	۷
۸۳۷	۱۴۔ اگر تم سے کوئی گناہ کی بات یا بڑا کام سرزد ہو جائے تو اس پر ہانڈو نہیں۔	۳	۱۳	۶
۸۳۸	۱۵۔ یتیم کو مت دباؤ۔ سائل کو مت جھڑکنا اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو۔	۹۳	۱	۱۱-۹

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## ۵۔ جہلا سے کام

۸۳۹۔ اگر باہل تم سے بات چیت کریں تو ان کو (دفعہ کر) سلام کہہ دو۔

## ۶۔ پختہ بات

۸۴۰۔ اللہ سے ڈرو اور پختہ اور سیدھی بات کہو۔

۸۴۱۔ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو اس دنیا میں اور آخرت

میں بھی پختہ بات سے قوت دیتا ہے۔

## ۷۔ محتاط گفتگو

۸۴۲۔ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ایسی بات بیکار کریں

جو بہتر ہو۔ بے شک شیطان تم میں جھڑپ کرا دیتا ہے

اور شیطان انسان کا مرجع دشمن ہے۔

مزید تفصیل کے لئے "باب اخلاق" کے عنوانات مکارم اخلاق اور

معارف اخلاق ملاحظہ ہوں۔

## ۶۔ باتھ

(۱) اِنْفَاقٌ فِی سَبِيلِ اللّٰہِ

۸۴۳۔ اللہ کے دئے میں سے اس کا وہ خرچ کرو۔

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۴۷	۲۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو (اور خرچ سے گریز کر کے) اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔	۲	۲۴	۷
۸۴۵	۳۔ خوشی اور تکلیف ہر حال میں اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔	۳	۱۴	۵
۸۴۶	۴۔ بخل مت کرو۔ بخل کر کے بچایا ہوا مال قیامت کے دن طوق بنا کر بخیل کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔	۳	۱۸	۹
۸۴۷	۵۔ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان و زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔ (یعنی یہ تمام مال و دولت تمہارے مرنے کے بعد اللہ ہی کے قبضے میں آئے گی)۔	۵۷	۱	۱۰

## (۲) کفایت شعاری

۸۴۸	۱۔ (خرچ کرتے وقت) نہ تو (ایسا بخل کرو کہ) اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ لو اور نہ (ایسی فضول خرچی کرو کہ) اس کو پورا کھول دو۔ ورنہ تم ملامت زدہ اور حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہو گے۔	۱۷	۳	۷
۸۴۹	۲۔ (اور یاد رکھو کہ) بخل کر کے بچایا ہوا مال قیامت کے دن طوق بنا کر تمہاری گردنوں میں ڈال دیا جائے گا اور اس کو گرم کر کے تمہارے ماتھے اور کروٹیں اور پیشیں داغ دی جائیں گی اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ مال جو تم نے جمع کر کے رکھا تھا۔	۳	۱۸	۹
		۹	۵	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۸۵۰	۳۔ اور نہ بے جا اڑاؤ ورنہ تم شیطان کے بھائی قرار دئے جاؤ گے۔	۱۷	۳	۵-۲۷
۸۵۱	۴۔ اللہ کے بندوں کی تو شان یہ ہونی چاہئے کہ جب وہ خرچ کریں تو نہ تو بے جا اڑائیں اور نہ تنگی کریں بلکہ اس کے درمیان کی راہ اختیار کریں۔	۲۵	۴	۷
(۳) ماپ تول				
۸۵۲	۱۔ ماپ اور تول کے پیمانے صحیح رکھو اور لوگوں کو چیزیں کم مت دو۔	۴	۱۹	۲
		۷	۱۱	۹
		۱۱	۸	۲-۱۱
۸۵۳	۲۔ جب ماپو تو پورا ماپو اور جب تولو تو سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ یہ سچی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہوگا اور فضا میں بارگشت بھی اچھی ہوگی۔	۱۷	۲	۵
۸۵۴	۳۔ ترازو میں سرکشی مت کرو اور انصاف کے ساتھ تولو اور تول کو کم مت کرو۔	۵۵	۱	۹-۸
۸۵۵	۴۔ اپنے کا پیمانہ پورا بھر کر دواؤ دوسروں کو نقصان دینے والے مت بنو۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولو اور لوگوں کو چیزیں گھٹا کر مت دو اور اس طرح ملک میں فساد پھیلانے کی سعی مت کرو۔	۲۶	۱۰	۸-۶



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۸۵۶	۵۔ (اوپر یاد رکھو کہ) کم تو لے والوں کے لئے تباہی ہے جو لوگوں سے لیتے وقت تو پیادہ بھر کر لیتے ہیں اور دوسروں کو پا پاتول کر دیتے ہیں تو کم کر کے دیتے ہیں۔ کیا ان کو دھیان نہیں کہ قیامت کے برے دن اٹھنا ہے جس دن کہ لوگ عالمین کے سامنے (حاکم بنا کیے) آئیں گے۔	۸۳	۱-۶

## (۴) قتل و غارت

۸۵۷	۱۔ آپس میں ایک دوسرے کا خون مت بہاؤ اور نہ لگو	۲	۱۰	۲
۸۵۸	۲۔ کسی کو ناحق قتل مت کرو۔	۴	۱۹	۱
۸۵۹	۳۔ اور جس جان کا مار ڈالنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو ناحق قتل مت کرو۔ اور یاد رکھو کہ جو کوئی ظلم سے قتل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے وارث کو زور دیا ہے اور اس کی مدد کی جائے گی۔ پس تم قتل میں حد سے تجاوز مت کرو۔	۱۷	۲	۳

## ۴۔ پاؤں

### (۱) چال

۸۶۰	۱۔ زمین پر اگر کر مت چلو۔	۳۱	۲	۷
-----	---------------------------	----	---	---

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۸۴۱	۲۔ اگر کر چلنے سے نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ بلندی میں پھاڑوں کے برابر پہنچ سکتے ہو۔	۱۴	۴
۸۴۲	۳۔ پس تم اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔	۳۱	۲
۸۴۳	۴۔ مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنا پاؤں زمین پر مار کر نہ طہیں کہ جس سے ان کی زینت کا اٹھار ہو۔	۳۳	۴
۸۴۴	۵۔ اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر اپنے پاؤں چلتے ہیں۔	۲۵	۶
۸۴۵	۶۔ اور جب ان کا لنگر غریبات کے پاس سے ہوتا ہے تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔	۲۵	۶
۸۴۶	۷۔ تم کو چاہیے کہ شیطان کے نقش قدم پر مت چلو جو تمہارا صریح دشمن ہے۔	۲	۲۱

## (۲) مساجد کی طرف چلنا

۸۴۷	۱۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن رہا انھوں نے اور باقی نمازیں کیلئے بالوم (نماز کیلئے پکارا جائے تو فوراً خریج ہو کہ چھوڑ کر ذکر الہی کے لئے (مساجد کی طرف) سی کیے آؤ۔	۶۲	۲
۸۴۸	۲۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پھر زمین میں تشریف ہو جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔	۶۲	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

## (۳) جہاد کرنے اور دین سیکھنے کے لئے نکلنا

۸۴۹ ۱۔ اے ایمان والو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر گرے جاتے ہو۔ } ۹ | ۶ | ۲-۱  
کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا نفع تو بہت قلیل ہے۔ دیکھو! اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو دردناک عذاب دے گا۔ تمہاری بجائے دوسری قوم بدل دے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

۸۵۰ ۲۔ اگر تم ایسے نہیں ہو کہ سب کے سب کوچ کرو تو ایسا } ۹ | ۱۵ | ۲۷  
کیوں نہیں کرتے کہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ وہ دین میں بھرپور کریں۔ اور پھر وہ اپنی قوم کے پاس واپس آ کر ان کو اپنے علوم و تجربات سے آگاہ کریں تاکہ وہ بچتے رہیں۔

## ۸۔ پشت اور کروٹیں

### (۱) احکام الہی کو پس پشت ڈالنا

۸۴۱ ۱۔ بنی اسرائیل نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ } ۲ | ۱۳ | ۵  
۸۴۲ ۲۔ اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ } ۸ | ۳ | ۱

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	اور ان کے احکام کو سن کر ان سے مت پھرو۔			

## (۲) میدان جنگ میں پیٹھ پھینا

۵	۲	۸	۱۔ اے ایمان والو! جب تم کفار سے میدان جنگ میں بیٹھو تو پیٹھ مت پھرو۔	۸۷۳
۶	۲	۸	۲۔ جو کوئی اس دن ان سے پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ کا غضب لیکھ لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا، سوائے اس شخص کے جو جنگی چال کیلئے یا اپنی (پچھڑی ہوئی) فوج سے ملنے کے لئے لوٹے۔	۸۷۴

## (۳) کروشی

۳	۱۵	۴	۱۔ نماز سے فارغ ہو کر جس وقت اپنی گردنوں پر لیٹو، اس وقت بھی اللہ کو یاد کرو۔	۸۷۵
۲	۲۰	۳	۲۔ ایسا کرنا حکمزدوں کا شیوہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔	۸۷۶
۵	۲	۳۲	۳۔ اور (رات کے وقت) اپنی گردنوں کو اپنی خوابوں سے الگ کیے خون اور طبع کے ساتھ اپنے رب کو پکارو۔	۸۷۷



نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
-----------	-------	------	-----

## ۹۔ حصہ مستورہ

### (۱) تعلقاتِ زوجیت

۱۰۷۸	۱۔ اللہ تعالیٰ کا کتاب بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا	۷	۲۴	۱
	تمہاری نسل سے پیدا کیا کہ تم اس کی لذت سکون پکڑو۔	۴۲	۲	۲
۱۰۷۹	۲۔ اور دونوں میں پیار و محبت ڈال دی کہ چین سے رہو۔	۳۰	۳	۲
۱۰۸۰	۳۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کے لئے لباس (کی طرح) بنایا۔	۲	۲۴	۵
۱۰۸۱	۴۔ اس سلسلے کو مرد و عورت طریقے سے جاری کرنے کے لئے بنایا			
	اور سرسراں بنائے۔	۲۵	۸	۱۰
۱۰۸۲	۵۔ اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے میٹھا اور پستہ پیدا کئے۔	۱۶	۱۰	۲
۱۰۸۳	۶۔ پھر ایک دوسرے کی پہچان کے لئے تمہارے خاندان			
	اور قبیلے بنا دئے۔	۴۹	۲	۳
۱۰۸۴	۷۔ تمہاری آسمانی کے لئے وہ رشتے بالتفصیل قرآن میں بیان	۲	۲	۳۱
	فرما دئے کہ جن سے تم نکاح کر سکتے ہو یا جن سے نہیں کر سکتے			
۱۰۸۵	۸۔ اور صاف صاف بتا دیا کہ نکاح سے تمہارا مقصد متی کلام	۲	۲	۲-۲
	نہ ہو بلکہ مرد و عورت طریقے سے میاں بیوی بن کر رہنا ہو۔			
۱۰۸۶	۹۔ ان تمام باتوں کے باوجود اگر تم کوئی اور طریقہ اختیار کرو	۱۲	۱	۷-۵

تو پھر خود ہی تباہ کر اس سے زیادہ سرکشی اور ملامت کی بات اور کیا ہوگی!!

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
	(۲) زنا اور بے حیائی		
۸۸۷	۱۔ اب تم کو چاہیے کہ بے حیائی کے قریب بھی مت جاؤ چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔	۴	۱۹
۸۸۸	۲۔ زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ یہ بہت بڑی بے حیائی اور بڑی راہ ہے۔	۱۷	۴
۸۸۹	۳۔ اللہ کے نیک بندے تو وہ ہیں جو زنا نہیں کرتے،	۲۵	۴
۸۹۰	۴۔ اور اپنی بیویوں اور باندیوں کے علاوہ اپنا شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔	۲۳	۱
	(۳) لواطت		
۸۹۱	۱۔ یہ کیسی بڑی بات ہے کہ تم مردوں کو مجھڑ کر مردوں سے اپنی خواہشات کو پورا کرو۔ اس سے زیادہ سرکشی اور کیا ہوگی۔	۷	۱۰
		۲۶	۹
		۲۷	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

# باب - متفرق

## ۱- علم

۸۹۲	۱- صحیح معنوں میں علم وہ ہے جو (انسان کے دل میں) اللہ کا لہ پیدا کر دے۔	۵۳	۲	۲
۸۹۳	۲- پختہ علم رکھنے والے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر یقین رکھتے ہیں۔	۳	۱۱	۶
۸۹۴	۳- قرآن کی آیتیں ان کے سینوں میں رہتی ہیں۔	۲۹	۵	۵
۸۹۵	۴- اور وہ قرآن کو سن کر عاجزی کے ساتھ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔	۱۶	۱۲	۷
۸۹۶	۵- جو لوگ ایمان لا کر علم حاصل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔	۵۸	۲	۵
۸۹۷	۶- اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کا مبلغ علم محض ظن ہوتا ہے۔	۵۳	۲	۵-۲
۸۹۸	۷- اور وہ اسی ظن کی بنا پر بغیر علم کے لوگوں کو ہلکے پرتے ہیں،	۶	۱۲	۹
۸۹۹	۸- بغیر علم کے اللہ کی باتوں میں جھگڑتے ہیں، ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور ہر شیطان مکرش کے پیچھے لگ کر اپنے ساتھیوں کو بہکا کر دوزخ کے عذاب کا مستحق بناتے رہتے ہیں۔	۲۲	۱	۳۳
		۳۱	۱	۶

نمبر شمار	مضمون	سورت	آیت
۹۰۰	۹۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کردہ باتوں پر چلو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے آبا و اجداد کے نقش قدم پر چلیں گے۔	۳۱	۳-۱
۹۰۱	۱۰۔ وہ خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں (اور) یادِ وجودِ علم نہ ہونے کے وہ اپنے آپ کو علم والا سمجھتے ہیں۔ گویا اس طرح سے ان کا بہکنا علم کی بنا پر ہوتا ہے ان کے کانوں اور دلوں پر ہر کردی جاتی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔	۴۵	۲
۹۰۲	۱۱۔ (تم ہی بتاؤ کہ) ایسے شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو بغیر علم کے لوگوں کو ہیکانا پھرے۔	۶	۱۴
۹۰۳	۱۲۔ ایسے لوگ قیامت کے دن اپنا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جن لوگوں کو گمراہ کیا تھا ان کا بوجھ بھی انہیں اٹھانا پڑے گا۔ ذرا سوچو تو یہی! کیسا بُرا بوجھ ہو گا جو ان کو اٹھانا پڑے گا۔	۱۶	۳
۹۰۴	۱۳۔ پس تم کو چاہیے کہ جس چیز کا علم نہ ہو اس میں مت جھگڑو۔	۳	۷
۹۰۵	۱۴۔ اور ایسی باتوں کے پیچھے مت پڑو۔	۱۷	۶
۹۰۶	۱۵۔ خوب یاد رکھو! کہ ہر علم والے سے اوپر اس کے زیادہ علم والا موجود ہے۔	۱۸	۸



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	<b>۲- دنیوی زندگی</b>			
۹۰۷	۱- اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ ہمارا امتحان لے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔	۶۷	۱	۲
۹۰۸	۲- اس دنیا کی زندگی کو مزین کرنے کے لئے مال اور بیٹے عطا فرماتا ہے۔	۱۸	۶	۲
۹۰۹	۳- اور بھانت بھانت کی چیزیں لوگوں کے ہوتے کو دیتا ہے۔	۲۰	۸	۳
۹۱۰	۴- (اور ساتھ ہی خبردار بھی کرتا ہے کہ دیکھو!) کہیں تمہارے مال اور اولاد تم کو یاد دلائیے غافل نہ کر دیں اور اس طرح سے تم خسارے میں نہ جا پڑو۔	۴۳	۲	۱
۹۱۱	۵- (اور صاف صاف ارشاد فرماتا ہے کہ آؤ!) ہم تم کو بتائیں کہ کن لوگوں کے اعمال خسارے میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ ہاں! وہ لوگ جنہوں نے اپنی کوششوں کو دنیا کی زندگی میں کھود دیا اور ایسا کر کے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔	۱۸	۱۲	۲-۳
۹۱۲	۶- اب جس کا بھی چاہے اس (فانی) دنیا کو اختیار کر لے۔ جو ایسا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ جتنا پائے گا۔	۱۷	۲	۸

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۱۳	اور جس جس کو چاہیں گے اس دنیا میں دے دیں گے، پھر آخرت میں اس کے لئے دوزخ ہوگا اور وہ مذہوم ہو کر اس میں دھکیل دیا جائے گا۔ ۷۔ اور جو کوئی آخرت کو اختیار کرے گا اور اس کے لئے اسی کے لائق کوشش بھی کرے گا۔ ۱۷۔ اے اے ایمان دار بھی ہو، تو اس کی کوشش ٹھکانے لگ جائے گی۔	۱۷	۲	۹

### ۳۔ شیطان سے بچو

۹۱۴	۱۔ تم کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو صبح و شام اپنے رب کو بکارتے ہوں اور اس کی رضا مندی کے خواہاں ہوں۔ اور ان کو چھوڑ کر اپنی آنکھوں کو دنیا کی زینت کی طرف مت پساؤ اور نہ ان لوگوں کی پیروی کرو جن کے قلوب یاد الہی سے غافل ہیں اور جو اپنی خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ کر مدد سے گزرنے والے ہیں۔	۱۸	۲	۶
-----	---	----	---	---

۹۱۵	۲۔ جو لوگ شیطان سے بھائی چارہ رکھتے ہیں، تو شیطان ان کو ان کی سرکشی میں کھینچتے چلے جلتے ہیں اور ایسا کرنے میں کسر نہیں رکھتے۔	۷	۲۴	۱۴
-----	--	---	----	----

۹۱۶	۳۔ اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، جب ان پر شیطان کا گزر ہوتا ہے تو وہ فوراً چونک جاتے ہیں اور	۷	۲۴	۱۳
-----	---	---	----	----

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۱۷	۴۔ پس تم کو چاہیے کہ اگر کبھی شیطان چھڑ چھاڑ کر کے تم کو ابھارے تو فوراً اللہ کی پناہ میں آ جاؤ۔ وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔	۷	۲۴	۱۲
۹۱۸	۵۔ اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔	۷	۲۴	۱۱
۹۱۹	۶۔ اے اولادِ آدم! کہیں شیطان تم کو بہکا نہ دے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو دہکا کر جنت سے نکلوا دیا اور ان سے ان کے کپڑے بھی اُتروا دیے تاکہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھا دے، کیونکہ وہ اور اس کا خاندان تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور شیطان کے ساتھی ہم نے ان ہی لوگوں کو کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔	۷	۳	۲

## ۴۔ راگ ورقص

۹۲۰	۱۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کر دیا مگر ابلیس (شیطان) نے نہیں کیا۔ کہنے لگا۔ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے؟	۱۷	۷	۱
۹۲۱	۲۔ بھلا دیکھ تو سہی! کہ یہ شخص جس کو تو نے مجھ سے بڑھلایا!! اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک ڈھیل	۱۷	۷	۲

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
	دے دے تو میں ضرور اس کی اولاد کو اپنے قابو میں کر لوں گا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے (جو میرے بس میں نہ آئیں)۔			
۹۲۲	۳۔ ارشادِ خداوندی ہوا۔ چلا جا۔ پھر جو کوئی ان میں سے تیری اتباع کرے گا تو تم سب کو پوری پوری سزا ملے گی۔	۱۷	۷	۳
۹۲۳	۴۔ تو ان میں سے جس کو گھبرا کے اپنی آواز سے گھبرالے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے لے آئے اور ان سے مال اور اولاد میں بھی شراکت کر لے اور ان کو دے دے۔ اور شیطان کا وعدہ تو محض دغا بازی کا ہوتا ہے۔	۱۷	۸	۴
۹۲۴	۵۔ بلاشبہ میرے بندوں پر تیری حکومت نہیں چلے گی۔	۱۷	۷	۵
۹۲۵	۶۔ تو یہاں (جنت) سے بُرے حال اور مردود ہو کر نکل جا۔ انسانوں میں سے جو لوگ بھی تیری راہ چلیں گے، میں مزدوران کو اور تجھ کو اکٹھا کر کے، تم سب سے عہتم کو بھر دوں گا۔	۱۷	۲	۸
۹۲۶	۷۔ اب لوگوں میں سے جو کوئی لہو الحدیث (راگ۔ رقص۔ لغویات وغیرہ) کا خریدار بنے گا کہ وہ اس طرح لوگوں کو اللہ کی راہ سے بلا سمجھے بہکا دے اور اس کا مذاق اڑائے۔ تو ایسے لوگوں کو ذلت کا عذاب ہوگا۔	۳۱	۱۰	۶



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۲۷	۸۔ نیک بندوں کی شان تو یہ ہونی چاہیے کہ اگر لغویات کے پاس سے ان کا گزر ہو تو بزرگانہ انداز سے گزر جائیں۔	۲۵	۴	۱۲
۹۲۸	۹۔ اور یہودہ کاموں سے اعراض کریں۔ بس یہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔	۲۳	۱	۳-۱
ف:	اس سلسلے میں چند احادیث بھی ذیل میں بدیہ ناظرین ہیں:-			
①	حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- ”میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم اور شراب اور آلات لہو (باجہ - طنبور - طبلہ - سارنگی وغیرہ) کو حلال سمجھیں گے“ (بخاری)			
②	حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”البتہ ضرور ہی میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام شراب کے سوا کچھ اور رکھ لیں گے اور ان کے سامنے آلات لہو (باجہ - طنبور - طبلہ - سارنگی وغیرہ) بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ان کے سامنے گائیں گی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں غرق کر دے گا اور ان میں سے بعض کو بشدر اور خنزیر بنا دے گا“ (ابن ماجہ)			
③	حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- ”میری امت میں سے بعض لوگ زمین میں غرق ہوں گے اور ان کی صورتیں			

نمبر شمار	مضمون	صورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

بھی مسخ ہوں گی۔ یہ عذاب اس وقت ہوں گے جب گانے والی عورتیں اور آلات لہو ظاہر ہوں گے۔  
(ترمذی)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بانسری کی آواز کو سنا تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے لیں اور راستہ سے دور ہٹ گئے اور فرمایا: اے نافع! کیا اب بھی کچھ سنائی دیتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر انھوں نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے بھی اسی طرح آواز سنی اور ایسا ہی کیا تھا۔

(البوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص اپنے مسخرہ پن سے لوگوں کو ہنساتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کر دے راضی نہیں ہوتا۔“  
(بخاری۔ مسلم)

## ۵۔ قوموں کا عروج و زوال

۴	۲	۱۳	اب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔	۹۲۹
---	---	----	--	-----

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۳۰	۱۔ اور نہ کسی العام یافتہ قوم سے اپنے العام کو واپس لیتا ہے جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدل دکر اپنے آپ کو اس کا نااہل ثابت نہ کر دے۔	۸	۷	۵
۹۳۱	۲۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اس کی مدد کریں اور جب ان کو حکومت ملے تو نماز کو قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیک کاموں کو علما جاری کر دیں اور برے کاموں سے لوگوں کو علما روک دیں۔	۲۲	۶	۳-۲
۹۳۲	۳۔ جب کسی قوم کی بریادی کے دن آتے ہیں تو اس کے آسودہ حال لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب والے قانون کی زد میں آ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو براد کر دیتا ہے۔	۱۷	۲	۶
۹۳۳	۴۔ اور جب اس اصول کے ماتحت اللہ تعالیٰ کسی قوم پر آفت نازل کرنا چاہتا ہے تو وہ آفت پلٹ نہیں سکتی اور نہ اللہ کے سوا اس قوم کا کوئی مددگار ہو سکتا ہے۔	۱۳	۲	۲
۹۳۴	۵۔ تم ایک پارٹی کو دوسری پارٹی پر فائق کرنے کے لئے قسموں کو ذیل مت بناؤ۔ ان باتوں کے ذریعے تو اللہ تعالیٰ تم کو آزماتا ہے۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کیلئے قیمن کو استعمال کرو۔ ورنہ جسے بعد تمہارا قدم دھکے جائے گا اور تم کو اپنے کئے کی سزا کا مزہ چکھنا ہوگا۔	۱۴	۱۳	۵

نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
-----------	-------	------	------	-----

## ۴ - نفع بخش تجارت

۹۳۵ ۱۔ اے ایمان والو! آدمی تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچائے۔  
(وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کیے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں اور ان باغات میں رہنے کے مستحق مکانوں میں داخل کرے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک دوسری چیز بھی عطا فرمائے گا جس کو تم چاہتے ہو۔ وہ اللہ کی مدد اور جلد ملنے والی فتح ہوگی اور ایمان داروں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

## ۵ - نصیحت

۹۳۶ ۱۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور تم میں سے ہر کسی کو چاہیے کہ یہ دیکھتا رہے کہ کل کے لئے کیا نیک عمل آگے بھیجا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ پھر اللہ نے ان کو بھلا دیا اور وہی لوگ نافرمان ہیں۔



نمبر شمار	مضمون	سورت	رکوع	آیت
۹۳۷	۲۔ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے لئے اور برائی کرو گے تو اپنے لئے۔	۱۷	۱	۷
		۴۱	۴	۲
		۴۵	۲	۴
۹۳۸	۳۔ پس تم کو چاہئے کہ اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔	۲۲	۱۰	۵
۹۳۹	۴۔ جو مرد و عورت اچھے عمل کرتے ہیں، بے شک وہ یقیناً بھی ہوں، ان کو اللہ تعالیٰ پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا اور ان کو ان کے عملوں سے بھی بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔	۱۶	۱۳	۸
۹۴۰	۵۔ یاد رکھو! جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان دار ہیں، اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں، غصے میں معاون کر دیتے ہیں، اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز کو قائم رکھتے ہیں، اپنے کام آپس میں صلاح مشورے سے طے کرتے ہیں، اللہ کے دے میں اس کی راہ میں خرچ کیے ہیں اور اگر کوئی خواہ مخواہ ان پر سرکشی کرے تو اس سے اتنا ہی بدلہ لیتے ہیں اگرچہ صبر کرنا اور بخش دینا بہت کے کام ہے۔	۲۲	۴	۷-۶
۹۴۱	۶۔ اے ایمان والو! تم اپنے گناہوں سے پتھے دل سے توبہ کرو۔	۴۶	۲	۱
۹۴۲	۷۔ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کرے گا۔	۴	۵	۶

نمبر	مضمون	سورت	آیت
۹۴	۸۔ (اللہ تعالیٰ تو خود ارشاد فرماتا ہے کہ) میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی (گناہ) کی ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو سب کے سب گناہ معاف فرمادیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اسی کا حکم مانو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے پھر کوئی تمہاری امداد نہ کر سکے اور اللہ کی نازل کردہ بہتر بات پر چلو قبل اس کے کہ اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اور پھر حسرت کے مارے پچھتاؤ۔	۳۹	۱-۹
۹۵	۹۔ اے ایمان والو! تم اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔	۲	۱۲
۹۶	۱۰۔ ایسے صاف اور واضح احکام کے آنے کے بعد بھی اگر تم بچلنے لگو تو خوب جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔	۲	۱۳

## تمت باب الحذر

۱۔ جو صاحب بھی اس کتاب کو پڑھیں وہ اپنا نام اور پورا پتہ  
ہم کو ضرور تحریر فرمادیں، تاکہ اس سلسلے کی آئندہ شاخ  
ہونے والی کتابوں کی اطلاع ان کو دی جاسکے۔





# من کے متعان ہرین کتاب

تسہیل القرآن  
حصہ دوم و سوم

اس کتاب کے کل چودہ باب ہیں۔ ان میں سے ایک باب میں بہت سے

دیگر مضامین کے علاوہ بیت اللہ کی تاریخ اور حج کے احکام کا اس درجے مفصل بیان ہے کہ عازمین حرمین شریفین اس کتاب کے ہوتے ہوئے گھر سے چلنے سے واپس آنے تک پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ حج سے متعلق دعائیں مع اردو ترجمہ کے درج کی گئی ہیں۔ اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام زیارتوں کا مفصل بیان ہے۔ حج کے بارے میں اس سے بہتر کتاب آپ کو نہیں ملے گی۔ ہر مسلمان کے پاس اس کا ہونا نہایت لازمی اور ضروری ہے۔ جلد بہت عمدہ۔ دیدہ زیب جس پر بیت اللہ و گنبد خضرا کی شگاہت۔ بلاک سے چھاپی گئی ہے۔ ہدیہ نو روپے۔ علاوہ محصول

## صرف حج سے متعلق مضامین کی فہرست ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے

۱۔ فریضہ حج	(۳) گھرت روانہ ہونا	(۱۳) مکہ معظمہ میں قیام	(۲۵) حج سے واپس جانا	(۸) سلام سیدہ خدیجہ علیہا السلام
۲۔ بیت اللہ کی تاریخ	(۴) احرام باندھنا	(۱۴) مقامات قبولیت دعا	(۲۶) متولیان کعبہ کو نصیحت	(۹) زیارت حضرت فاروق
(۱) سب سے پہلا گھر	(۵) زمین حرم میں داخلہ	(۱۵) مورخہ ۸ رذوالحجہ	(۲۷) عازمین بیت اللہ کو نصیحت	(۱۰) اسطوانہ ابوالہی
(۲) چاہ زمزم کا ہماری ہونا	(۶) مقام مدعی اور دعا	(۱۶) مورخہ ۸ رذوالحجہ	(۲۸) زیارت مدینہ منورہ	(۱۱) روضۂ منیر
(۳) قربانی حضرت اسماعیل	(۷) مکہ معظمہ میں داخلہ	(۱۷) عرفات کو روانگی	(۲۹) مدینہ منورہ کو روانگی	(۱۲) منبر
(۴) بیت کا واقعہ	(۸) مسجد حرام میں داخلہ	(۱۸) مزدلفہ	(۳۰) مدینہ منورہ میں داخلہ	(۱۳) ستون خانہ
(۵) صحابہ فیل کا واقعہ	(۹) طواف	(۱۹) مسجد نبوی میں داخلہ	(۳۱) زیارت مدینہ منورہ	(۱۴) مدینہ منورہ میں داخلہ
(۶) کعبہ کتنی مرتبہ تعمیر ہوا	(۱۰) مقام ابراہیم	(۲۰) زیارت سیدہ خدیجہ علیہا السلام	(۳۲) زیارت سیدہ خدیجہ علیہا السلام	(۱۵) الروداع
۳۔ حج کے احکام	(۱۱) پاؤں زمزم	(۲۱) عذرا	(۳۳) زیارت حضرت ابوبکر صدیق	(۱۶) مقامات مقدسہ
(۱) حج کے مہینے	(۱۲) ملزم	(۲۲) مزدور کا حج	(۳۴) زیارت حضرت عمر فاروق	(۱۷) زیارت مکہ معظمہ
(۲) حج کے مقامات	(۱۳) سعی صفا و مزدہ	(۲۳) حج سے واپس	(۳۵) سلام حضرت صدیق و فاروق	(۱۸) زیارت مدینہ منورہ

اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو  
دعوتِ تفہیم دیتے ہیں ہر ایک انسان کو

مضامین القرآن (مستنبط) تسہیل الفرقان

کا حصہ

# اسلامی معاشرت

۱۱۱

تالیف

پروفیسر پالو ابوالشیر پالو

شائع کردہ

پالو برادر س ناشران تسہیل الفرقان

۳۲-۱۱ پاکستان ایمپائر سٹریٹ سوسائٹی کراچی ۲۹ (پاکستان)

مطبوعہ

محرم الحرام ۱۳۸۱ھ — مشہور آفٹ لیتھو پریس کراچی — جولائی ۱۹۶۱ء

مجموعہ مجلہ پانچ روپے